9

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان،
ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ساہیوال بورڈ کے حل شدہ پیپرز
2013-2014-2015-2016-2017-2018-2019
(پہلا اور دوسرا گروپ) مکمل حل شدہ

اصل بورڈ پیپرز • ٹاپک بائی ٹاپک
معروضی سوالات، مختصر سوالات، انشائی طرز سوالات
اور مشقی سوالات کا مکمل حل

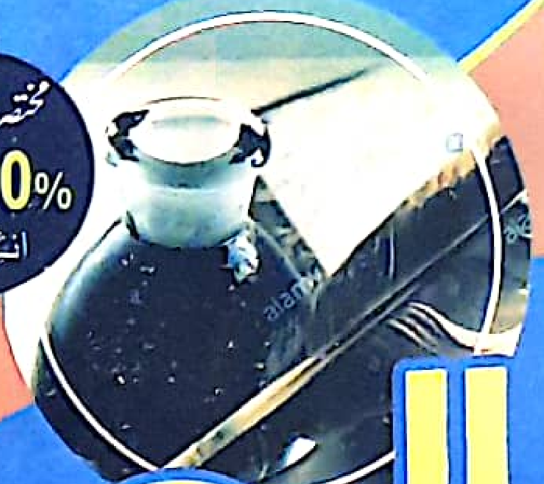

مختصر وقت میں
100% کامیابی
انشاء اللہ

غزالی

اپ ٹو ڈیٹ گیس پیپرز اینڈ

اردو

فل سلیبس بشمول
سمارٹ سلیبس

For Detail Informations subscribe our Youtube Channel success with GHAZALI PUBLICATIONS

- چیپٹر وائز سیلف ٹیسٹ سسٹم • ہاف بک وائز سیلف ٹیسٹ سسٹم
- فل بک وائز سیلف ٹیسٹ سسٹم • بورڈ وائز فل کورس سیلف ٹیسٹ سسٹم

Scanned with CamScanner

1

مکمل حل شدہ پیپرز پہلا اور دوسرا گروپ

2019ء, 2018ء, 2017ء, 2016ء, 2015ء, 2014ء, 2013ء

○ لاہور ○ گوجرانوالہ ○ راولپنڈی ○ فیصل آباد ○ سرگودھا

○ ملتان ○ ڈیرہ غازی خان ○ بہاولپور ○ ساہیوال

غزالی اپ ٹو ڈیٹ

اینڈ گیس پیپرز

چیپٹر وائز کوئسچن بینک

2016ء, 2015ء, 2014ء, 2013ء,
2019ء, 2018ء, 2017ء

اُردُو

9

- پنجاب بھر کے اصل بورڈ پرچہ جات کا مکمل حل
- معروضی طرز سوالات کا کوئسچن بینک
- مختصر سوالات کا کوئسچن بینک
- مشقی سوالات کا مکمل حل
- انشائیہ طرز سوالات کا کوئسچن بینک
- چیپٹر وائز سیلف ٹیسٹ سسٹم
- ہاف بک وائز سیلف ٹیسٹ
- فل بک وائز سیلف ٹیسٹ

downloaded from https://ilmkidunya.com/ (watermark: https://informssissed.com/)

Scanned with CamScanner

(2)

وارننگ

غزالی ماڈل پیپرز کے جملہ حقوق محفوظ ہیں لہٰذا اس کتاب کا نفسِ مضمون کلی یا جزوی طور پر پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نقل یا نشر کرنا جرم تصور ہوگا۔ جو بھی ایسی حرکت کا مرتکب ہوگا، ادارہ اس کے خلاف پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس / کاپی رائٹ ایکٹ مجریہ 1962ء تصحیح شدہ 1992ء اور 2000ء کے تحت کارروائی عمل میں لائے گا۔

لیگل ایڈوائزر: چودھری محمد ارشاد (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

مصنفین

- **سمیرا یاسین** — پرنسپل، غوثیہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول، سندیلہ والہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
- **انوارالحق شاکر** — ایس۔ایس۔ٹی گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، جھنگ روڈ ٹوبہ

معاون مصنفین

- **سید عبد الواحد شاہ** — ایس۔ایس۔ٹی، گورنمنٹ سینٹرل ماڈل سکول، ریٹی گن روڈ، لاہور
- **سائرہ ممتاز** — ایس۔ایس۔ٹی گورنمنٹ اسلامیہ سکول، اٹک شہر

نظرِ ثانی کمیٹی

- ساجد رؤف — ایس۔ایس۔ٹی، گورنمنٹ سلیمان شہید ہائی سکول، امامیہ کالونی، لاہور
- امجد حسین — ایس۔ایس۔ٹی گورنمنٹ اسلامیہ سیکنڈری سکول، ٹوبہ
- سید محمد بوٹا شاہ — ایس۔ایس۔ٹی، گورنمنٹ سلیمان شہید ہائی سکول، امامیہ کالونی، لاہور
- محمد اسد مدنی — ایس۔ایس۔ٹی گورنمنٹ تائید اسلام ہائی سکول، قصور
- محمد اقبال بسراء — ایس۔ایس۔ٹی، گورنمنٹ سلیمان شہید ہائی سکول، امامیہ کالونی، لاہور
- محمد رمضان فاروقی — ایس۔ایس۔ٹی گورنمنٹ ہائی سکول، کوٹ خیرا
- مہر محمد انور عمرانہ — ایس۔ایس۔ٹی گورنمنٹ کیمری ہینسو ماڈل سکول، جھنگ
- محمد ارشد — پنجاب کالج، جھنگ (ماہر مضمون)
- چودھری محمد بوٹا — ایس۔ایس۔ٹی، گورنمنٹ سلیمان شہید ہائی سکول، امامیہ کالونی، لاہور
- محمد اظہر اقبال — سینئر ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول، چھچیاں، گجرات
- مس ناصرہ بھٹی — ایس۔ایس۔ٹی، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، سمندری
- محمد امین — سبجیکٹ سپیشلسٹ (سٹارز اکیڈمی) شاہدرہ

کمپوزنگ: معید علیم
فارمیٹنگ: احسن لیاقت علی

downloaded from https://informationmission.com/
Scanned with CamScanner

Date	
Matric	●
Inter	(I)
Part 1	(I)
Part 2	●
Annual	●
Supply	(B)
Morning	●
Evening	(E)
Subject	

ROLL NUMBER SHEET

Roll No.

3	5	1	4	0	5
0	0	0	0	●	0
1	1	●	1	1	1
2	2	2	2	2	2
●	3	3	3	3	3
4	4	4	●	4	4
5	●	5	5	5	●
6	6	6	6	6	6
7	7	7	7	7	7
8	8	8	8	8	8
9	9	9	9	9	9

Paper code

4	1	9	5
0	0	0	0
1	●	1	1
2	2	2	2
3	3	3	3
●	4	4	4
5	5	5	●
6	6	6	6
7	7	7	7
8	8	8	8
9	9	●	9

★ امیدوار کو صرف نیلے یا کالے پین / مارکر استعمال کرنے کی اجازت ہے۔
★ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دائرہ مکمل پُر ہو اور سیاہی دائرے سے باہر نہ نکلے۔
★ مثال (I) صحیح ● (II) غلط (III) غلط
★ کاغذ کو موڑنا یا شکن کرنا منع ہے۔
★ دائروں کے اوپر دی گئی مخصوص جگہ پر Roll No. اور Paper Code لکھئے
اور سامنے دیئے گئے دائروں کو اس طرح پُر کریں کہ ہر خانے میں ایک ہندسہ آئے۔
★ نوٹ: ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ
جواب اور رول نمبر / پیپر کوڈ غلط تصور ہوگا جس کی تمام تر ذمہ داری طالب علم پر ہوگی۔

MCQs RESPONSE PART

(TO BE FILLED BY THE STUDENT) (امیدوار خود پُر کرے)

No	A	B	C	D	Write correct option
1	●	B	C	D	A
2	A	●	C	D	B
3	A	●	C	D	B
4	A	B	C	●	D
5	A	B	●	D	C
6	A	B	C	●	D
7	A	●	C	D	B
8	●	B	C	D	A
9	●	B	C	D	A
10	A	B	●	D	C
11	A	B	C	D	B
12	A	B	C	D	B

No	A	B	C	D	Write correct option
13	A	B	C	D	B
14	A	B	C	D	C
15	A	B	C	D	B
16	A	B	C	D	
17	A	B	C	D	
18	A	B	C	D	
19	A	B	C	D	
20	A	B	C	D	
21	A	B	C	D	
22	A	B	C	D	
23	A	B	C	D	
24	A	B	C	D	

Paper code

4	1	9	5
0	0	0	0
1	●	1	1
2	2	2	2
3	3	3	3
●	4	4	4
5	5	5	●
6	6	6	6
7	7	7	7
8	8	8	8
9	9	●	9

ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔ سوالیہ پرچہ جات پر ہرگز سوالات حل نہ کریں۔

Four possible answers A, B, C and D to each question are given. The choice which you think is correct, fill that circle in front of that question with Marker or Pen ink. Cutting or filling two or more circles will result in zero mark in that question.

Scanned with CamScanner

فہرست

صفحہ نمبر	چیپٹر وائز ماڈل پرچہ جات	سیریل نمبر
5 - 28	چیپٹر وائز سیلف ٹیسٹ سسٹم	1
29 - 32	ہاف بک وائز سیلف ٹیسٹ	2
33 - 42	فل بک وائز سیلف ٹیسٹ	3
43	تمام پرچہ جات کا حل	4
68	پیراگراف کی تشریح	5
85	نظموں کی اشعار کی تشریح	6
93	غزلوں کی تشریح	7
99	اسباق کے خلاصہ جات	8
104	حصہ نظم مرکزی خیال	9
105	حصہ خطوط	10
112	درخواستیں	11
114	حصہ کہانیاں	12
121	مکالمہ جات	13
127	مختصر سوالات کے جوابات	14
129	حصہ گرامر	15

downloaded from https://infohubformissed.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 01 — چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز — 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

No	A	B	C	D		No	A	B	C	D		No	A	B	C	D	
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

سبق	ہجرت نبوی ﷺ نظم: حمد غزل نمبر 1۔ میر تقی میر
خطوط	آپا کے نام۔ درخواست: ایلیمنٹری آفیسر کے نام
کہانی	شیر کا گھر
مکالمہ	مریض اور طبیب کے درمیان
قواعد	واحد جمع/ مذکر / مؤنث/ مترادف ۔ الفاظ متضاد ۔ جملوں کی درستی/ تکمیل

کل وقت 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں)------ معروضی رول نمبر (الفاظ میں)------ کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔ درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1. اس وقت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بہت سی جمع تھیں: [LHR,I,2019]
(A) تلواریں (B) امانتیں (C) کھجوریں (D) نعمتیں

2. مولانا شبلی نعمانی فوت ہوئے: [LHR,I,2015, BWP,II,2018]
(A) ۱۸۸۸ء میں (B) ۱۸۹۱ء میں (C) ۱۹۱۴ء میں (D) ۱۹۱۸ء میں

3. فاتح خیبر کے لیے "قتل گاہ" تھا: [BWP,I,2018,DGK,II,2019]
(A) امن کا مرکز (B) کانٹوں کا بستر (C) فرش گل (D) ایک نعمت

4. ترکش سے فال کے تیر کس نے نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ [SGD,I,2015] (LHR-II, 2017)
(A) ابولہب (B) ابوجہل (C) سراقہ بن جعشم (D) عامر بن فہیرہ

5. کس کے گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے؟ [FSD,II,2015]
(A) یہودی (B) سراقہ بن جعشم (C) ہمہ تن چشم (D) ابن ہشام

6. سبق "ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ" مصنف کی کس اہم تصنیف سے ماخوذ ہے؟ [FSD,II,2015]
(A) الفاروق (B) المامون (C) سیرۃ النعمان (D) سیرۃ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

7. ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی جائیں، کہلاتی ہے: [SGD,I,2016]
(A) حمد (B) نعت (C) منقبت (D) قصیدہ

8. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس سے فرمایا "گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے"؟ [SGD,I,2016]
(A) حضرت علیؓ (B) حضرت ابوبکرؓ (C) حضرت عمرؓ (D) حضرت عثمانؓ

9. کس کا رنگ بیان سب سے جدا ہے؟ [GUJ,2017]
(A) امیر مینائی کا (B) میر درد کا (C) غالب کا (D) حالی کا

10. "خدائے سخن" کس شاعر کو کہا گیا ہے؟ [RWP,I,2015]
(A) میر درد (B) مرزا غالب (C) میر تقی میر (D) بہادر شاہ ظفر

11. "کنواری" کی جمع ہے: [LHR,I,2015,LHR,I,2019]
(A) کنوارے (B) کنوارن (C) کنوارا (D) کنواریں

12. "عنادل" کا واحد ہے: [BWP,I,2015]
(A) دشمن (B) عندلیب (C) عندلاب (D) عنالد

13. "ماموں" کی مؤنث ہے: [DGK,I,2016]
(A) ممانی (B) خالہ (C) پھوپھی (D) چچی

14. "مدح" کا مترادف ہے: [MTN,I,2014]
(A) مداح (B) ستائش (C) کشائش (D) آسائش

15. "طول" کا متضاد ہے: [SGD,I,2016,RWP,I,2019]
(A) عروض (B) عریض (C) عرض (D) طویل

downloaded from https://hutbimmssissed.com/

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے　**حصہ انشائی**　کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا　اِک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا (MTN-I -2013)

(ii) گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا　بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا (LHR-II -2019)

(iii) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ نامحرم　کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا (SWL-I-2018)

(iv) چھپتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی　کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا (LHR-I -2019)

(حصہ غزل)

(v) ہستی اپنی حباب کی سی ہے　یہ نمائش سراب کی سی ہے (FSD-I -2019)

(vi) نازکی اس کے لب کی کیا کہیے　پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے (DGK-II -2015)

(vii) چشمِ دل کھول اس بھی عالم پر　یاں کی اوقات خواب کی سی ہے (SGD-II -2019)

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) کفار نے جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے۔ کعبے کو دیکھا اور فرمایا: ''مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔'' (FSD-II -2019)

(ب) تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آ رہے ہیں لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے۔ ایک دن انتظار کر کے واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا اور قرائن سے پہچان کر پکارا: ''اہلِ عرب! لو تم جس کا انتظار کرتے تھے وہ آ گیا''۔ تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اُٹھا۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) ہجرت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟ (SGD-I -2017)

(ii) حضرت محمد رَسُولُ اللّٰه خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت کی؟

(iii) حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟ (MTN-I -2013)

(iv) حضرت محمد رَسُولُ اللّٰه خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟ (GUJ-I-2019)

(v) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟ (LHR-I -2014)

(vi) قریش نے رسول پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟ (SWL-II-2016)

(vii) کس کا حق سب سے مقدم ہے؟ (FSD-II -2016)

(viii) شاعر اضطراب کی حالت میں کیا کرتا ہے؟ (MTN-II -2014)

سوال نمبر 5: سبق ہجرت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خلاصہ لکھیں۔ (FSD-II -2019) (5)

سوال نمبر 6: نظم ''حمد'' کا خلاصہ یا مرکزی خیال لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (FSD-II -2015) (5)

سوال نمبر 7: چھٹیوں میں اپنے ہاں آنے کی دعوت دینے کے لیے آپا کے نام خط لکھیں۔ (DGK-I -2017) یا (10)

ہیلتھ آفیسر کے نام محلہ کی صفائی کی درخواست لکھیے۔ (SGD-I -2016)

سوال نمبر 8: ایک کہانی تحریر کیجیے جس کا عنوان ہو ''شیر کا گھر'' یا مریض اور ڈاکٹر کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔ (LHR-II -2014) (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ (5)

(i) نعیم نے یہ گلاس کیوں توڑا۔　(ii) نسرین نے قرآن پاک کو پڑھا۔

(iii) مریض نے ساری رات بادل گننے میں گزاری۔　(iv) بدا چھا بدنام ڈھیٹ۔　(v) غریب کی جورو ہم سب کی بھابی (یا)

درج ذیل ضرب الامثال / محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) باسی کڑھی میں ------　(ii) کاٹھ کی ہانڈی ------

(iii) قبر پر ------　(iv) سوت نہ کپاس ------　(v) حساب جو جو ------

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 12 چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	A	B	C	D		6	A	B	C	D		11	A	B	C	D	
2	A	B	C	D		7	A	B	C	D		12	A	B	C	D	
3	A	B	C	D		8	A	B	C	D		13	A	B	C	D	
4	A	B	C	D		9	A	B	C	D		14	A	B	C	D	
5	A	B	C	D		10	A	B	C	D		15	A	B	C	D	

کل وقت: 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں)------ حصہ معروضی رول نمبر (الفاظ میں)---- کل نمبر: 15

حصہ نثر: مرزا غالب کے عادات و خصائل
حصہ نظم: حمد / نعت، غزل نمبر۔ میر تقی میر / خواجہ حیدر علی آتش
خطوط: دوست کے نام درخواست: پوسٹ ماسٹر کے نام
کہانی: گیدڑ کی مکاری
مکالمہ: دکاندار اور خریدار کے درمیان
قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف ہیں: [BWP,I,2017]
(A) مولانا الطاف حسین حالی (B) مولانا محمد حسین آزاد (C) سر سید احمد خاں (D) میرزا ادیب

2. لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے: [MTN,I,2019]
(A) محبت بھرے (B) دُکھ بھرے (C) بیرنگ (D) طویل

3. مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا: [SGD,I,2016]
(A) جود و سخا (B) اخلاص (C) مروّت اور لحاظ (D) صبر

4. ایک صحبت میں مرزا غالب کس کی تعریف کر رہے تھے؟ [SWL,I,2016]
(A) ذوق کی (B) مومن کی (C) بہادر شاہ ظفر کی (D) میر تقی میر کی

5. کس نے سودا کو میر پر ترجیح دی؟ [MTN,I,2015]
(A) ذوق نے (B) غالب نے (C) مومن نے (D) شیفتہ نے

6. فواکہ میں غالب کو بہت مرغوب تھا: (یا) مرزا کی نیت سیر نہ ہوتی تھی: [GUJ,II,2018]
(A) خربوزہ (B) تربوز (C) آم (D) آڑو

7. مرزا غالب کو کس نے حیوان ظریف کہا؟ [DGK,II,2016]
(A) مولانا الطاف حسین حالی نے (B) مولانا شبلی نعمانی نے (C) سر سید احمد خان نے (D) قائداعظم محمد علی جناح نے

8. مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟ [SWL,I,2016]
(A) نفاست (B) نزاکت (C) ظرافت (D) عجلت

9. نظم "حمد" میں حمد سرا ہے: [SGD,I,2016]
(A) محرم (B) نامحرم (C) فرماں بردار (D) نافرمان

10. اللہ کا گدا مگن رہتا ہے: [BWP,I,2016]
(A) سکون میں (B) سیر میں (C) کملی میں (D) دُنیا میں

11. میر تقی میر کی شہرت کی وجہ کیا ہے؟ [GUJ,I,2017]
(A) نعت (B) حمد (C) غزل (D) قصیدہ

12. "نور" کی جمع ہے: [FSD,I,2015]
(A) انور (B) انوار (C) منور (D) نورات

13. "نند" کا مذکر ہے: [BWP,I,2015]
(A) نانا (B) نائی (C) نائن (D) نندوئی

14. "عسرت" کا مترادف ہے: [SGD,I,2017]
(A) تنگ دستی (B) عشرت (C) راحت (D) صاحب

15. "کثیر" کا متضاد ہے: [SGD,I,2019]
(A) قلیل (B) کثرت (C) بہتات (D) وسیع

Downloaded from https://info.hubhamsissed.com

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(I) تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط ان کو — جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا [FSD,II,2016]

(II) آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری — گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام، صبا تیرا [DGK,I,2018]

(III) ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے — کچھ رنگ بیاں حالی ہے سب سے جدا تیرا [MTN,I,2019]

(iv) صبا بے شک آتی مدینے سے تو ہے — کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بو ہے [SWL,I,2018]

(حصہ غزل)

(v) بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں — حالت اب اضطراب کی سی ہے [SGD,II,2016]

(vi) میں جو بولا، کہا کہ یہ آواز — اسی خانہ خراب کی سی ہے [FSD,II,2015]

(vii) مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا — وہ اشکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا [MTN,I,2014]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جو اُن سے ملنے جاتا تھا بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ اُن سے ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہوجاتے تھے اور اُن کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔
[FSD,II,2014,BWP,I,2019]

(الف) فواکہ میں آم ان کو بہت مرغوب تھا۔ آموں کی فصل میں اُن کے دوست دُور دُور سے اُن کے لیے عمدہ عمدہ آم بھیجتے اور وہ خود اپنے بعض دوستوں سے تقاضا کر کے آم منگواتے تھے۔ ایک روز مرحوم بہادر شاہ ظفر آموں کے موسم میں چند مصاحبوں کے ساتھ جن میں مرزا بھی تھے، باغ حیات بخش یا مہتاب باغ میں ٹہل رہے تھے۔
[RWP,I,2018]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) مرزا غالب کیسے اخلاق کے مالک تھے؟ [MTN,I,2017]

(ii) دوستوں کو دیکھ کر غالب کی حالت کیا ہوتی تھی؟ [LHR,II,2016]

(iii) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟ [SWL,I,2014]

(iv) اکثر لوگ غالب کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟ [DGK,I,2014]

(v) سائلوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟ [FSD,II,2015]

(vi) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟ [SGD,I,2015]

(vii) خواجہ الطاف حسین حالی کا تعلق کس معزز خاندان سے تھا؟ [RWP,II,2014]

(viii) میر تقی میر نے شعر میں ہونٹوں کو کس سے تشبیہ دی ہے؟ [SWL,I,2016]

سوال نمبر5: سبق مرزا غالب کے عادات وخصائل کا خلاصہ لکھیں۔ [SGD,II,2019] (5)

سوال نمبر6: نظم "نعت" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [SGD,I,2013] (5)

سوال نمبر7: فضول رسومات سے بچنے کی تلقین کے لیے دوست کے نام خط لکھیں۔ [DGK,II,2018] (10)

یا ڈاکیے کی شکایت کے لیے پوسٹ ماسٹر کے نام درخواست لکھیں۔ [FSD,I,2016]

سوال نمبر8: دکاندار اور خریدار کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔ [SWL,I,2015] (5)

یا گیدڑ کی مکاری کے عنوان پر کہانی تحریر کریں۔ [MTN,I,2014]

سوال نمبر9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ (5)

(i) میں نے کراچی جانا ہے۔ (ii) نیکی کا راہ اختیار کرو۔ (iii) سامان، مکانات، دکانیں سب جل گئے۔

(iv) دل نے چاہا تو ضرور آؤں گا۔ (v) چار سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) اُلٹے بانس ---------- (ii) بوڑھی گھوڑی ---------- (iii) تخم تاثیر ---------- (iv) حساب جو جو ---------- (v) کاٹھ کی ہانڈی ----------

downloaded from https://ilmohublimessed.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 03 چیپٹر وائز اَپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر: ۲ ول نظم: برسات کی بہاریں
غزل نمبر: برق تیر / اور حیدر علی آتش
خط: ہمسائے کے نام درخواست: فوڈ کنٹرولر کے نام
کہانی: جس کا کام اسی کو ساجھے
مکالمہ: دو ہم جماعتوں کے درمیان
قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D		No	A	B	C	D		No	A	B	C	D	
1	A	B	C	D		1	A	B	C	D		1	A	B	C	D	
2	A	B	C	D		2	A	B	C	D		2	A	B	C	D	
3	A	B	C	D		3	A	B	C	D		3	A	B	C	D	
4	A	B	C	D		4	A	B	C	D		4	A	B	C	D	
5	A	B	C	D		5	A	B	C	D		5	A	B	C	D	

کل وقت 20 منٹ حصہ معروضی کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے میں سستی کرنا ______ ہے۔ [FSD,2016]
(A) نیند (B) کاہلی (C) بےکاری (D) بےعملی

2. کسی شخص کے دل کو ______ پڑا رہنا نہ چاہیے۔ [LHR,I,2015]
(A) مصروف (B) فکرمند (C) بےکار (D) غم زدہ

3. انسانی صفت کو کھو کر انسان بن جاتا ہے پُورا: [FSD,I,2017]
(A) شیطان (B) انسان (C) حیوان (D) جانور

4. رسالہ اسبابِ "بغاوتِ ہند" کس کی تصنیف ہے؟ [LHR,I,2014]
(A) علامہ اقبال (B) مرزا غالب (C) میر درد (D) سرسید احمد خان

5. سب سے بڑی کاہلی ہے: [AJK,I,2013]
(A) محنت نہ کرنا (B) سستی کرنا (C) چُستی نہ کرنا (D) دلی قوئ بےکار چھوڑنا

6. لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں: [MTN,I,2017]
(A) بےفکر رہنے والے (B) خوش گپیاں کرنے والے
(C) روزانہ محنت کرنے والے (D) خود میں مگن رہنے والے

7. بیکار اور کاہل لوگ ہو جاتے ہیں: [AJK,I,2016]
(A) نیک صفت (B) درندہ صفت (C) شیطان صفت (D) حیوان صفت

8. صبا کہاں سے آتی ہے؟ [GUJ,I,2015]
(A) مکّے سے (B) مدینے سے (C) یمن سے (D) مصر سے

9. نظم "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام ہے: [SGD,II,2016]
(A) اکبرالہ آبادی (B) نظیر اکبرآبادی (C) امیر مینائی (D) مولانا حالی

10. خواجہ حیدر علی آتش شاعر تھے: [RWP,I,2015]
(A) نظم گو (B) قصیدہ گو (C) مرثیہ گو (D) غزل گو

11. "خورد" کا متضاد ہے: [FSD,I,2013]
(A) خارجہ (B) خادم (C) کلاں (D) متحرک

12. "مسرت" کا مترادف ہے: [MTN,II,2017]
(A) خوشی (B) غم (C) نصرت (D) ثروت

13. "خان" کی مؤنث ہے: [MTN,II,2014]
(A) خاتون (B) خواجن (C) خانم (D) خوانم

14. "ملک" کی جمع ہے: [FSD,I,2013]
(A) املاک (B) ممالک (C) ملوک (D) ملائک

15. "اغنیا" کی واحد ہے: [SWL,II,2017]
(A) غانی (B) غنی (C) غنہ (D) غن

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں ترا تذکرہ ہے ، تیری گفتگو ہے [RWP,I,2017]

(ii) جیوں تیرے در پر ،مروں تیرے در پر یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے [GUJ,II,2013]

(iii) جسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اس کا جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے [FSD,II,2016]

(iv) تیری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر یہی میری حرمت ،یہی آبرو ہے [LHR,I,2018]

(حصہ غزل)

(v) میر ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے [DGK,II,2016]

(vi) رخ و زلف پر جان کھویا کیا اندھیرے اجالے میں رویا کیا [SGD,I,2014]

(vii) ہمیشہ لکھے وصف دندان یار قلم اپنا موتی پرویا کیا [LHR,I,2017]

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) غرض کہ کسی شخص کے دل کو بے کار پڑا رہنا نہ چاہیے، کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا لازم ہے، تاکہ ہم کو اپنی ضروریات کے انجام کرنے کی فکر اور مستعدی رہے۔ [LHR,I,2014]

(ب) لیکن اگر انسان ان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہے اور اپنی دلی قویٰ کو بے کار ڈال دے، تو وہ نہایت سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔ انسان بھی مثل حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اس کی دلی قویٰ کی تحریک سست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تو وہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑ جاتا ہے۔ [SGD,II,2014]

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینے کا مطلب کیا ہے؟ [MTN,I,2019]

(ii) انسان کب کاہل ہو جاتا ہے؟ [MTN,II,2015]

(iii) کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟ LHR-II,2014]

(iv) قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟ [MTN,I,2013]

(v) محنت مزدوری کرنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ [AJK,I,2013]

(vi) سبق ''کاہلی'' کے کوئی سے دو مقاصد تحریر لکھیں۔ [AJK,II,2013]

(vii) پھولوں میں کس کی خوش بو ہے؟ [DGK,II,2014]

(viii) میر نے ''نیم باز آنکھوں کی مستی'' کو کیا قرار دیا ہے؟ [RWP,I,2018]

سوال نمبر 5: سبق ''کاہلی'' کا خلاصہ لکھیں۔ [SGD,II,2014] (5)

سوال نمبر 6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [MTN,I,2016] (5)

سوال نمبر 7: ریڈیو کی آواز کم کرنے کے لیے ہمسائے کے نام خط لکھیں۔ یا راشن ڈپو کے خلاف فوڈ کنٹرولر کے نام درخواست لکھیں۔ [FSD,II,2013] (10)

سوال نمبر 8: ''جس کا کام اسی کو ساجھے'' کے عنوان پر کہانی تحریر کریں۔ [LHR,I,2016] یا دو ہم جماعتوں کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔ [DGK,II,2016] (5)

سوال نمبر 9: مندرجہ ذیل جملوں کی تصحیح کیجیے۔ [RWP,I,2016] (5)

(i) آپ نے کہاں جانا ہے۔ (ii) میں نے ریڈیو کو خریدا۔ (iii) دروازہ کو بند کرو۔

(iv) اپنے گریبان میں سر ڈالنا۔ (v) غُصے سے باہر ہونا۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) زبانِ خلق کو ---------- (ii) حساب جو جو ---------- (iii) آخ تھو ----------

(iv) آپ آئے ---------- (v) قاضی کے گھر کے ----------

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 04 — چیپٹر وائز اَپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں)------ **حصہ معروضی** رول نمبر (الفاظ میں)----کل نمبر: 15

حصہ نثر: شاعروں کے لطیفے غزل نمبر۔ خواجہ حیدر علی آتش

نظم: نعت / برسات کی بہاریں / پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

خط: تاجر کتب کے نام درخواست: حصول سرٹیفکیٹ

کہانی: انگور کھٹے ہیں

مکالمہ: درزی اور گاہک کے درمیان

قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

نوٹ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟ [FSD,II,2019]
(A) خواجہ میر درد کے (B) مرزا غالب کے (C) ابراہیم ذوق کے (D) خواجہ باسط کے

2. انشاء اللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے؟ [MTN,I,2015]
(A) غالب کی (B) میر درد کی (C) جرأت کی (D) مصحفی کی

3. یہ مصرع "اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی" کس شاعر کا ہے؟ [SGD,II,2016]
(A) انشا کا (B) جرأت کا (C) درد کا (D) میر کا

4. "قاطع برہان" کے مصنف کون ہیں؟ [FSD,I,2015]
(A) ذوق (B) مومن (C) غالب (D) سودا

5. محمد حسین آزاد پیدا ہوئے: [LHR,I,2016]
(A) دلی (B) لکھنؤ (C) بنارس (D) آگرہ

6. شریف زادے کی گرمی کلام پر چونک پڑے: [BWP,I,2015]
(A) میر تقی میر (B) مرزا سودا (C) مرزا غالب (D) میر درد

7. مرزا سودا کا کلام ہے: [RWP,I,2017]
(A) آہ (B) واہ (C) مشکل (D) سہل

8. نظم "برسات کی بہاریں" میں تذکرہ کیا گیا ہے: [SGD,I,2015]
(A) موسم بہار کا (B) خزاں کا (C) برسات کا (D) سردی کا

9. نظم "برسات کی بہاریں" کے مطابق جنگلوں میں پیدا ہو رہے ہیں: [BWP,II,2015]
(A) جانور (B) پرندے (C) درندے (D) ہرے بچھونے

10. برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟ [MTN,I,2013]
(A) کنویں میں ڈوبنے کی (B) غم کھانے کی (C) بتوں سے باتوں کی (D) رونے کی

11. "موافق" کا متضاد ہے: [SGD,I,2013]
(A) فاسق (B) اخلاق (C) مخالف (D) سخاوت

12. "سہل" کا مترادف ہے: [RWP,II,2015]
(A) مشکل (B) خوشحال (C) آسان (D) آرام دہ

13. "مہتر" کی مؤنث ہے: [GUJ,I,2014]
(A) مہترائن (B) مہترانی (C) مہتری (D) مہتیران

14. "الم" کی جمع ہے: [SGD,I,2014]
(A) الوم (B) الماث (C) الیم (D) آلام

15. "اخلاق" کا واحد ہے: [RWP,I,2016]
(A) خلقت (B) خلوت (C) خلق (D) خسر

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | **کل نمبر: 60**

(حصہ اوّل)

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) یہاں بے ظہور اور وہاں نور تیرا — مکاں میں بھی تو ، لامکاں میں بھی تو ہے [SWL,I,2016]

(ii) جو بے داغ لالہ ، جو بے خار گل ہے — وہ تو ہے ، وہ تو ہے ، وہ تو ہے ، وہ تو ہے [SGD,I,2014]

(iii) ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں — سبزوں کی لہلہاہٹ ، باغات کی بہاریں [SGD,I,2017]

(iv) بوندوں کی جھمجھاہٹ ، قطرات کی بہاریں — ہر بات کے تماشے ، ہر گھات کی بہاریں [SGD,I,2014]

(حصہ غزل)

(v) کہوں کیا ہوئی عمر کیونکر بسر — میں جاگا کیا ، بخت سویا کیا [FSD,II,2013]

(vi) رہی بنجر بے فکر کشتِ سخن — نہ جوتا کیا میں ، نہ بویا کیا [DGK,I,2014]

(vii) برہمن کو باتوں کی حسرت رہی — خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا [FSD,II,2015]

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) میر اور مرزا کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا ۔ دونوں خواجہ باسط کے مرید تھے ۔ انہی کے پاس گئے اور عرض کی کہ آپ فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں ۔ مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام " آہ " اور مرزا صاحب کا کلام " واہ " ہے ۔ [MTN,II,2015]

(ب) ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور خواجہ صاحب (حیدر علی آتش) اپنی آزاد مزاجی سے کہا کرتے تھے ، کہ میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے ، اس پر صبر کرو ۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ حضرت ! رخصت کو آیا ہوں ۔ فرمایا: "خیر باشد کہاں؟" انہوں نے کہا: "کل بنارس کو روانہ ہوں گا۔" [LHR,II,2015]

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟ [DGK,I,2017]

(ii) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟ [LHR,I,2013]

(iii) سید انشا کے اصرار پر جرأت نے کون سا مصرعہ پڑھا؟ [LHR,I,2014]

(iv) خواجہ صاحب اپنے اُس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کرتے تھے؟ [GUJ,I,2016]

(v) صاحب عالم کی زبان سے اس وقت کیا نکلا جب حکیم احسن اللہ خاں نے جلدی سے ان کے آنے اور جانے پر اظہار تعجب کیا؟ [LHR,II,2014]

(vi) سودا نے اشعار سن کر لڑکے کی تعریف میں کیا کہا؟ [LHR,I,2013]

(vii) شاعر اپنی حرمت وآبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟ [SGD,II,2016]

(viii) شاعر نے ہمیشہ کس کے وصف لکھے ہیں؟ [SGD,I,2018]

سوال نمبر 5: سبق "شاعروں کے لطیفے" کا خلاصہ لکھیں۔ [DGK,II,2016] (5)

سوال نمبر 6: نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [RWP,II,2013] (5)

سوال نمبر 7: کتابیں منگوانے کے لیے تاجر کتب کے نام خط تحریر کریں۔ [DGK,I,2015] (10)

یا ہیڈ ماسٹر کے نام حصول سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست تحریر کریں۔ [FSD,I,2017]

سوال نمبر 8: "انگور کھٹے ہیں" کے عنوان پر کہانی تحریر کریں۔ (یا) درزی اور گاہک کے درمیان مکالمہ تحریر کریں۔ [BWP,II,2013] (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ [FSD,I,2017] (5)

(i) پانچ پلیٹیں، دس جگ اور ایک گلاس ٹوٹ گئے۔ (ii) عورتوں نے کہا ہم آتی ہیں۔
(iii) یہاں کا باوا آدم بہت بُرا ہے۔ (iv) آدمی کا شیطان آدمی کا دشمن ہے۔ (v) دل کو دل سے خون ملتا ہے (5)

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔ (i) کم خواب میں ٹاٹ ---------- (ii) ڈوبتے کو تنکے ----------
(iii) صورت نہ شکل ---------- (iv) باسی کڑھی ---------- (v) ماروں گھٹنا ----------

downloaded from https://informationissed.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 05 چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر: نصوح اور سلیم کی گفتگو — نظم: برسات کی بہاریں

غزل نمبر 2۔ خواجہ حیدر علی آتش / غزل نمبر 3 غالب

خط: والد کے نام نتیجہ کی اطلاع — درخواست: بیماری

کہانی: نادان کی دوستی

مکالمہ: اُستاد اور شاگرد کے درمیان تاریخ پاکستان کے موضوع پر

قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں)------ **حصہ معروضی** رول نمبر (الفاظ میں)----کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟ [MTN,II,2016]
(A) مدرسے (B) بازار (C) مسجد (D) اُوپر

2. اکثر کون گھبرایا کرتا ہے؟ [MTN,I,2019]
(A) مبتدی (B) چور (C) جھوٹا (D) نالائق

3. کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟ [LHR,I,2015]
(A) نصوح (B) سلیم (C) بیدارا (D) منجھلا لڑکا

4. اس محلے میں رہتے ہیں مگر کانوں کان خبر نہیں: [LHR,I,2014]
(A) دو سال سے (B) تین سال سے (C) کئی برس سے (D) نو سال سے

5. نصوح نے اپنے بیٹے سلیم کو بالا خانے پر بیدارا کے ذریعے بلا بھیجا: [GUJ,I,2016]
(A) صبح کے وقت (B) دوپہر کے وقت (C) شام کے وقت (D) رات کے وقت

6. "آموختہ" سے مراد ہے: [SWL,II,2016]
(A) سبق (B) تختی (C) کاپی (D) کاغذ

7. حضرت بی لڑکوں کی تھیں: [LHR,I,2015]
(A) ماں (B) دادی (C) خالہ (D) نانی

8. نظم "برسات کی بہاریں" کس ہیئت میں تحریر کی گئی ہے؟ [FSD,II,2018]
(A) مخمس (B) آزاد (C) معرّیٰ (D) مسدس

9. گلزار بھیگتے ہیں سبزے ______۔ [GUJ,II,2014]
(A) گا رہے ہیں (B) ناچ رہے ہیں (C) نہا رہے ہیں (D) سو رہے ہیں

10. شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو کہا جاتا ہے: [BWP,I,2016]
(A) ردیف (B) مرثیہ (C) مجازِ مرسل (D) قافیہ

11. "باطن" کا متضاد ہے: [RWP,I,2017]
(A) غائب (B) ظاہر (C) خلوت (D) حاضر

12. "دانا" کا مترادف ہے: [RWP,II,2016]
(A) عاقل (B) کانا (C) رانا (D) دانا

13. "چودھری" کی مؤنث ہے: [FSD,I,2013]
(A) بیوی (B) ممانی (C) ملکہ (D) چودھرائن

14. "جزیرہ" کی جمع ہے: [GUJ,I,2018]
(A) جزائر (B) جزیرے (C) جزیروں (D) جزائرین

15. "احکام" کی واحد ہے: [LHR,II,2014]
(A) حکم (B) حکام (C) حاکم (D) احکامات

downloaded from https://infohubnamesissued.com/

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں — جھڑیوں کی مستیوں سے دُھومیں مچا رہے ہیں [DGK,II,2018]
(ii) پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں — گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں [DGK,II,2019]
(iii) ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے — قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے [MTN,II,2014]
(iv) جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے — بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے [MTN,II,2017]

(حصہ غزل)

(v) مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا — وہ اشکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا [MTN,II,2014]
(vi) زنخداں سے آتش محبت رہی — کنویں میں مجھے دل ڈبویا کیا [GUJ,II,2013]
(vii) دلِ ناداں تجھے ہُوا کیا ہے؟ — آخر اِس درد کی دوا کیا ہے؟ [MTN,II,2018]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) کئی برس سے اِس محلے میں رہتے ہیں، مگر کانوں کان خبر نہیں۔ محلّے میں کوڑیوں لڑکے بھرے پڑے ہیں، لیکن ان کو کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ آپس میں اُوپر تلے کے چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی لڑتے، نہ کبھی جھگڑتے، نہ گالی بکتے، نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے۔ نہ کسی کو چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ کستے۔ ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ [SWL,II,2015]

(ب) میں سیدھا سامنے دالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جا بیٹھا۔ جب 'حضرت بی' اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ بیٹا! گو تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا، لیکن ضروری ہے کہ میں تم کو دعا دوں۔ جیتے رہو، عمر دراز، خدا نیک ہدایت دے! اُن کا یہ کہنا تھا کہ میں غیرت کے مارے زمین میں گڑ گیا اور فوراً میں نے اُٹھ کر نہایت ادب کے ساتھ سلام کیا۔ [GUJ,I,2015]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟ [SGD,I,2013]
(ii) سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے سے کیوں انکار کیا؟ [RWP,I,2013]
(iii) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟ [SGD,II,2014]
(iv) سلیم نے چاروں لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟ [SGD,I,2014]
(v) حضرت بی کون تھیں؟ اور انہوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟ [MTN,I,2014]
(vi) سبق ''نصوح اور سلیم کی گفتگو'' میں نصوح اور سلیم کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟ [BWP,I,2013]
(vii) تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟ [LHR,II,2015]
(viii) شاعر نے اپنے کشتِ سخن کے بارے میں کیا کہا ہے؟ [DGK,II,2016]

سوال نمبر5: سبق ''نصوح اور سلیم کی گفتگو'' کا خلاصہ لکھیں۔ [MTN,I,2017] (5)

سوال نمبر6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [DGK,II,2014] (5)

سوال نمبر7: والد صاحب کو خط تحریر کیجیے جس میں انہیں اپنے سالانہ نتیجہ سے آگاہ کیجیے۔ [SWL,I,2015] (10)

یا صدر معلم کے نام درخواست لکھیے جس میں بیماری کا ذکر کیجیے۔ [SGD,I,2018]

سوال نمبر8: ''نادان کی دوستی'' کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔ [DGK,I,2013] (5)

یا استاد اور شاگرد کے درمیان تاریخ پاکستان کے موضوع پر مکالمہ تحریر کریں۔ [FSD,II,2013]

سوال نمبر9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ (5)

(i) ہم نے حج کرنا ہے۔ (ii) دل نے چاہا تو ضرور آؤں گا۔ (iii) آنکھ چاند لگ جانا۔
(iv) آدمی کا شیطان، شیطان ہے۔ (v) پاک رہو، صاف رہو۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) آپ آئے -------- (ii) باسی کڑھی میں -------- (iii) کمخواب میں -------- (iv) بد اچھا -------- (v) تخم تاثیر --------

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 1 چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر: پنچایت
نظم: برسات کی بہاریں۔ پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ غزل نمبر 3۔ غالب
خط: چھوٹے بھائی کے نام درخواست: شادی کی درخواست
کہانی: سچ کی برکت
مکالمہ: ہوٹل کے منیجر اور گاہک کے درمیان
قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں) ------ حصہ معروضی رول نمبر (الفاظ میں) ---- کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1- سبق "پنچایت" کے مصنف ہیں: [RWP,II,2018]
(A) مولانا الطاف حسین حالی (B) منشی پریم چند (C) مولانا شبلی نعمانی (D) کرنل محمد خان

2- جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا ______ تھا۔ [BWP,I,2019]
(A) مشترکہ کاروبار (B) یارانہ (C) دوستانہ (D) ہمدردانہ

3- جمن جب حج کرنے گئے تھے تو الگو کو سونپ گئے تھے: [BWP,II,2017]
(A) اپنا کاروبار (B) اپنا باغ (C) اپنا گھر (D) اپنا کھیت

4- الگو آدمی تھا: [FSD,II,2014]
(A) سیاسی (B) سماجی (C) قانونی (D) پنچایتی

5- جمن کی بیوی کا نام تھا: [SWL,I,2015]
(A) سیٹھانی (B) رشیدہ (C) فہمیدہ (D) فہمین

6. شیخ جمعراتی زیادہ قائل تھے: [LHR,I,2017]
(A) دعا کے (B) فیض کے (C) مجنتوں کے (D) تازیانے کے

7. منشی پریم چند کا اصل نام ہے: [DGK,I,2016]
(A) رام دھن (B) دھنپت رائے (C) شیخ جمعراتی (D) شیخ جمن

8. مخمس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند کے مصرعے ہوتے ہیں: [SGD,II,2018]
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

9. بادل جھڑیوں کی مستیوں سے کیا مچا رہے تھے؟ [SWL,II,2015]
(A) دھومیں (B) جل تھل (C) شور (D) اُودھم

10. مرزا غالب نے کسے ناداں کہا ہے؟ [FSD,I,2015]
(A) محبوب کو (B) عقل کو (C) دشمن کو (D) دل کو

11. "عروج" کا متضاد ہے: [SWL,I,II,2016]
(A) مخالف (B) زوال (C) نفاق (D) اقلیت

12. "غربت" کا مترادف ہے: [GUJ,I,2016]
(A) ظلمت (B) عسرت (C) اُلفت (D) رغبت

13. "میاں" کی مؤنث ہے: [AJK,II,2016]
(A) مہانی (B) بیوی (C) عورت (D) مامی

14. "سلطان" کی جمع ہے: [GUJ,II,2015]
(A) سلطانوں (B) سلطانان (C) سلاطین (D) سلاطینان

15. "مدات" کا واحد ہے: [BWP,I,2014]
(A) مد (B) مدا (C) مدد (D) مدن

downloaded from https://infohubhmssised.com/

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | کل نمبر:60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) سبزیوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی / اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی [LHR,II,2018]

(ii) سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی / یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی! [FSD,I,2013]

(iii) کیا کیا رکھے ہے یارب، سامان تیری قدرت / بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت [SWL,II,2017]

(iv) سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت / تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت [DGK,I,2016]

(حصہ غزل)

(v) ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار / یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے؟ [LHR,II,2017]

(vi) میں بھی مُنھ میں زبان رکھتا ہوں / کاش پُوچھو کہ مدّعا کیا ہے؟ [DGK,II,2016]

(vii) ہم کو اُن سے، وفا کی ہے اُمید / جو نہیں جانتے، وفا کیا ہے؟ [RWP,II,2019]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) شیخ جمن کو بھی اپنی عظیم الشان ذمے داری کا احساس ہوا۔ اس نے سوچا، میں اس وقت انصاف کی اُونچی مسند پر بیٹھا ہوں۔ میری آواز اِس وقت حکمِ خدا ہے اور خدا کے حکم میں میری نیت کو مطلق دخل نہ ہونا چاہیے۔ حق اور راستی سے ذرّہ بھر ٹلنا بھی مجھے دنیا اور دین ہی میں سیاہ، نادے گا۔ [BWP,I,2016]

(ب) اس کے بعد کئی دن تک بوڑھی خالہ لکڑی لیے، آس پاس کے گاؤں چکر لگاتی رہیں۔ کمر جھک کر کمان ہو گئی تھی۔ ایک قدم چلنا مشکل تھا، مگر بات آ پڑی تھی، اس کا تصفیہ ضروری تھا۔ شیخ جمن کو اپنی طاقت، رسوخ اور منطق پر کامل اعتماد تھا۔ وہ کسی کے سامنے فریاد کرنے نہیں گئے۔ [MTN,II,2014]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟ [DGK,I,2013]

(ii) شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟ [RWP,II,2015]

(iii) الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟ [LHR,I,2013]

(iv) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟ [SGD,II,2014]

(v) الگو چودھری کا فیصلہ سُن کر جمن کا ردِ عمل کیا تھا؟ [LHR,I,2015]

(vi) الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟ [FSD,II,2014]

(vii) گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

(viii) شاعر کو کن سے وفا کی اُمید ہے؟ [RWP,I,2015]

سوال نمبر5: سبق "پنچایت" کا خلاصہ لکھیں۔ [MTN,II,2019] (5)

سوال نمبر6: نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [LHR,I,2015] (5)

سوال نمبر7: اپنے چھوٹے بھائی کے نام اس کی پڑھائی میں عدم دلچسپی کے بارے میں خط لکھیں۔ [MTN,I,2017]

(یا) ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام "بھائی کی شادی میں شرکت" کی درخواست لکھیے۔ [MTN,I,2015] (10)

سوال نمبر8: سچ کی برکت کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ [MTN,I,2015] (5)

(یا) ہوٹل کے منیجر اور گاہک کے درمیان مکالمہ لکھیں۔ [FSD,I,2014]

سوال نمبر9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ (5)

(i) ہم نے حج کرنا ہے۔ (ii) میں نے فرحان کو دیکھا۔ (iii) آپ آئے راگ آئے۔

(iv) آنبیل سب کو مار۔ (v) کمخواب میں ریشم کا پیوند۔

یا

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) خدمت سے ---- (ii) طویلے کی بلا ----------

(iii) ہاتھی کے دانت ---------- (iv) ڈوبتے کو تنکے ---------- (v) چور کی داڑھی ----------

downloaded from https://informationbhmsecondpassed.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر (07)   چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز   2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر: آرام وسکون   نظم: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ
غزل 3۔ غالب
خط: مکان کی فروخت کیلئے مالک مکان کے نام
درخواست: بھائی کی شادی میں شرکت
کہانی: دودھ میں پانی / دو بکریاں
قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / استراف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ   رول نمبر (ہندسوں میں) ------   **حصہ معروضی**   رول نمبر (الفاظ میں) ----   کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C, B, A اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. میاں دفتر کیوں جانا چاہتے تھے؟ [FSD,I,2018]
(A) کام کے لیے (B) کھیلنے کے لیے (C) سونے کے لیے (D) سکون کے لیے

2. سید امتیاز علی تاج کہاں پیدا ہوئے؟ [GUJ,II,2017]
(A) لاہور میں (B) ملتان میں (C) پشاور میں (D) کوئٹہ میں

3. میاں کتنے بجے دفتر جایا کرتے تھے؟ [MTN,I,2016]
(A) صبح آٹھ بجے (B) شام سات بجے (C) صبح دس بجے (D) صبح نو بجے

4. سبق ''آرام وسکون'' میں گھریلو ملازم کا نام کیا تھا؟ [FSD,II,2015]
(A) کلّو (B) للّو (C) بلّو (D) ٹلّو

5. ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟ [SGD,I,2017]
(A) نمک (B) مرچیں (C) ریٹھے (D) گرم مصالحہ

6. میاں صاحب کا نام کیا تھا؟ [FSD,I,2016]
(A) اشتیاق (B) مشتاق (C) اشفاق (D) اسحاق

7. سبق ''آرام وسکون'' میں میاں کیا کھانا چاہتا ہے؟ [DGK,II,2016]
(A) یخنی (B) ساگودانہ (C) جوس (D) کچھ بھی نہیں

8. نظم ''پیوستہ رہ شجر سے'' کے شاعر کا نام ہے: [FSD,II,2015]
(A) مولانا حالی (B) نظیر اکبر آبادی (C) اکبرالہٰ آبادی (D) علامہ محمد اقبالؒ

9. خلوت اوراق میں نغمہ زن تھے: [SWL,I,2015]
(A) طوطے (B) چڑیاں (C) کبوتر (D) طیور

10. درویش کی صدا کیا ہے؟ [DGK,I,2016]
(A) اللہ کے نام پر دو بابا
(B) بھلا کرتر ا بھلا ہوگا
(C) کر بھلا ہو بھلا، اَنت بھلے کا بھلا
(D) جو دے اُس کا بھی بھلا، جو نہ دے اُس کا بھی بھلا

11. ''شک'' کا متضاد ہے: [RWP,II,2014]
(A) اعتماد (B) یقین (C) گمان (D) خیال

12. ''بھید'' کا مترادف ہے: [GUJ,II,2016]
(A) فکر (B) عقل (C) راز (D) سوچ

13. ''بندہ'' کی مؤنث ہے: [MTN,I,2016]
(A) عورت (B) بندی (C) خاتون (D) لڑکی

14. ''اُمت'' کی جمع ہے: [SGD,II,2015]
(A) امم (B) امامت (C) اُمتیں (D) اُم

15. ''ثوابت'' کا واحد ہے: [SWL,I,2014]
(A) ثبوت (B) ثابت (C) ثواب (D) ثبت

downloaded from https://infobubbleissised.com

Scanned with CamScanner

کل نمبر: 60 | **حصہ انشائی** | وقت 2:10 گھنٹے

(حصہ اوّل)

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ — ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے [GUJ,II,2017]

(ii) ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے — کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے [RWP,I,2018]

(iii) ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور — خالی ہے جیبِ گل، زرِ کامل عیار سے [GUJ,I,2016]

(iv) جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور — رُخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے [DGK,I,2013]

(حصہ غزل)

(v) ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا — اور درویش کی صدا کیا ہے؟ [DGK,II,2015]

(vi) جان تم پر نثار کرتا ہوں — میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے؟ [BWP,I,2018]

(vii) میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب — مُفت ہاتھ آئے، تو بُرا کیا ہے؟ [SWL,II,2013]

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) بی بی جی کا بچہ نکل یہاں سے۔ کہہ دے اُن سے (ملازم جاتا ہے) کواڑ بند کر کے جا۔ (میاں کراہ کر چپ ہو جاتا ہے، ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے) ارے بھئی کہاں گئیں؟ ارے کوئی ٹیلی فون سننے تو آؤ۔ لاحول ولا قوۃ۔ (خود اُٹھتا ہے) ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انہیں بلا لائے۔ میں علیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گلا بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا نا، چونکہ میں بیمار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جا سکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بدتہذیب۔ گستاخ کہیں کی۔ ہوں۔ [SWL,I,2015]

(ب) بیسیوں مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کیا کرو۔ نصیبِ دشمناں صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ مگر خاک اثر نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہی کہہ دیتے ہیں کہ کیا کیا جائے ان دنوں کام بے طرح زوروں پر ہے۔ ہر روز تھوڑا تھوڑا وقت آرام و سکون کے لئے نہ نکالا جائے تو پھر بیمار پڑ کر بہت زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ [FSD,II,2016]

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ [SGD,I,2017]

(ii) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟ [FSD,I,2014]

(iii) ڈراما ''آرام و سکون'' سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ [SGD,I,2013]

(iv) بہت زیادہ شور و غل بھی ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ شور کی آلودگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ [DGK,I,2013]

(v) صحت مند رہنے کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں؟ [RWP,I,2014]

(vi) شور کی آلودگی ختم کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ [DGK,I,2013]

(vii) کس کے گلستان میں فصلِ خزاں کا دور ہے؟ [DGK,I,2015]

(viii) درویش کے لب پر کیا صدا ہے؟ [DGK,I,2015]

سوال نمبر 5: سبق ''آرام و سکون'' کا خلاصہ لکھیں۔ [SGD,II,2014] (5)

سوال نمبر 6: نظم ''پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [SGD,I,2017] (5)

سوال نمبر 7: مکان کی مرمت کے لیے مالک مکان کے نام خط لکھیں۔ [SGD,I,2014] (10)

یا

ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام 'بھائی کی شادی میں شرکت'' کی درخواست لکھیے۔ [MTN,I,2015]

سوال نمبر 8: دودھ میں پانی کے عنوان (یا) دو بکریاں کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ [SGD,II,2018] (5)

سوال نمبر 9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ [DGK,I,2015] (5)

(i) ریوڑ جنگل میں چر رہے ہیں۔ (ii) دل نے چاہا تو آؤں گا۔ (iii) لڑکیوں نے کہا ہم آتی ہیں۔

(iv) باسی کڑھی میں اچھال آیا۔ (v) زات آئی بات گئی۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) بلی کے بھاگوں ---------- (ii) تخم تاثیر ---------- (iii) حساب جو جو ----------

(iv) ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں ---------- (v) لا دو لے لدا دے ----------

Downloaded from https://informationsised.com

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 08 — چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر:	لہو اور قالین — نظم: پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ
غزل:	بہادر شاہ ظفر
خط:	خالہ کے نام محلے داروں کے بارے میں
درخواست:	ضروری کام کے لئے
کہانی:	ایسے کو تیسا / بے وقوف کچھوا
قواعد:	واحد جمع / مذکر مؤنث / مترادف - الفاظ متضاد - جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D		No	A	B	C	D		No	A	B	C	D	
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ — رول نمبر (ہندسوں میں) ------ حصہ معروضی — رول نمبر (الفاظ میں) --- کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. کون دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے پیشانی کا پسینا پونچھتا ہے؟ (یا) اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟ [SGD,I,2013]
(A) تجمل (B) اختر (C) رؤف (D) بابا

2. اختر کو دھکے دے کر باہر نکالنے لگتا ہے: [GUJ,I,2017]
(A) بابا (B) تجمل (C) رؤف (D) نیازی

3. سبق "لہو اور قالین" میں تجمل ------ کو خطرناک پاگل کہتا ہے۔ [MTN,II,2015]
(A) رؤف (B) نیازی (C) اختر (D) ہمسائے

4. تجمل کے پرائیویٹ سیکرٹری کا نام ہے: [SGD,I,2014]
(A) اختر (B) بابا (C) نیازی (D) رؤف

5. اختر کی آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے تھیں: [SWL,I,2018]
(A) زرد (B) سرخ (C) سیاہ (D) نیم باز

6. لہو اور قالین کی صنف کیا ہے؟ [SGD,I,2013]
(A) افسانہ (B) ڈراما (C) ناول (D) داستان

7. سبق "لہو اور قالین" میں تجمل کون ہے؟ [LHR,II,2018]
(A) نوکر (B) مصور (C) سرمایہ دار (D) ادیب

8. نظم "پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ" میں رابطہ رکھنے کے لئے کہا گیا ہے: [GUJ,II,2015]
(A) والدین کے ساتھ (B) ملک کے ساتھ (C) ملت کے ساتھ (D) بہار کے ساتھ

9. علامہ اقبالؒ نے شجر سے کیا مراد لیا ہے؟ [SWL,I,2016]
(A) درخت (B) شاخ (C) ملتِ اسلامیہ (D) ملتِ اسلامیہ کا فرد

10. بہادر شاہ ظفر نے موسم ______ میں اپنی قید کا ذکر کیا ہے۔ [MTN,II,2015]
(A) برسات (B) خزاں (C) گرمی (D) بہار

11. "سزا" کا متضاد کیا ہے؟ [RWP,II,2014]
(A) عذاب (B) مار (C) پٹائی (D) جزا

12. "اُلفت" کا مترادف ہے: [FSD,I,2016]
(A) محبت (B) مسرت (C) نفرت (D) رغبت

13. "سسر" کی مؤنث ہے: [DGK,II,2014]
(A) ساس (B) ساسی (C) سسن (D) ساسن

14. "عندلیب" کی جمع ہے: [BWP,II,2017]
(A) عندلیبیں (B) عندلیبات (C) عنادل (D) عنادیل

15. "معادن" کا واحد ہے: [GUJ,I,2014]
(A) معدن (B) میدان (C) مد (D) مدد

downloaded from https://infohubpmssised.com

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | حصہ انشائی | کل نمبر:60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے [SGD,I,2018]

(ii) ملّت کے ساتھ رابطہ اُستوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے، اُمیدِ بہار رکھ [FSD,I,2019]

(iii) محرم بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ ہے نامحرم کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا [DGK,I,2013]

(iv) تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو جور و رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا [BWP,I,2017]

(حصہ غزل)

(v) لگتا نہیں ہے دل میرا اُجڑے دیار میں کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں [SGD,II,2015]

(vi) عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں [FSD,II,2014]

(vii) بُلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں [MTN,I,2017]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) اور آپ کہہ بھی کیا سکتے ہیں، مگر بلند آواز سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔ آپ کے یہاں میری یہی حیثیت تھی اور جس وقت مجھے اس کا احساس ہوا، مجھے محسوس ہوا جیسے میری اھلیتوں پر برف کی تہ جم گئی ہے۔ میرے سینے میں ایک بھی ذرہ باقی نہیں رہا۔ یہ احساس میرے لیے سوہانِ روح ثابت ہو رہا تھا کہ اپنے جگر کا خون دے دے کر میں نے فن کی جس شمع کو اب تک روشن رکھا ہے، اس کا مقصد آپ کی شاندار کوٹھی اور آپ کی شخصیت کو جگمگانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ [SGD,II,2015]

(ب) آپ نے میری حالت کا اندازہ لگالیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ میں اپنے غربت کدے سے نکل کر آپ کے ہاں آجاؤں تاکہ اطمینان کے ساتھ فن کی خدمت کرسکوں۔ آپ نے میرے لیے یہ کمرا وقف کردیا اور مجھے زندگی کی ضروریات سے بے نیاز کردیا۔ [DGK,II,2017]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) تجل نے اختر کے بارے میں کس قسم کے خیالات کا اظہار کیا؟ [LHR,I,2017]

(ii) ڈرامہ ''لہو اور قالین'' کے مطابق اختر کا حلیہ بیان کیجیے۔ [SGD,II,2014]

(iii) نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کیں؟ [FSD,I,2015]

(iv) سردار تجل حسین کی کوٹھی کا نام کیا تھا؟ [SGD,II,2015]

(v) ڈرامہ ''لہو اور قالین'' کے مطابق تجل کی عمر کتنی تھی؟ [FSD,I,2016]

(vi) تجل نے اختر کو کون سی خوشخبری سنائی؟ [LHR,II,2015]

(vii) اُمیدِ بہار کے لیے کس بات کی ضرورت ہے؟ [SGD,I,2018]

(viii) شاعر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟ [LHR,I,2013]

سوال نمبر5: سبق ''لہو اور قالین'' کا خلاصہ لکھیں۔ [DGK,I,2016] (5)

سوال نمبر6: نظم ''پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [RWP,I,2014] (5)

سوال نمبر7: اپنی خالہ کے نام خط لکھیے جس میں یہ بتایئے کہ آپ نے مکان بدل لیا ہے اور آپ کے نئے محلے دار کیسے ہیں؟ (10)

یا

اپنے مدرسے کے ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے نام ضروری کام کے لیے چھٹی کی درخواست لکھیے۔ [DGK,II,2016]

سوال نمبر8: ''ایسے کو تیسا'' کے عنوان (یا) ''بے وقوف کچھوا'' کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ [DGK,II,2013] (5)

سوال نمبر9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ [FSD,I,2013] (5)

(i) عورتوں نے کہا ہم آتی ہیں۔ (ii) تین چاند لگ جانا۔ (iii) سامان، مکانات، دکانیں سب کچھ جل گئے۔

(iv) بوڑھی گھوڑی پرانی لگام۔ (v) جتنی چادر دیکھیے اتنے ہاتھ پھیلائیے۔

یا

مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

(i) باسی کڑھی میں ---------- (ii) ماروں گھٹنا ----------

(iii) تخمِ تاثیر ---------- (iv) قاضی کے گھر کے ---------- (v) پاک رہو ----------

downloaded from https://informationsseo.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر (۱۹) چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر: امتحان نظم: حمد / نعت / پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

غزل۔ بہادر شاہ ظفر

خط: دوست کے نام اپنے ہاں تعطیلات گزارنے کے لئے

درخواست: فیس معافی کے لئے

کہانیاں: انصاف/عادت کی خرابی

قواعد: واحد جمع/مذکر/مؤنث/مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی/تکمیل

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں) ------ **حصہ معروضی** رول نمبر (الفاظ میں) ---- کل نمبر: 15

نوٹ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. لا کالج میں کون طالب علم کا دوست تھا؟ [BWP,I,2014]
(A) لیکچرار صاحب (B) پرنسپل صاحب (C) منشی صاحب (D) چوکیدار

2. طالب علم نے کس سے پوچھا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے؟ [MTN,II,2016]
(A) نگران صاحب سے (B) گارڈ صاحب سے (C) سپرنٹنڈنٹ سے (D) کسی طالب علم سے

3. والد صاحب صبح ____ آ کر نیچے صحن میں بیٹھ جاتے: [SGD,I,2014]
(A) آٹھ بجے (B) نو بجے (C) دس بجے (D) گیارہ بجے

4. مرزا فرحت اللہ بیگ ابتداء میں قلمی نام سے لکھتے رہے: [LHR,II,2016]
(A) کولمبس (B) مرزا الم نشرح (C) ابن انشا (D) سند باد جہازی

5. مضمون نگار نے امتحان دیا تو کتنے مضامین میں فیل ہو گئے؟ [FSD,I,2017]
(A) ایک مضمون (B) دو مضامین (C) تین مضامین (D) جملہ مضامین

6. دو سال ایسے گزر گئے جیسے: [SGD,I,2015]
(A) پانی (B) ہوا (C) موسم (D) بارش

4. بندے پر امتحان کا اثر نہیں تھا: [MTN,I,2014]
(A) رتی برابر (B) ذرہ بھر (C) بالکل (D) معمولی

8. ہمیں کس چیز سے سبق اندوز ہونا چاہیے؟ [BWP,II,2017]
(A) اپنے استاد سے (B) اُمید بہار سے (C) قاعدہ روزگار سے (D) شاخ بریدہ سے

9. اقبال نے اپنی شاعری کا آغاز کیا: [BWP,I,II,2015]
(A) نظم نگاری سے (B) غزل گوئی سے (C) مرثیہ گوئی سے (D) قصیدہ گوئی سے

10. بہادر شاہ ظفر کے کلیات میں انداز اً شعر ہیں: [SGD,I,2014]
(A) انیس ہزار (B) بیس ہزار (C) پچیس ہزار (D) تیس ہزار

11. "غائب" کا متضاد ہے: [FSD,II,2016]
(A) حاضر (B) غیر حاضر (C) گمنام (D) نایاب

12. "حکایت" کا مترادف ہے: [SWL,II,2016]
(A) غزل (B) افسانہ (C) مرثیہ (D) داستان

13. "پارسی" کی مؤنث ہے: [RWP,II,2013]
(A) پارسانی (B) پارسن (C) پارسہ (D) پرسن

14. "ہدایت" کی جمع ہے: [RWP,II,2015]
(A) ہدایات (B) ہدیہ (C) ہدایا (D) ہادی

15. "اقطاب" کا واحد ہے: [GUJ,II,2014]
(A) قطب (B) کتاب (C) قطبا (D) قطبہ

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | حصہ انشائی | کل نمبر:60

(حصہ اول)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا — بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا [MTN,II,2015]

(ii) یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا — مکاں میں بھی تُو، لامکاں میں بھی تُو ہے [SWL,I,2017]

(iii) شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو — ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے [MTN,I,2015]

(iv) سُنی ہم نے طوطی و بُلبل کی باتیں — ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے [MTN,I,2014]

(حصہ غزل)

(v) ان حسرتوں سے کہ دو کہیں اور جا بسیں — اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں [SGD,II,2016]

(vi) دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی — پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں [FSD,I,2014]

(vii) کتنا ہے بدنصیب ظفر، دفن کے لیے — دوگز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں [SWL,I,2015]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) مجھے بھی تعجب تھا کیونکہ میں نے پرچے کچھ ایسے برے نہیں کیے تھے۔ میں نے یہ جوابات والد صاحب کو بھی سنائے۔ انہوں نے بہت تعریف کی۔ ممتحنوں کو بہت برا بھلا کہا۔ میری اشک شوئی کی اور فرمایا۔ بیٹا کوئی گھبرانے کی بات نہیں، اس سال نہیں، آئندہ سال سہی۔ آخر کہاں تک بے ایمانی ہوگی۔ [MTN,I,2017]

(ب) بعض وقت والد والدہ کہتے بھی تھے کہ اتنی محنت نہ کیا کرو، لیکن میں زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا تھا۔ خدا خدا کر کے یہ مشکل بھی آسان ہوگئی اور امتحان کا زمانہ قریب آیا۔ میں نے گھر میں بہت کہا کہ ابھی میں امتحان کے لیے جیسا چاہیے ویسا تیار نہیں ہوں لیکن میری مسلسل حاضری لاء کلاس اور شبانہ روز کی محنت نے ان کے دلوں پر سکہ بٹھا رکھا تھا۔ وہ کب ماننے والے تھے، پھر بھی احتیاطاً اپنے بچاؤ کے لیے ان سے کہہ دیا کہ اگر میں فیل ہو جاؤں، تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو ابھی امتحان کے قابل نہیں پاتا لیکن والد صاحب مسکرا کر بولے کہ امتحان سے کیوں ڈرے جاتے ہو، جب محنت کی ہے تو شریک بھی ہو جاؤ، کامیابی و ناکامی خدا کے ہاتھ ہے۔ [MTN,I,2015]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟ [GUJ,I,2017]

(ii) سبق امتحان کے مصنف کا نام کیا ہے؟ [DGK,2013]

(iii) مضمون نگار نے کون سا امتحان دیا تھا؟ [GUJ,II,2015]

(iv) مضمون نگار نے امتحان دیا تو کیا نتیجہ نکلا؟ [DGK,II,2015]

(v) مضمون نگار کے والد نے کس طرح اُسے تسلی دی؟ [SGD,I,2013]

(vi) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟ [DGK,II,2014]

(vii) خلوتِ اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟ [LHR,I,2014]

(viii) شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟ [RWP,II,2016]

سوال نمبر5: سبق "امتحان" کا خلاصہ تحریر کریں۔ [MTN,I,2014] (5)

سوال نمبر6: نظم "حمد" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [MTN,II,2015] (5)

سوال نمبر7: اپنے دوست کے نام خط لکھ کر اسے اپنے ہاں موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کی دعوت دیں۔ یا ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیے۔ [SWL,I,2014] (10)

سوال نمبر8: انصاف کے عنوان (یا) عادت کی خرابی کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ [MTN,I,2014] (5)

سوال نمبر9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ [GUJ,II,2016] (5)

(i) صاحب کا حکم سر ماتھے پر۔ (ii) ماروں گھٹنا پھوٹے ناک۔ (iii) وہ تو ہمیشہ بے پر کی سناتی ہے۔

(iv) یہ میز پرانا ہو چکا ہے۔ (v) میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔

یا

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) پاک رہو...... (ii) زبانِ خلق کو...... (iii) قاضی کے گھر کے...... (iv) خدمت سے...... (v) اُلٹے بانس......

downloaded from https://mtnhubmasssel.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 10 چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ   رول نمبر (ہندسوں میں)------   **حصہ معروضی**   رول نمبر (الفاظ میں)----   کل نمبر: 15

حصہ نثر:	ملکی پرندے اور دوسرے جانور
نظم:	حمد / نعت / پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ
غزل۔	میر تقی میر ۔ خواجہ حیدر علی آتش
خط:	لیکچری مینیجر کے نام / بہن کے نام تاریخی عمارات کی سیر کا حال
کہانیاں:	کوے کا انتقام ۔ سچ کی برکت
قواعد:	واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف ۔ الفاظ متضاد ۔ جملوں کی درستی / تکمیل

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. عام طور پر بلبل کو دعوت دی جاتی ہے: [LHR,II,2016]
(A) گانے کی (B) شور مچانے کی (C) اڑنے کی (D) آہ و زاری کی

2. ہم ہر خوش گلو پرندے کو سمجھتے ہیں: [FSD,I,2017]
(A) کوا (B) بلبل (C) اُلو (D) بوم

3. اُلو..................میں رہتا ہے۔ [MTN,II,2016]
(A) شہروں (B) بستیوں (C) کھنڈروں (D) محلوں

4. سبق ''ملکی پرندے اور دوسرے جانور'' میں کس جانور کا ذکر نہ ہے؟ [DGK,II,2016]
(A) کوا (B) بلی (C) بھینس (D) ہاتھی

5. مصنف شفیق الرحمان مشہور ہیں بطور ممتاز: [SGD,I,2018]
(A) افسانہ نگار (B) شاعر (C) ناول نگار (D) ڈرامہ نویس

6. پہاڑی کوے کی لمبائی ہوتی ہے: [SGD,I,2016]
(A) ایک فٹ (B) ڈیڑھ فٹ (C) دو فٹ (D) اڑھائی فٹ

7. اُلو وظیفہ پڑھتا ہے: [SWL,I,2014]
(A) ہو ہو کا (B) میں ہی میں کا (C) تو ہی تو کا (D) اللہ ہو کا

8. ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی جائیں، کہلاتی ہے: [LHR,I,2016]
(A) حمد (B) نعت (C) منقبت (D) قصیدہ

9. ''انتخاب یادگار'' شاعروں کا ایک تذکرہ ہے۔ یہ کس نے مرتب کیا؟ [SGD,II,2015]
(A) امیر مینائی (B) الطاف حسین حالی (C) مرزا غالب (D) سرسید احمد خان

10. غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں کہلاتا ہے: [BWP,I,2016]
(A) مطلع (B) مقطع (C) ردیف (D) کنایہ

11. ''رذیل'' کا متضاد ہے: [SWL,I,2016]
(A) غریب (B) شریف (C) بخیل (D) وکیل

12. ''سنار'' کی مؤنث ہے: [SGD,I,2014]
(A) سنارن (B) سنارتی (C) سنیارنی (D) ساری

13. ''شعر'' کی جمع ہے: [RWP,I,2016]
(A) اشعار (B) شعور (C) شعار (D) شعائر

14. ''ابواب'' کا واحد ہے: [FSD,I,2014]
(A) اباب (B) ابوب (C) باب (D) بواب

15. ''نقل'' کی جمع ہے: [FSD,I,2017]
(A) ناقل (B) نقول (C) نقال (D) نقالی

downloaded from https://infohubpressissed.com

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | کل نمبر:60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا — اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا [RWP,I,2018]

(ii) صبا بے شک آتی مدینے سے تُو ہے — کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے [FSD,I,2015]

(iii) ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں — سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں [SGD,I,2014]

(iv) سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی — یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی! [LHR,II,2017]

(حصہ غزل)

(v) ہستی اپنی حباب کی سی ہے — یہ نمائش سراب کی سی ہے [GUJ,I,2014]

(vi) رُخ و زلف پر جان کھویا کیا — اندھیرے اُجالے میں رویا کیا [SGD,I,2017]

(vii) نازکی اس کے لب کی کیا کہیے — پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے۔ [DGK,II,2015]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) بُلبل کے گانے کی وجہ اس کی غمگین خانگی زندگی ہے، جس کی وجہ یہ ہر وقت کا گانا ہے۔ دراصل بُلبل ہمیں محظوظ کرنے کے لیے ہرگز نہیں گاتی ،اُسے اپنے فکر ہی نہیں چھوڑتے۔ بُلبل پکے راگ گاتی ہے یا کچے؟ بہر حال اس سلسلے میں وہ بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے۔ ایک تو وہ گھنٹے بھر کا الاپ نہیں لیتی، بے سُری ہو جائے تو بہانے نہیں کرتی کہ سازوالے نکمے ہیں۔ آج گلا خراب ہے آپ تنگ آ جائیں تو اسے خاموش کرا سکتے ہیں۔
[BWP,II,2015]

(ب) کوّا باورچی خانے کے پاس بہت مسرور رہتا ہے۔ ہر لحظے کے بعد کچھ اٹھا کر کسی اور کے لیے کہیں پھینک آتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر سوچتا ہے کہ زندگی کتنی حسین ہے۔ کہیں بندوق چلے تو کوّے اُسے ذاتی توہین سمجھتے ہیں اور دفعتاً لاکھوں کی تعداد میں کہیں سے آ جاتے ہیں۔
[RWP,I,2014]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) پہاڑی کوا کتنا لمبا ہوتا ہے؟ [SWL,I,2017]

(ii) ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ اس میں قصور کس کا ہے؟ [GUJ,II,2014]

(iii) بلبل کے گانے کی کیا وجہ ہے؟ [GUJ,II,2015]

(iv) بلبل بہت سے موسیقاروں سے کیوں بہتر ہے؟ [GUJ,I,2013]

(v) بھینس کا مشغلہ کیا ہے؟ [LHR,II,2015]

(vi) اُلو کی کتنی قسمیں بتائی جاتی ہیں؟ [DGK,2013]

(vii) بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟ [BWP,I,2016]

(viii) خواجہ حیدر علی آتش کے مطابق شاعر کا قلم کیا کام کرتا ہے؟ [DGK,II,2016]

سوال نمبر5: سبق "ملکی پرندے اور دوسرے جانور" کا خلاصہ لکھیے۔ [FSD,II,2017] (5)

سوال نمبر6: نظم "برسات کی بہاریں" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [BWP,II,2018] (5)

سوال نمبر7: کسی فیکٹری کے منیجر کے نام خط لکھ کر فیکٹری دیکھنے کی اجازت طلب کیجیے۔ [MTN,I,2014] (10)

یا

اپنی بہن کے نام ایک خط لکھیے جس میں کسی تاریخی عمارت کی سیر کا حال لکھیے۔ [MTN,I,2016]

سوال نمبر8: "کوّے کا انتقام" (یا) "سچ کی برکت" کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ [MTN,I,2014]

سوال نمبر9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔ [SGD,I,2017] (5)

(i) یہ میز پرانا ہو چکا ہے۔ (ii) عثمان نے فرحان کو دیکھا۔ (iii) باسی کڑھی میں جوش آیا۔

(iv) دل کو دل سے راستی ہوتی ہے۔ (v) آدمی کا حیوان آدمی ہے۔

(یا)

مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

(i) بوڑھی گھوڑی ــــــــ لگام (ii) غریب کی جورو سب کی ــــــــ

(iii) رات گئی ــــــــ گئی۔ (iv) صورت نہ ــــــــ بھاڑ سے نکل (v) چور کی ــــــــ میں تنکا۔

downloaded from https://

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 11 | چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز | 2013,2014,2015,2016,2017,2018

حصہ نثر: قدر ایاز **نظم:** حمد / نعت / پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ
غزل نمبر 1,2,3

خط: ناراض دوست کو منانے کے لیے خط

درخواست: فیس معافی کے لئے

کہانیاں: نااتفاقی کا انجام ٹیبو نپور

قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف - الفاظ متضاد - جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D	Wrong/correct option	No	A	B	C	D	Wrong/correct option	No	A	B	C	D	Wrong/correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ رول نمبر (ہندسوں میں)------ **حصہ معروضی** رول نمبر (الفاظ میں)---- کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C, B, A اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. الغرض ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویے سے تھا: [AJK,II,2013]
(A) مدبرانہ (B) امیرانہ (C) خاکسارانہ (D) عاجزانہ

2. تمام دیہاتیوں نے ماسٹر جی سے کون سے برخورداروں کی خیریت دریافت کی؟ [MTN,I,2017]
(A) نومولود (B) شیر خوار (C) نامولود (D) تابع دار

3. ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی؟ [SGD,I,2018]
(A) کارن فلیک کی (B) لسی کی (C) چائے کی (D) کافی کی

4. سلیم اور علی بخش، دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لئے چمک تھی: [GUJ,I,2016]
(A) مذاق کی (B) حقیقت کی (C) محبت کی (D) نفرت کی

5. سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟ [DGK,II,2015]
(A) کشتی کھیلنا (B) پیراکی (C) بیڈمنٹن کھیلنا اور ٹی وی دیکھنا (D) گلی ڈنڈا کھیلنا

6. کرنل محمد خان کے طرزِ تحریر کا اصل حسن ہے: [MTN,I,2016]
(A) سادگی و خلوص (B) مشکل پسندی (C) سادگی و مزاح (D) دیہاتی زندگی

7. بنگلہ کتنی جگہ پر واقع تھا؟ [LHR,I,2013]
(A) ایک کنال (B) ایک ایکڑ (C) دو ایکڑ (D) ایک مربع

8. نظم "پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ" میں پیغام ہے: [GUJ,II,2015]
(A) شجرکاری کا (B) اتحاد و قومی یکجہتی کا (C) باغ و بہار کا (D) مردِ مومن بننے کا

9. "شاخِ بریدہ" سے کیا مراد ہے؟ [LHR,II,2017]
(A) ٹیڑھی شاخ (B) اُلٹی شاخ (C) لٹکی شاخ (D) کٹی شاخ

10. کس کے محبوب کی نیم باز آنکھوں میں شراب کی سی مستی ہے؟ [GUJ,I,2016]
(A) میر تقی میر کے (B) غالب کے (C) آتش کے (D) بہادر شاہ ظفر کے

11. "قرب" کا متضاد ہے: [LHR,I,2014]
(A) اکثریت (B) عزیمت (C) بُعد (D) جمہوریت

12. "حسرت" کا مترادف ہے: [DGK,II,2018]
(A) ناامیدی (B) آرزو (C) بددلی (D) انکار

13. "تنبولی" کی مؤنث ہے: [GUJ,I,2013]
(A) گوالن (B) فرنگن (C) حلوائن (D) تنبولن

14. "اقلیم" کی جمع ہے: [DGK,II,2015]
(A) اقالیموں (B) اقلیمان (C) اقالیم (D) اکالیم

15. "مثل" کا واحد ہے: [GUJ,II,2014]
(A) مثالیں (B) امثال (C) مثالہ (D) امثلہ

downloaded from https://infohubbhassised.com

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائی** | کل نمبر:60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(I) ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے — کچھ رنگ بیاں حالی ہے سب سے جُدا تیرا [MTN,I,2019]

(II) سُنی ہم نے طوطی و بُلبل کی باتیں — ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے [DGK,I,2014]

(III) ملّت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ — پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ [LHR,II,2018]

(Iv) شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو — ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے [MTN,I,2015]

(حصہ غزل)

(v) میرؔ اُن نیم باز آنکھوں میں — ساری مستی شراب کی سی ہے [MTN,I,2013]

(vi) زنخداں سے آتشِ محبت رہی — کنویں میں مجھے دل ڈبویا کیا [GUJ,II,2016]

(vii) ہم کو اُن سے، وفا کی ہے اُمید — جو نہیں جانتے، وفا کیا ہے؟ [FSD,II,2017]

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے حوالہ متن، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیے۔ (10)

(الف) سلیم کان پر ہاتھ رکھ کر بولے:''خدا اس دیہاتی زندگی سے بچائے۔ ابا جان! اچھا ہوا آپ فوج میں آ گئے! ورنہ ہم بھی چھوٹے چودھری کی طرح مویشیوں کے ساتھ سو رہے ہوتے اور مسجد میں جا کر نہاتے۔''''لیکن چھوٹا چودھری تو اس زندگی سے بھی ناخوش نہ تھا۔''''مگر ابا جان! بے چارے ماسٹر جی کا کیا بنا؟'' [LHR,I,2016]

(ب) سلیم میری بات پوری طرح سمجھے بغیر ہنس دیئے۔ بوڑھا علی بخش پوری طرح سمجھ کر مسکرایا۔ ہم نے کہانی جاری رکھی۔ اُن دنوں پتلون پوش خال خال ہی نظر آتے تھے مثلاً سارے سکول میں ایک سیکنڈ ماسٹر صاحب تھے جو سوٹ پہنتے تھے۔ لڑکے انہیں جنٹل مین کہا کرتے تھے۔ لاہور میں تعلیم پائی۔ وہیں کے رہنے والے تھے۔ ہر فقرہ میں دو تین لفظ انگریزی کے بولتے تھے اور لڑکے رشک سے مرنے لگتے تھے۔ آدمی خوش مزاج تھے۔ [DGK,I,2016]

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(I) مصنف کو کس قسم کا بنگلہ رہنے کو ملا؟ [MTN,II,2016]

(ii) سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟ [SGD,I,2013]

(III) سلیم میاں، علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟ [RWP,II,2014]

(iv) دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟ [LHR,I,2015]

(v) ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟ [MTN,I,2013]

(vi) ماسٹر جی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟ [GUJ,I,2013]

(vii) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟ [FSD,II,2017]

(viii) غالب نے مقطع میں محبوب کو اپنی کیا قیمت بتائی ہے؟ MTN,I,2014]

سوال نمبر5: سبق ''قدر ایاز'' کا خلاصہ لکھیے۔ [FSD,I,2016] (5)

سوال نمبر6: نظم ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔ [MTN,I,2014] (5)

سوال نمبر7: ناراض دوست کو منانے کے لیے خط لکھیں۔ [BWP,I,2015] (10)

یا

ہیڈ ماسٹر/ہیڈ مسٹریس/پرنسپل کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیں۔

سوال نمبر8: ''نااتفاقی کا انجام'' یا نیم حکیم خطرۂ جان کے عنوان پر کہانی لکھیں۔ [BWP,I,2017] (5)

سوال نمبر9: درج ذیل جملوں کی تصحیح کیجیے۔ [FSD,II,2016] (5)

(i) ہاتھی کے دانت کھانے کے اور چبانے کے اور۔ (ii) ماروں گھٹنا پھوٹے کان۔ (iii) جس کی لاٹھی اس کی گائے۔

(iv) آپ آئے بھاگ گئے۔ (v) بدبر ابدنام اچھا۔

یا

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) بوڑھی گھوڑی ـــــ (ii) بلی کے بھاگوں ـــــ (iii) پاک رہو ـــــ (iv) کم خواب میں ـــــ (v) تخم تاثیر صحبت ـــــ

downloaded from https://informissed.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 12 — چیپٹر وائز اپ ٹو ڈیٹ پیپرز 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

حصہ نثر: حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں

نظم: شہدائے پشاور کے لیے ایک نظم — غزل نمبر 1

خط: چھوٹے بھائی کے نام — درخواست: بیماری کے لیے

مکالمہ: دو ہم جماعتوں کے درمیان

کہانی: اتفاق میں برکت

قواعد: واحد جمع / مذکر / مؤنث / مترادف۔ الفاظ متضاد۔ جملوں کی درستی / تکمیل

No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option	No	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

کل وقت: 20 منٹ — رول نمبر (ہندسوں میں) ------ **حصہ معروضی** رول نمبر (الفاظ میں) ---- کل نمبر: 15

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C, B, A اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1. سکول اوقات میں کس شخص کو اس طرف آنے سے روکنا ہوگا:
(A) آشنا (B) ملازم (C) اجنبی (D) بیمار

2. ایمرجنسی سے نمٹنے کے لیے ہمیں اطلاع کرنا ہوگی:
(A) مسجد میں (B) ہسپتال میں (C) سرکاری دفاتر میں (D) اہم فون نمبرز پر

3. سکول کو دہشت گردی سے محفوظ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟
(A) سیکورٹی گارڈ (B) سی سی ٹی وی کیمرہ (C) خاردار تار (D) تمام

4. ہمیں اپنے ملک کو کس قسم کے اندھیروں سے نکالنا ہوگا؟
(A) غربت کے (B) بے روزگاری (C) جہالت (D) کرپشن

5. ہمیں ملک کے کونے کونے میں کیا پھیلانا ہے؟
(A) سڑکوں کا جال (B) نہروں کا جال (C) پلوں کا جال (D) علم کی روشنی

6. دہشت گردی کے خاتمے میں اہم کردار ہے:
(A) الیکٹرانک میڈیا کا (B) مسجد کا (C) مدرسے کا (D) تمام کا

7. شہدائے پشاور کا مسکن ہے:
(A) ہر دل (B) ہر آنکھ (C) ہر گھر (D) ہر شہر

8. شاعر (امیر مینائی) کے لیے باعث حرمت ہے:
(A) خاکِ مکہ (B) سرمہ طور (C) خاکِ مدینہ (D) خاک وطن

9. میر تقی میر نے آنکھوں کی مستی کو تشبیہ دی ہے:
(A) حباب سے (B) شراب سے (C) شباب سے (D) حجاب سے

10. "الم" کی جمع ہے:
(A) الماث (B) الوم (C) الیم (D) آلام

11. "برکات" کا واحد ہے:
(A) ادب (B) برکت (C) ذکر (D) ذائر

12. "خانم" کا مذکر ہے:
(A) پٹھان (B) خان (C) میاں (D) جوان

13. مترادف کی دُرست فہرست ہے:
(A) عاقل، رغبت (B) راحت، مسرت (C) عروج، زوال (D) مسرت، مدح

14. "تقدیم" کا متضاد ہے:
(A) انجام (B) تاخیر (C) احسان (D) نفاق

15. "کاکول اکیڈمی" کہاں واقع ہے؟
(A) لاہور میں (B) پشاور میں (C) ملتان میں (D) ایبٹ آباد میں

downloaded from https://mnhublimssissed.com

Scanned with CamScanner

وقت 2:10 گھنٹے | **حصہ انشائیہ** | کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) ہر ماں کی پُر نم آنکھوں میں ہر باپ کے ٹوٹے خوابوں میں
(ii) ہر بہن کی اُلجھی سانسوں میں ہر بھائی کی بکھری یادوں میں
(iii) ہم تم کو بھول نہیں سکتے یہ یاد ہی اب تو جیون ہے
(iv) ہر دل میں تمہاری خوشبو ہے ہر آنکھ تمہارا مسکن ہے

(حصہ غزل)

(v) ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے
(vi) نازکی اُس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اِک گلاب کی سی ہے
(vii) چشمِ دل کھول اُس بھی عالم پر یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کریں سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) یاد رکھیے کہ جب کبھی آپ کسی ایسی جگہ پر جائیں جہاں کی سیکورٹی پر لوگ متعین ہوں مگر وہ اپنے فرض سے غفلت کرتے ہوئے آپ کو توجہ سے چیک نہ کریں تو اُنھیں ایسا کرنے سے منع کریں اور ساتھ ہی ممکنہ حادثات سے اپنی اور دوسروں کی جان محفوظ کرنے کے لیے اُن کی اس غفلت کی اطلاع متعلقہ لوگوں کو ضرور دیں۔ ایسا کرنے سے ہم یقیناً خطرناک حادثات سے بچ سکتے ہیں۔

(ب) ایک دن وہ اپنے کمرے میں آرام دہ کرسی پر بیٹھی کسی کام میں مصروف تھیں کہ اچانک ٹیلی وژن پر آنے والی ایک خبر سے پریشان ہوگئیں۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا کہ کسی نے روئے زمین پر ایسا دردناک واقعہ نہ دیکھا ہوگا۔ اس خبر میں سانحہ پشاور دکھایا جا رہا تھا جس میں دہشت گردوں نے ڈیڑھ سو کے لگ بھگ معصوم طالب علم بچوں، اساتذہ اور گارڈز کو شہید کر دیا تھا۔ یہ خبر سن کر پاکستان کیا پوری دنیا کے لوگ تڑپ اٹھے اور کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہوئی ہو۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ) (10)

(i) سبق ''حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو'' میں کس کا واقعہ سنایا گیا ہے؟
(ii) بی جان بہادر کیوں تھیں؟
(iii) بی جان کی ایک خوبی بیان کریں۔
(iv) قصبے میں بی جان کی حیثیت کیا تھی؟
(v) سانحہ پشاور کب ہوا؟
(vi) سانحہ پشاور میں کتنا جانی نقصان ہوا تھا؟
(vii) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟
(viii) شاعر اضطراب کی حالت میں کیا کرتا ہے؟

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں۔ ''حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کہ دور نہیں'' (5)

سوال نمبر 6: نظم ''حمد'' کا مرکزی خیال............یا............خلاصہ لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 7: ہیڈ ماسٹر کو اپنی بیماری کی درخواست لکھیں۔............یا

چھوٹے بھائی کے نام پڑھائی کی طرف توجہ دلانے کے لیے خط لکھیں۔ (10)

سوال نمبر 8: ''اتفاق میں برکت'' کہانی لکھیے.......یا......دو ہم جماعت کے درمیان پڑھائی کے موضوع پر مکالمہ لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) میرے ابو دفتر سے واپس لوٹ آئے ہیں۔ (ii) آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔ (iii) صاحب کا حکم سر ماتھے پر۔
(iv) عید کے پیچھے خوشی۔ (v) قاضی کے جو بے بھی پرانے ہوتے ہیں۔

یا

درج ذیل جملوں کی تکمیل کریں۔ (5)

(i) آ ________ مجھے مار۔ (ii) بوڑھی گھوڑی ________ لگام۔ (iii) حساب جو جو ________ سو سو۔
(iv) بلی کے بھاگوں ________ ٹوٹا۔ (v) جتنی چادر دیکھیے اتنے ________ پھیلائیے۔

downloaded from https://mehtabmississed.com/

Scanned with CamScanner

ماڈل پیپر نمبر 13 فرسٹ ہاف بُک

سلیبس

اسباق: ہجرتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، مرزا غالب کے عادات و خصائل، کاہلی، شاعروں کے لطیفے، نصوح اور سلیم کی گفتگو، پنچایت

حصہ نظم: حمد، نعت **حصہ غزل:** ہستی اپنی حباب کی سی ہے، رُخ و زُلف پر جان کھو یا گیا

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C, B, A اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- اس وقت بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بہت سی جمع تھیں:
(A) تلواریں (B) امانتیں (C) کھجوریں (D) نعتیں

2- "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف ہیں:
(A) مولانا الطاف حسین حالی (B) مولانا محمد حسین آزاد (C) سر سیّد احمد خاں (D) میرزا ادیب

3- کسی شخص کے دل کو ______ پڑا رہنا نہ چاہیے:
(A) مصروف (B) فکرمند (C) بے کار (D) غم زدہ

4- میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟
(A) خواجہ میر درد کے (B) مرزا غالب کے (C) ابراہیم ذوق کے (D) خواجہ باسط کے

5- اکثر کون گھبرایا کرتا ہے؟
(A) مبتدی (B) چور (C) جھوٹا (D) نالائق

6- سبق "پنچایت" کے مصنف ہیں:
(A) مولانا الطاف حسین حالی (B) منشی پریم چند (C) مولانا شبلی نعمانی (D) کرنل محمد خان

7- کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟
(A) نصوح (B) سلیم (C) بیدارا (D) منجھلا لڑکا

8- ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی جائیں، کہلاتی ہے:
(A) حمد (B) نعت (C) منقبت (D) قصیدہ

9- یہی میری حرمت، یہی .... ہے۔
(A) منزل (B) آبرو (C) آخرت (D) جنت

10- "خدائے سخن" کس شاعر کو کہا گیا ہے؟
(A) میر درد (B) مرزا غالب (C) میر تقی میر (D) بہادر شاہ ظفر

11- "اتفاق" کا متضاد ہے:
(A) نااتفاق (B) نفاق (C) متفق (D) اتفاقیہ

12- "امم" کا واحد ہے:
(A) امت (B) امین (C) امّی (D) آم

13- "کمہار" کا مؤنث ہے:
(A) کہار (B) کمھارو (C) کمھارن (D) کمھارہ

14- "دانا" کا مترادف ہے:
(A) دان (B) نادان (C) عقل مند (D) مصروف

15- "رقم" کی جمع ہے:
(A) ارقام (B) رقیم (C) رقوم (D) راقم

downloaded from https://infohubhamissed.com/

Scanned with CamScanner

(حصہ اوّل)

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کریں (حصہ نظم 3 اشعار۔ حصہ غزل 2 اشعار) (10)

(حصہ نظم)

(i) جے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اس کا — جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے
(ii) تیری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر — یہی میری حرمت، یہی آبرو ہے
(iii) قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا — اِک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا
(iv) گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا — بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

(حصہ غزل)

(v) ہستی اپنی حباب کی سی ہے — یہ نمائش سراب کی سی ہے
(vi) نازکی اس کے لب کی کیا کہیے — پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
(vii) ہمیشہ لکھے وصف دندان یار — قلم اپنا موتی پرویا کیا

(حصہ دوم)

سوال نمبر3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آرہے ہیں لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے۔ ایک دن انتظار کر کے واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا اور قرائن سے پہچان کر پکارا: ''اہل عرب! لوتم جس کا انتظار کرتے تھے وہ آ گیا''۔ تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اُٹھا۔

(ب) منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت ہے۔ ایک دن آموختہ یاد نہ تھا۔ مولوی صاحب نہایت ناخوش ہوئے اور اس کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے فرمایا کہ کم بخت گھر سے گھر ملا ہے۔ اسی کے پاس جا کے یاد کر لیا کر۔ مَیں نے جو پوچھا! ''کیوں صاحب یاد کرا دیا کرو گے؟'' تو کہا: 'بہ سروچشم' غرض مَیں اگلے دن ان کے گھر گیا، آواز دی۔ انھوں نے مجھ کو اندر بُلا لیا۔

سوال نمبر4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔ (10)

(i) دوستوں کو دیکھ کر غالب کی کیا حالت ہوتی تھی؟
(ii) حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علیؓ سے کیا ارشاد فرمایا؟
(iii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟
(iv) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟
(v) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟
(vi) الّلو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟
(vii) محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے؟
(viii) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟

سوال نمبر5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) ہجرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (ب) شاعروں کے لطیفے (5)

سوال نمبر6: نظم ''نعت'' کا خلاصہ یا مرکزی خیال لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

سوال نمبر7: اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اُس کو دل لگا کر پڑھنے کی تلقین کی گئی ہو۔ یا (10)
پوسٹ ماسٹر کے نام درخواست لکھیے جس میں محلے میں ڈاک کی ناقص تقسیم کی شکایت لکھیے۔

سوال نمبر8: ''جس کا کام اسی کو ساجھے'' کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔ یا ''مریض اور ڈاکٹر'' کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔ (5)

سوال نمبر9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) دروازہ کو بند کرو۔ (ii) میں نے کتاب پڑھنا ہے۔ (iii) طبیعت نے چاہا تو چلا جاؤں گا۔
(iv) آب و پانی اٹھنا۔ (v) جس کی لاٹھی اُس کی گائے۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) الٹے بانس ________ (ii) سوت نہ کپاس ________ (iii) حساب جو جو ________
(iv) ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں ________ (v) بیاں کا باوا ________

ماڈل پیپر نمبر 14 — سیکنڈ ہاف بُک

سلیبس

اسباق:

حصہ نظم: حصہ غزل:

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مار کر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1- میاں کتنے بجے دفتر جایا کرتے تھے؟
(A) صبح آٹھ بجے (B) شام سات بجے (C) صبح دس بجے (D) صبح نو بجے

2- کون دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے پیشانی کا پسینا پونچھتا ہے؟ (یا) اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟
(A) تجمل (B) اختر (C) رؤف (D) بابا

3- طالب علم نے کس سے پوچھا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے؟
(A) نگران صاحب سے (B) گارڈ صاحب سے (C) سپرنٹنڈنٹ سے (D) کسی طالب علم سے

4- سبق "ملکی پرندے اور دوسرے جانور" میں کس جانور کا ذکر نہ ہے؟
(A) کوا (B) بلی (C) بھینس (D) ہاتھی

5- ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی؟
(A) کارن فلیک کی (B) لسی کی (C) چائے کی (D) کافی کی

6- تمام دیہاتیوں نے ماسٹر جی سے کون سے برخورداروں کی خیریت دریافت کی؟
(A) نومولود (B) شیر خوار (C) نامولود (D) ہونہار

7- کاکول اکیڈمی واقع ہے:
(A) ایبٹ آباد (B) مظفر آباد (C) نتھیا گلی (D) گھوڑا گلی

8- سانحہ پشاور کب پیش آیا؟
(A) 12 دسمبر 2014ء کو (B) 14 دسمبر 2014ء کو
(C) 16 دسمبر 2014ء کو (D) 18 دسمبر 2014ء کو

9- "آسائش" کا مترادف ہے:
(A) آرام (B) کام (C) آلام (D) عام

10- "فقیری" کا متضاد ہے:
(A) مال (B) دولت (C) بادشاہی (D) امیری

11- "اسباق" کا واحد ہے:
(A) سبق (B) سابق (C) سابقہ (D) سوابق

12- "حاکم" کی جمع ہے:
(A) حکم (B) حکیم (C) حکما (D) حکام

13- "خان" کی مؤنث ہے:
(A) خاتون (B) خانم (C) خانگی (D) خانی

14- "مقطع" کے لغوی معنی ہیں:
(A) جوڑنا (B) توڑنا (C) کاٹنا (D) اکھاڑنا

15- نظیر اکبر آبادی کا اصل نام ہے:
(A) ولی محمد (B) علی محمد (C) احمد علی (D) محمد علی

downloaded from https://infohubpmssissed.com/

Scanned with CamScanner

حصہ انشائی

وقت 2:10 گھنٹے	کل نمبر:60

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i) ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے	قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

(ii) ہم تم کو بھول نہیں سکتے، یہ یاد ہی اب تو جیون ہے	ہر دل میں تمہاری خوشبو ہے، ہر آنکھ تمہارا مسکن ہے

(iii) پڑتے ہیں پانی ہر جل تھل بنا رہے ہیں	گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

(iv) ہے لازوال عہد خزاں اس کے واسطے	کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

(حصہ غزل)

(v) چشمِ دل کھول اُس بھی عالم پر	یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

(vi) جان تم پر نثار کرتا ہوں	میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

(vii) بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ	قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ کے سلوک نے مجھ پر کتنا اثر ڈالا۔ میں سمجھنے لگا، آپ نہایت اونچے درجے کے انسان ہیں۔ دولت مند ہونے کے باوجود آپ کے پہلو میں ایک ایسا دل دھڑک رہا ہے، جو انسانیت نواز ہے، جس میں ساری دنیا کا درد سمایا ہوا ہے۔

(ب) جب دوسروں سے مدد ملنے کی توقع منقطع ہو گئی تو میں نے دل میں سوچا ان گارڈ صاحب سے ہی پوچھیں۔ میں کھڑا ہو گیا۔ وہ آئے میں نے دریافت کیا کہ جناب اس دوسرے سوال کا کیا جواب ہے؟ وہ مسکرائے اور کہا مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ برابر والے بڑے زور سے لکھ رہے ہیں۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔ (10)

(i) کوا گرامر میں ہمیشہ کیا استعمال ہوتا ہے؟

(ii) مضمون نگار کے والد نے کس طرح اُسے تسلی دی؟

(iii) نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کیں؟

(iv) مرزا غالب نے اپنی غزل میں کس کو "مشتاق" اور کس کو "بیزار" کہا ہے؟

(v) صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

(vi) کس کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے؟

(vii) تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

(viii) انسان کی عمر دراز کے چار دن کیسے کٹتے ہیں؟

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) آرام و سکون (ب) ملکی پرندے اور دوسرے جانور (5)

سوال نمبر 6: نظم "برسات کی بہاریں" کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 7: اپنی آپا کے نام خط لکھیے کہ وہ دسمبر کی چھٹیوں میں آپ کے ہاں آئیں اور تعطیلات اکٹھے گزاریں۔ -یا- ہیلتھ آفیسر کے نام صفائی کی درخواست لکھیے۔ (10)

سوال نمبر 8: "گیدڑ کی مکاری" کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔ -یا- درزی خانے میں گاہک اور درزی کے درمیان مکالمہ لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) مجھ نے یہ نہیں کیا تھا۔	(ii) عثمان نے شاگرد پڑھایا۔	(iii) ریوڑ جنگل میں چر رہے ہیں۔

(iv) سبز باغ لگانا۔	(v) عید کا سورج ہونا۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال / محاورات کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) باسی کڑھی میں ________	(ii) غریب کی جورو ________	(iii) قاضی کے گھر کے ________

(iv) کاٹھ کی ہانڈی ________	(v) ماروں گھٹنا ________

سیلف ٹیسٹ: 15	اُردو......نہم	فل بک
کل وقت: 20 منٹ	معروضی	کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

نمبر شمار	Questions	(A)	(B)	(C)	(D)
1	"ذاکرین" کا واحد ہے۔	ذاکر	ذکر	مذکر	مذکور
2	"کشادہ" کا مترادف ہے۔	کشادگی	فرخ	فراخ	فراغ
3	"راحت" کا متضاد ہے۔	فرحت	رنج	مفرح	فرح
4	"بچھڑا" کی مؤنث ہے۔	بچھڑی	بچھڑے	بچھیا	بچھڑنا
5	ایک صحبت میں مرزا غالب ـــــــ تعریف کر رہے تھے۔	ذوق کی	مومن کی	بہادر شاہ ظفر کی	میر تقی میر کی
6	"میاں لڑکے جوان ہوتے نظر نہیں آتے" یہ کہا تھا۔	سودا نے	جرأت نے	غالب نے	مومن نے
7	الگو جب کبھی باہر جاتے تو اپنا گھر ـــــ چھوڑ جاتے۔	سمجھو سیٹھ پر	رام دھن پر	جمن پر	گوڈر شاہ پر
8	تجمل کے پرائیویٹ سیکرٹری کا نام تھا۔	اختر	راشد	بابا	رؤف
9	پہاڑی کوے کی لمبائی ہوتی ہے۔	ڈیڑھ فٹ	ڈیڑھ میٹر	دو فٹ	ڈھائی فٹ
10	لڑکے نے ـــــ کو گھر کے دروازے پر پایا تو چکرا سا گیا۔	ہیڈ ماسٹر	پرنسپل	ماسٹر جی	حکیم جی
11	ایبٹ آباد میں فوجی افسروں کی مشہور اکیڈمی کا نام ہے۔	رحمٰن اکیڈمی	پاکستان اکیڈمی	مارشل اکیڈمی	کاکول اکیڈمی
12	نصابی کتب کے حوالے سے "حمد" کے شاعر کا نام ہے۔	علامہ محمد اقبالؒ	مولانا الطاف حسین حالی	مولانا ظفر علی خان	امیر مینائی
13	نظم "برسات کی بہاریں" کا شاعر ہے۔	نذیر اکبر آبادی	نظیر اکبر آبادی	اکبر الہ آبادی	اکبر آبادی
14	مرزا غالب پیدا ہوئے۔	دلی میں	لکھنؤ میں	آگرہ میں	بنارس میں
15	"اب" کی جمع ہے۔	ابو	ابا	آباء	بابا

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ پیپر: 15 (اردو) نہم

کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	پہلا گروپ	انشائی (حصہ اول Part-I)	کل نمبر: 60

سوال نمبر:2 درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i) آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری — گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام، صبا تیرا

(ii) سُنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں — ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

(iii) سب بھٹکتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی — یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی

(iv) ہے تیرے گلستان میں بھی فصل خزاں کا دور — خالی ہے جیب گل، زر کامل عیار سے

(حصہ غزل)

(v) ہستی اپنی حباب کی سی ہے — یہ نمائش سراب کی سی ہے

(vi) برہمن کو باتوں کی حسرت رہی — خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

(vii) کتنا ہے بدنصیب ظفر، دفن کے لیے — دوگز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

سوال نمبر:3 درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) کفار نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کعبے کو دیکھا اور فرمایا: ''مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے''۔

(ب) آپ سب کچھ سمجھ پائیں گے یہ کوئی معما نہیں ہے۔ سنئے جیسا کہ آپ جانتے ہیں آج سے دس سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ بہت کم لوگ مجھے جانتے تھے۔ اور جو جانتے تھے انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں ایک مفلس، قلاش اور گمنام مصوّر ہوں۔

سوال نمبر:4 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔ (10)

(i) مرزا غالب کیسے اخلاق کے مالک تھے؟
(ii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟
(iii) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟
(iv) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟
(v) مضمون نگار مرزا فرحت اللہ بیگ نے کون سا امتحان دیا تھا؟
(vi) مصنف کرنل محمد خاں کو کس قسم کا بنگلہ رہنے کو ملا؟
(vii) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟
(viii) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟

سوال نمبر:5 کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) کاہلی (ب) قدر ایاز (5)

سوال نمبر:6 نظم ''حمد'' کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھئے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

سوال نمبر:7 چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اسے پڑھائی میں دلچسپی لینے کے بارے میں نصیحت کی گئی ہو۔ (10)

یا

ہیلتھ آفیسر کے نام محلے کی صفائی کے لیے درخواست لکھیں۔

سوال نمبر:8 ''جھوٹ کی سزا'' کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔ (5)

یا

مریض اور طبیب کے درمیان مکالمہ لکھیے۔

سوال نمبر:9 درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) علی نے شاگرد پڑھایا۔
(ii) عورتوں نے کہا ہم آتی ہیں۔
(iii) سائرہ نے عمر مارا۔
(iv) سامان، مکانات، دکانیں سب کچھ جل گئے۔
(v) کاغذی خچر دوڑانا۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) آ بیل ....
(ii) سوت نہ کپاس ....
(iii) بوڑھی گھوڑی ....
(iv) الٹے بانس ....
(v) بارہ برس دلی میں رہے ....

downloaded from https://intehubpassed.com/

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ 16	اُردو.....نہم	فل بک
کل وقت: 20 منٹ	معروضی	کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option		A	B	C	D	Write correct option		A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

نمبر شمار	Questions	(A)	(B)	(C)	(D)
1	دہشت گردی ختم کرنے کے لیے کس کے ساتھ کام کرنا ہوگا؟	فوج	پولیس	عوام	سب کے ساتھ
2	مرزا غالبؔ کے نہایت وسیع تھے۔	اخلاق	افکار	کردار	خصائل
3	میرؔ اور مرزاؔ کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟	خواجہ میر دردؔ	خواجہ باسط	مرزا غالبؔ	ابراہیم ذوقؔ
4	ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟	نمک	مرچیں	ریٹھے	گرم مسالا
5	سردار مجمل حسین کی کوٹھی کا نام تھا۔	النور	الفلاح	عشرت کدہ	النشاط
6	انسانی صفت کو کھو کر انسان بن جاتا ہے پورا	حیوان	شیطان	انسان	جانور
7	ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی۔	لسی	چائے	کافی	کارن فلیک
8	نظم ''برسات کی بہاریں'' میں تذکرہ کیا گیا ہے۔	موسم گرما کا	خزاں کا	برسات کا	سردی کا
9	نظم ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کس شاعر نے لکھی ہے؟	مولانا حالیؔ	نظیر اکبر آبادی	حیدر علی آتشؔ	علامہ محمد اقبالؒ
10	شاعر پہ کس طرح کی حالت طاری ہے؟	خوشی کی	اضطراب کی	غمی کی	شراب کی
11	اکبر کی جمع ہے۔	اکابر	اقبار	اکبیر	کبیر
12	دساتیر کی واحد ہے۔	دستار	دستور	دستاور	دسترس
13	کُتا کی مؤنث ہے۔	کُتی	کتورا	کتیا	کتنی
14	عُسرت کی مترادف ہے۔	سعرت	اسراع	کسرت	تنگ دستی
15	قلیل کا متضاد ہے۔	قلت	اکسیر	اکثریت	کثیر

downloaded from https://infohubhmssissed.com

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ پیپر: 16 (اردو) نہم

کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	دوسرا گروپ	انشائی (حصہ اول Part-I)	کل نمبر: 60

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ نا محرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پہ یاں بھید کھلا تیرا

(ii) یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو ، لامکاں میں بھی تُو ہے

(iii) بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

(iv) ہے لازوال عہد خزاں اس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

(حصہ غزل)

(v) ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(vi) جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے

(vii) عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان "مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) اس واقعے کو کئی ماہ گزر گئے۔ الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے، تو سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلائے ہوئے کتوں کی طرح چڑھ بیٹھتے۔ یہاں تو سارے جنم کی کمائی مٹی میں مل گئی۔ فقیر ہو گئے۔ انھیں دام کی پڑی ہے۔ مردہ منحوس بیل دیا تھا، اس پر دام مانگتے ہیں۔ آنکھ میں دھول جھونک دی۔ مرا ہوا بیل گلے باندھ دیا۔

(ب) تمھیں خبر سن کر اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی ہونی چاہیے تھی۔ میرا خیال ہے یہ تمھارا بڑا کارنامہ ہے۔ تم نے ملک کے تمام مصوروں کے مقابلے میں یہ انعام جیتا ہے۔ یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے۔ میں نے اس خوشی پر آج شام چائے کا اہتمام کیا ہے۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔ (10)

(i) ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟
(ii) مصنف کو کس قسم کا بنگلا ملا؟
(iii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟
(iv) خلوتِ اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟
(v) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟
(vi) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟
(vii) مضمون نگار کے والد نے کس طرح اُسے تسلی دی؟
(viii) بُلبل کو باغبان اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) کاہلی (ب) لہو اور قالین (5)

سوال نمبر 6: شامل نصاب نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 7: دوست کو خط لکھیے اور اپنے رُوٹھے ہوئے دوست کو منانے کی کوشش کیجیے۔

یا

اپنی بیماری کی وجہ سے چھٹی لینے کے لیے سکول کے ہیڈ ماسٹر کو درخواست لکھیے۔ (10)

سوال نمبر 8: "عقلمند بیوی" کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔

یا

مریض اور طبیب کے مابین مکالمہ تحریر کیجیے۔ (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) ریچھ جنگل میں چر رہی ہے۔
(ii) میں نے فرحان دیکھا۔
(iii) طارق نے اخبار کو خریدا۔
(iv) اسلم نے لاہور جانا ہے۔
(v) قبر پر ہاتھ مارنا۔

(یا)

درج ذیل ضرب الامثال / جملوں کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) دل کو دل سے ....
(ii) زبانِ خلق کو ....
(iii) شیخی اور ....
(iv) طویلے کی بلا ....
(v) فقیر کی صورت ....

downloaded from https://imohsinbhutta.com/

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ: 17	اُردو......نہم	فُل بک
کل وقت: 20 منٹ	معروضی	کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C, B, A اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پر کرنے یا کاٹ کر پر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

نمبر شمار	Questions	(A)	(B)	(C)	(D)
1	حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے مراد ہیں:	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	حضرت علی رضی اللہ عنہ
2	مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے:	اخلاق	افکار	خصائل	کردار
3	محمد حسین آزاد پیدا ہوئے:	آگرہ	دلی	جالندھر	اعظم گڑھ
4	سلیم کو کس نے آکر جگایا؟	نصوح نے	بیدارا نے	ماں نے	حضرت بی نے
5	ڈاکٹر کے مطابق میاں کو کیا بیماری تھی؟	شوگر	دل کی بیماری	سردرد	تکان اور حرارت
6	سبق "امتحان" کے مصنف ہیں:	سرسید احمد خان	کرنل محمد خان	مرزا فرحت اللہ بیگ	میرزا ادیب
7	کاکول اکیڈمی واقع ہے:	مظفر آباد	ایبٹ آباد	نتھیا گلی	گھوڑا گلی
8	بادِ صبا گھر گھر کس کا پیغام لیے پھرتی ہے؟	اللہ تعالیٰ کا	حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا	اولیاء کرام کا
9	نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کے خالق کون ہیں؟	امیر مینائی	میر تقی میر	مرزا غالب	علامہ اقبالؒ
10	پنکھڑی ایک ______ کی سی ہے:	کپاس	گلاب	چنبیلی	اعناب
11	لطف کی جمع ہے:	لطیف	الطاف	الطافت	لطائف
12	دوستانہ کا متضاد ہے:	آمرانہ	جابرانہ	مخالفانہ	موافقانہ
13	مترادف کی فہرست ہے:	راحت، آرام	حکایت، شکایت	حب، محبت	شوق، خوف
14	بھکاری کی مؤنث ہے:	تنبولن	دھوبن	بھکارن	درزن
15	ممانی کا مذکر ہے:	خالو	مسات	ماموں	مہتر

downloaded from https://infohubhmssised.com/

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ پیپر: 17 (اردو) نہم

کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	پہلا گروپ	انشائی (حصہ اول Part-I)	کل نمبر: 60

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ نا محرم — کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

(ii) جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر — یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

(iii) بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں — جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

(iv) ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ — پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

(حصہ غزل)

(v) آتش غم میں دل بھنا شاید — دیر سے بُو کباب کی سی ہے

(vi) برہمن کو باتوں کی حسرت رہی — خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

(vii) میں بھی منھ میں زبان رکھتا ہوں — کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آ رہے ہیں۔ لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت سے واپس چلے آتے۔

(ب) آپ ابھی تک اسے مذاق سمجھ رہے ہیں حالانکہ میں بالکل نارمل ہوں۔ ابھی تک آپ تصویر کا ایک ہی رخ دیکھ رہے ہیں اور اب اس کا دوسرا رخ دیکھیے جو اتنا بھیانک اور خوفناک ہے کہ آپ کے تصورات کا شیش محل ابھی زمین بوس ہو جائے گا۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔ (10)

(i) رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

(ii) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

(iii) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

(iv) روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

(v) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

(vi) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

(vii) بہادر شاہ ظفر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟

(viii) جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا کیا حال ہوتا؟

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) کاہلی (ب) قدر ایاز (5)

سوال نمبر 6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 7: بڑے بھائی کو خط لکھ کر خیریت دریافت کیجیے۔ یا

فوڈ کنٹرولر کے نام راشن ڈپو کے خلاف درخواست لکھیے۔ (10)

سوال نمبر 8: ''دودھ میں پانی'' کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔ یا مریض اور طبیب کے درمیان مکالمہ لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) حیدر کو خط لکھا۔ (ii) میں نے کتاب پڑھنا ہے۔ (iii) شہریار نے بکریوں کو مارا۔

(iv) میں دن مدرسے جاتا ہوں۔ (v) اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالنا۔

(یا)

درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔ (5)

(i) گڑ سے جو مرے تو .... (ii) کاٹھ کی ہانڈی .... (iii) طویلے کی بلا ....

(iv) زبان خلق کو .... (v) قاضی کے گھر کے چوہے ....

downloaded from https://mohammadsaeed.com/

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ: 18 | اُردو.....نہم | فل بک

کل وقت: 20 منٹ | معروضی | کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

نمبر شمار	Questions	(A)	(B)	(C)	(D)
1۔	ڈاکٹر صاحب کے مطابق میاں کو کون سی بیماری تھی:	تکان اور حرارت	سر درد	دل کی بیماری	شوگر
2۔	طالب علم نے کتنے سال میں لاء کا کورس پورا کیا؟	پانچ سال	تین سال	دو سال	چار سال
3۔	بلبل ایک پرندہ ہے۔	پالتو	گھریلو	روایتی	عاشق مزاج
4۔	سانحہ پشاور پیش آیا۔	13 دسمبر 2014	14 دسمبر 2014	15 دسمبر 2014	16 دسمبر 2014
5۔	نظم "نعت" کے شاعر ہیں۔	حفیظ جالندھری	امیر مینائی	الطاف حسین حالی	نظیر اکبر آبادی
6۔	نظیر اکبر آبادی کا اصل نام تھا۔	نظیر احمد	ولی محمد	محمد علی	علی محمد
7۔	باب کی جمع ہے۔	بابوں	بابن	ابواب	اباب
8۔	تقدیم کا متضاد ہے۔	تعبیر	تاخیر	جدید	قدیم
9۔	حُب کا مترادف ہے۔	احباب	محبوب	محب	محبت
10۔	بوڑھا کا مونث ہے۔	بیوہ	ضعیفہ	بڑھیا	بوڑھی
11۔	چچی کا مذکر ہے۔	چچے	چچا	چاچو	چاچا
12۔	حاکم عالم نے مسلمانوں کو دار الامان کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔	یمن	طائف	مدینہ	مکہ
13۔	الطاف حسین حالی پیدا ہوئے۔	جالندھر	پانی پت	دہلی	آگرہ
14۔	قاطع برہان کے مصنف ہیں۔	سودا	غالب	مومن	ذوق
15۔	سبق "پنچایت" کے مصنف ہیں۔	منشی پریم چند	سر سید احمد خاں	مرزا ادیب	ڈپٹی نذیر احمد

downloaded from https://infohubforum.s...ed.com
Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ پیپر: 18 (اردو) نہم

کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	دوسرا گروپ	انشائیہ (حصہ اول Part-I)	کل نمبر: 60

سوال نمبر: 2 درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i) تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں بُکا تیرا

(ii) جو بے داغ لالہ، جو بے خار گل ہے۔
وہ تُو ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے

(iii) ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

(iv) جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رُخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے

(حصہ غزل)

(v) نازکی اُس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اِک گلاب کی سی ہے

(vi) ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا
اور درویش کی صدا کیا ہے

(vii) بُلبل کو باغبان سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

سوال نمبر: 3 درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) ظرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوانِ ناطق کے حیوان ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک دفعہ جب رمضان گذر چکا تو قلعے میں گئے۔ بادشاہ نے پوچھا، "مرزا تم نے کتنے روزے رکھے؟" عرض کیا "پیرومرشد! ایک نہیں رکھا"۔

(ب) علی بخش کی داستان ختم ہوئی تو سلیم میاں بھی آ گئے۔ علی بخش کے چہرے پر شکایت لکھی ہوئی دیکھی تو اپنے دل پر لکھی ہوئی شکایت بیان کرنے لگے۔ ہم نے سکون سے یہ قصہ سنا۔ طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے۔

سوال نمبر: 4 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔ (10)

(i) حضرت امیرؓ سے کون شخصیت مراد ہے؟
(ii) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟
(iii) اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے؟
(iv) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟
(v) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟
(vi) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟
(vii) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟
(viii) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟

سوال نمبر: 5 کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) پنچایت (ب) لہو اور قالین (5)

سوال نمبر: 6 نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال (یا) خلاصہ تحریر کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

سوال نمبر: 7 والد کے نام خط میں امتحان میں کامیابی کی اطلاع دیں۔ (یا) ہیلتھ آفیسر کے نام صفائی کے لیے درخواست لکھیے۔ (10)

سوال نمبر: 8 "سچ کی برکت" کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ (یا) "دکاندار اور گاہک کے مابین مکالمہ لکھیے۔ (5)

سوال نمبر: 9 درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) حسنین کو کتاب پڑھی۔
(ii) اسامہ نے بچہ کو اس کی ماں کو دیا۔
(iii) ہم نے حج کرنا ہے۔
(iv) اپنے گریبان میں چہرہ ڈالنا۔
(v) کاغذی شیر دوڑانا۔

(یا) درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں۔

(i) آپ آئے ----------
(ii) حساب جو جو ----------
(iii) خدمت سے ----------
(iv) ماروں گھٹنا ----------
(v) رات گئی ----------

downloaded from https://infohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ: 19	اُردو.....نہم	فل بک
کل وقت: 20 منٹ	معروضی	کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

نمبر شمار	Questions	(A)	(B)	(C)	(D)
-1	مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔	جود وسخا	اخلاص	مروت اور لحاظ	صبر
-2	کسی شخص کے دل کو ______ پڑا رہنا نہ چاہیے۔	مصروف	فکرمند	بے کار	غم زدہ
-3	سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟	مدرسے	بازار	مسجد	اوپر
-4	ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟	نمک	مرچیں	ریٹھے	گرم مصالحہ
-5	لاء کالج میں کون طالب علم کا دوست تھا؟	لیکچرار صاحب	پرنسپل صاحب	منشی صاحب	چوکیدار
-6	دہشت گردی کے خاتمے میں اہم کردار ہے۔	الیکٹرانک میڈیا کا	مسجد کا	مدرسے کا	تمام کا
-7	نظم "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام ہے۔	علامہ محمد اقبالؔ	امیر مینائیؔ	خواجہ الطاف حسین حالیؔ	نظیر اکبر آبادی
-8	"خواجہ حیدر علی آتشؔ" پیدا ہوئے۔	1764ء میں	1777ء میں	1800ء میں	1864ء میں
-9	اصطلاح میں غزل یا قصیدے کے آخری شعر کو کہا جاتا ہے۔	قافیہ	ردیف	مطلع	مقطع
-10	مغل کی مؤنث ہے۔	مغلن	مغلانی	مغلائن	مغلومہ
-11	ناگن کا مذکر ہے۔	ناگین	ناگ	ناگو	ناگی
-12	ماسٹر جی کے بیٹھنے کے لیے کیا چیز منگوائی گئی؟	سیڑھی	کرسی	بنچ	چارپائی
-13	لفظ آسائش کا مترادف ہے۔	راحت	عسرت	مدح	الفت
-14	لفظ سجدہ کی جمع ہے۔	سجدے	سجود	سجاد	اسجاد
-15	آیات کا واحد ہے۔	آیتیں	آیت	ایاتین	آیاتوں

downloaded from https://infohubmissiged.com

Scanned with CamScanner

سیلف ٹیسٹ پیپر: 19 (اردو) نہم

کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	پہلا گروپ	انشائیہ (حصہ اول Part-I)	کل نمبر: 60

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

(حصہ نظم)

(i) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم — کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا
(ii) جسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اُس کا — جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے
(iii) سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی — یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی
(iv) ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ — پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ

(حصہ غزل)

(v) میں جو بولا، کہا کہ یہ آواز — اُسی خانہ خراب کی سی ہے
(vi) ہمیشہ لکھے وصف دندان یار — قلم اپنا موتی پر دیا کیا
(vii) دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے — آخر اس درد کی دوا کیا ہے

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔ (10)

(الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جوان سے ملنے جاتا تھا۔ بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔

(ب) جس طرح بڑی بڑی دکانوں کے دروازوں پر انسانی پیکروں کو نہایت خوب صورت اور شفاف لباس پہنا کر انہیں الماریوں کے اندر سجا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان حسین و جمیل جسموں کو دیکھ کر دکانداروں کے اعلیٰ ذوق اور ان کی شان و شوکت سے مرعوب ہو جائیں، اسی طرح آپ بھی اپنی امارات اور اپنی شخصیت کی نمائش کے لیے میری ذات اور میرے فن کو استعمال کر رہے تھے۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔ (10)

(i) خواجہ صاحب اپنے اُس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے، جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے؟
(ii) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟
(iii) شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟
(iv) میرزا ادیب نے ڈرامے ''لہو اور قالین'' میں کیا پیغام دیا ہے؟
(v) دہشت گردی کو روکنے کے لیے کرایہ داروں کے لیے ضروری معیار مختصراً بیان کریں۔
(vi) علامہ اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟
(vii) نیّر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟
(viii) بقول غالب کون مشتاق ہے اور کون بیزار؟

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (الف) ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (ب) امتحان (5)

سوال نمبر 6: نظم ''حمد'' کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

سوال نمبر 7: چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں تعلیم میں دلچسپی کے لیے تلقین کریں۔ (10)

(یا) جناب فوڈ کنٹرولر کو راشن ڈپو کے خلاف درخواست لکھیں۔

سوال نمبر 8: مسافر اور ہوٹل منیجر کے درمیان مکالمہ لکھیں۔ **(یا)** ایک کہانی تحریر کریں جس کا عنوان: ''لالچ کی سزا'' ہو۔ (5)

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) ہم نے حج کرنا ہے۔ (ii) امجد نے کراچی جانا ہے۔ (ii) اُلٹے بانس دلی کو
(iv) ہمیں ہمت کو نہیں ہارنا چاہیے۔ (v) بدا چھا نا کام بُرا

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کریں۔ (i) دل کو دل ---------- (ii) شیخی اور ----------
(iii) آدمی کا شیطان ---------- (iv) صورت نہ شکل ---------- (v) ماروں گھٹنا ----------

Scanned with CamScanner

حل چیپٹروائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 1

حصہ معروضی

سوال نمبر-1(الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

.1	امانتیں	.2	۱۹۱۴ء میں	.3	فرشِ گل
.4	سراقہ بن جعشم	.5	سراقہ بن جعشم	.6	سیرۃ النبی ﷺ
.7	حمد	.8	حضرت ابوبکرؓ	.9	حالی کا
.10	میر تقی میر	.11	کنوارا	.12	عندلیب
.13	ممانی	.14	ستائش	.15	عرض

انشائی / حصہ اول

سوال نمبر2: **اشعار کی تشریح:** (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم وغزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) کفار نے جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ---------- رہنے نہیں دیتے۔"

حوالہ متن: سبق کا عنوان: ہجرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محاصرہ	گھیراؤ	قدرت	طاقت
فرزند	بیٹے، اولادِ نرینہ	عزیز	پیارا، محبوب

تشریح: زیرِ تشریح پیراگراف میں مصنف مولانا شبلی نعمانی، آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ہجرت والی رات کا منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب کفار کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ رات کے وقت تمام قبائل کے منتخب نوجوان تیز دھاری دار تلواریں لے کر (نعوذ باللہ) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ٹوٹ پڑیں اور (نعوذ باللہ) شمع توحید کے چراغ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گل کر دیں۔ چنانچہ طے شدہ مشورے کے مطابق انہوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے گھر کا چاروں اطراف سے گھیراؤ کر لیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے گھر سے باہر تشریف لانے کا انتہائی شدت سے انتظار کرنے لگے۔ اس وقت رات کافی گزر چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محاصرہ کرنے والے نوجوانوں پر نیند طاری کر کے انہیں غافل کر دیا۔ وہ مسلسل اونگھنے لگے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جب اپنے گھر سے باہر تشریف لائے تو محاصرہ کرنے والے افراد کو کسی قسم کی بالکل یہ خبر نہ رہی کہ وہ یہاں کیوں، کیسے اور کس مقصد کے لیے کھڑے ہیں۔

آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے بستر مبارک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سوتا چھوڑا اور خانہ کعبہ کے جب قریب پہنچے تو بڑی افسردہ حالت میں محبت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے فرمانے لگے:

ترجمہ: "اے مکہ! تو مجھے تمام دنیا سے زیادہ پیارا ہے لیکن تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے"۔

(ب) تشریف آوری کی خبر--------ساتھ واپس چلے آتے۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: ہجرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

مصنف کا نام: شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تشریف آوری	آمد، آنا	ہمہ تن	پوری طرح
تڑکے سے	صبح سویرے سے	حسرت	ارمان، کسی چیز کے نہ ملنے کی کسک

تشریح: یہ اقتباس سبق "ہجرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ" کا آخری اقتباس ہے۔ اس اقتباس میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل اہل مدینہ کا والہانہ جوش بیان کیا گیا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کے لیے روانہ ہوئے۔ اس بات کی اطلاع اہل مدینہ کو پہنچ چکی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ پورا شہر مدینہ مکمل تیاری اور توجہ سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے راستے میں آنکھیں بچھائے ہوئے استقبال کے لیے تیار تھا۔ اہل مدینہ کی بے تابی کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے وجود کا ذرہ ذرہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دیدار کے لیے تڑپ رہا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہر طرف یہ صدائیں بلند کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہمارے ہاں تشریف لا رہے ہیں۔

اہل مدینہ ہر روز صبح سویرے اپنے گھروں سے نکلتے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی آمد کا انتظار کرتے رہتے۔ یہ لوگ روزانہ صبح سویرے شہر مدینہ سے باہر نکل کر اکٹھے ہو جاتے اور دوپہر تک آپ صَلَّی

Scanned with CamScanner

اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کا انتظار کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھنے کی حسرت لیے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے۔ ایک دن اہلِ مدینہ اپنے گھروں کو جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے اپنے قلعے سے دور سے دھول اڑتی دیکھی تو اس نے با آواز بلند پکارا: اے عرب کے رہنے والو! جس نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا تم انتظار کر رہے ہو، وہ تشریف لا چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی پورا شہر یثرب اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

نوٹ: آخر پر جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: سبق ہجرتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: آخر پر حصہ خلاصہ جات میں موجود ہے۔

سوال نمبر 6: نظم "حمد" کا خلاصہ یا مرکزی خیال لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: آخر پر حصہ نظموں کے خلاصہ جات اور مرکزی خیال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 7: چھٹیوں میں اپنے ہاں آنے کی دعوت دینے کے لیے آپا کے نام خط لکھیں۔

(یا)

ہیلتھ آفیسر کے نام محلہ کی صفائی کی درخواست لکھیے۔

جواب: آخر پر حصہ خطوط اور حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: ایک کہانی تحریر کیجیے جس کا عنوان ہو "شیر کا گھر"

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔ **یا**

مریض اور طبیب کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔

جواب: حصہ "مکالمہ جات" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) نعیم نے گلاس کیوں توڑا؟

(ii) نسرین نے قرآن پاک پڑھا۔

(iii) مریض نے ساری رات تارے گننے میں گزاری۔

(iv) بدا چھا بدنام بُرا۔ (v) غریب کی جورو سب کی بھابھی۔

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) باسی کڑھی میں اُبال آیا۔

(ii) کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔

(iii) قبر پر لات مارنا۔

(iv) سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔

(v) حساب جو جو بخشش سو سو۔

حل چیپٹروائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 2

حصہ معروضی

سوال نمبر۔1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)۔

.1	مولانا الطاف حسین حالی	.2	بے رنگ	.3	مروّت اور لحاظ
.4	میر تقی میر کی	.5	ذوق نے	.6	آم
.7	مولانا الطاف حسین حالی نے	.8	ظرافت	.9	نافرمان
.10	کملی میں	.11	غزل	.12	انوار
.13	ندوئی	.14	تنگ دستی	.15	قلیل

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت۔۔۔۔۔۔۔۔۔غم سے غمگین ہوتے تھے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** مرزا غالب کے عادات و خصائل

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وسیع	کھلا	اشتیاق	شوق
کشادہ پیشانی	کھلے دل سے	باغ باغ ہونا	خوش ہونا

تشریح: تشریح طلب اقتباس سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کا پہلا اقتباس ہے۔ اس اقتباس میں مصنف مولانا الطاف حسین حالی نے مرزا اسد اللہ خاں غالب کے عادات و خصائل کی خوبیاں بڑے احسن انداز میں بیان کی ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ مرزا غالب بہت بلند اخلاق کے مالک تھے۔ مرزا صاحب کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کا انداز بڑا منفرد تھا۔ جو شخص بھی مرزا صاحب سے ملنے جاتا تو آپ اس قدر اُس سے خوش ہو کر ملتے کہ اُسے دوبارہ ملنے کی خواہش رہتی۔

مصنف کا دراصل اس طرف اشارہ ہے کہ انسان کی پہچان اس کی سماجی اہمیت اور اس کے اخلاق کی بنیاد پر ہوتی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں سے کس طرح پیش آتا ہے۔ مرزا غالب لوگوں کے ساتھ ہمیشہ اچھی طرح پیش

Scanned with CamScanner

آتے تھے۔ قدرت نے آپ میں یہ خوبی رکھی تھی کہ آپ اپنے دوستوں کو دیکھ کر خوش ہو جاتے تھے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے دوستوں کی خوشی سے خوش اور ان کے غم سے پریشان ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کا دوست بننے کے لیے اکثر لوگ بھرپور کوشش کرتے تھے۔ آپ کے دوستوں میں ہر قوم، ہر عقیدے اور ہر مذہب کے لوگ شامل تھے۔ آپ کے دوست نہ صرف دلّی میں بلکہ پورے ہندوستان میں پائے جاتے تھے۔ مختصر یہ کہ آپ کا حلقہ احباب اس قدر وسیع تھا کہ اُسے شمار کرنا محال تھا۔

(ب) فواکہ میں آم اُن کو بہت ---------- باغ میں ٹہل رہے تھے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** مرزا غالب کے عادات و خصائل
مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فواکہ	پھل	مرغوب	پسند
تقاضا	کچھ چیز طلب کرنا	مصاحبوں	دوستوں
حیات	زندگی	مہتاب	چاند

تشریح: تشریح طلب اقتباس سبق مرزا غالب کے عادات و خصائل سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف مولانا الطاف حسین حالی مرزا غالب کے پسندیدہ پھل کے متعلق لکھتے ہیں کہ مرزا غالب کا سب سے زیادہ پسندیدہ پھل آم تھا۔ جب آم کی فصل تیار ہو چکی ہوتی، تو اُن کے دوست دُور دُور سے ان کے لیے اچھے سے اچھے آم تحفہ کے طور پر بھیجتے تھے اور مرزا صاحب خود بھی بعض دوستوں سے آم کو مانگ لیتے تھے۔ یا پھر زبردستی اُن سے تحفے کے طور پر آم وصول کرتے تھے۔ ایک دن مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر آموں کے موسم میں چند قریبی ساتھیوں کے ساتھ آموں کے باغ حیات بخش یا مہتاب باغ میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ مرزا غالب بھی اس وقت بادشاہ کے ساتھ تھے۔

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر5: سبق مرزا غالب کے عادات و خصائل کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر6: نظم "نعت" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر7: فضول رسومات سے بچنے کی تلقین کے لیے دوست کے نام خط لکھیں۔ **جواب:** حصہ "خطوط" میں موجود ہے۔

یا ڈاکیے کی شکایت کے لیے پوسٹ ماسٹر کے نام درخواست لکھیں۔

جواب: حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر8: دکاندار اور خریدار کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔

جواب: حصہ "مکالمہ جات" میں موجود ہے۔

یا گیدڑ کی مکاری کے عنوان پر کہانی تحریر کریں۔

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) مجھے کراچی جانا ہے۔
(ii) نیکی کی راہ اختیار کرو۔
(iii) سامان، مکانات، دکانیں سب کچھ جل گیا۔
(iv) دل چاہا تو ضرور آؤں گا۔
(v) نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔

--(یا)-- درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) اُلٹے بانس بریلی کو۔
(ii) بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
(iii) تخمِ تاثیر صحبت کا اثر۔
(iv) حساب جو جو بخشش سو سو۔
(v) کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔

حل چیپٹروائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 3

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) **(کثیر الانتخابی سوالات)**

1. کاہلی 2. بے کار 3. حیوان
4. سر سید احمد خان 5. دلی قوئی / بے کار چھوڑنا 6. روزانہ محنت کرنے والے
7. حیوان صفت 8. مدینے سے 9. نظیر اکبر آبادی
10. غزل گو 11. کلاں 12. خوشی
13. خانم 14. ممالک 15. غنی

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) غرض کہ کسی شخص ---------- مستعدی رہے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** کاہلی
مصنف کا نام: سر سید احمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے کار	فضول، بے فائدہ	معروف	کام میں لگے رہنا
انجام	نتیجہ، خاتمہ، انتہا	مستعدی	ہوشیاری، پھرتی

تشریح: تشریح طلب عبارت میں مصنف کہتے ہیں کہ کاہلی پر تمام بحث کا یہی نچوڑ ہے کہ کسی بھی شخص کو دل کی بے کاری کا ہرگز شکار نہیں ہونا چاہیے۔ بہتر یہی ہے کہ کاہلی کو ترک کر کے چستی کو اپنایا جائے۔ ہر انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ کسی نہ کسی کام میں ضرور مصروف رہے ورنہ وہ حیوان اور وحشی بن کر جلد ہی حیوانیت کی حالت کو پہنچ جائے گا۔ ہماری قوم کی بقا بھی اسی میں ہے کہ کاہلی کو چھوڑ کر مثبت اندازِ فکر اپنایا جائے اور محنت و ہمت کو اپنا شعار بنایا جائے۔

مصنف مزید کہتے ہیں کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک ہماری قوم کے افراد کاہلی اور سستی کو خیرباد نہیں کہیں گے اور دلی و ذہنی صلاحیتوں کو کام میں نہیں لائیں گے ہماری قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کی پست حالت میں کسی قسم کی کوئی بہتری آ سکتی ہے۔ ہمیں ترقی کی اُمید تب رکھنی چاہیے جب ہم اپنے اندر سے سستی ختم کریں گے۔ جب تک ہماری قوم دل کو بے کار رکھے گی اور کاہلی نہیں چھوڑے گی اس وقت تک ہم اپنی قوم کی بہتری کی کوئی اُمید نہیں رکھ سکتے۔

(ب) لیکن اگر انسان ان عارضی ---------- حیوانی خصلت میں پڑ جاتا ہے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** کاہلی

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دلی قوئی	دلی طاقت	وحشی	جنگلی
تحریک	حرکت میں لانا	خصلت	عادت

تشریح: سر سید احمد خان لفظ کاہلی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ لوگ صرف ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنے اور محنت مزدوری کے کام میں سستی دکھانے کو کاہلی سمجھتے ہیں۔ لیکن سر سید احمد خان کے نزدیک دل کی قوتوں کو بے کار چھوڑ دینا اور ان کو کام میں نہ لانا سب سے بڑی کاہلی ہے۔ اوقات بسر کرنے اور کما کر روٹی کھانے کے لئے انسان کو مجبوراً محنت کرنا پڑتی ہے۔ اس کے لئے انہیں ہاتھ پاؤں کی کاہلی چھوڑنی پڑتی ہے۔ مگر جن لوگوں کو روزی کمانے کے لئے محنت مزدوری کی ضرورت نہیں پڑتی وہ اپنے دل کی قوتوں کو کام میں نہیں لاتے بلکہ ان کو بے کار چھوڑ کر نہ صرف ان کو ضائع کر دیتے ہیں بلکہ حیوان صفت بن جاتے ہیں۔

اگر کوئی عارضی ضرورتوں کا منتظر رہے اور اپنی اندرونی دلی قوتوں کو بے کار چھوڑ دے تو وہ سخت کاہل اور وحشی بن جاتا ہے۔ انسان اور حیوان دونوں جاندار ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کی مانند ہیں۔ ان میں فرق صرف عقل کا ہے۔ انسان میں عقل ہوتی ہے مگر حیوانوں میں عقل نہیں ہوتی۔ جو انسان اپنی عقلی قوتوں کو عمل میں نہیں لاتا اور ان کو بے کار چھوڑ کر ضائع کر دیتا ہے اُس میں حیوانی خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ انسانوں کی صفات کو کھو کر پورا حیوان بن جاتا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی اندرونی قوتوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرے اور ان کو بے کار نہ چھوڑ کر اپنے آپ میں حیوانی صفات پیدا نہ کرے۔

سوالِ نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوالِ نمبر 5: سبق ''کاہلی'' کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوالِ نمبر 6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوالِ نمبر 7: ریڈیو کی آواز کم کرنے کے لیے ہمسائے کے نام خط لکھیں۔

جواب: حصہ ''خطوط'' میں موجود ہے۔

یا **راشن ڈپو کے خلاف فوڈ کنٹرولر کے نام درخواست لکھیں۔**

جواب: حصہ ''درخواستیں'' میں موجود ہے۔

سوالِ نمبر 8: ''جس کا کام اسی کو ساجھے'' کے عنوان پر کہانی تحریر کریں۔

جواب: حصہ ''کہانیاں'' میں موجود ہے۔

(یا) دو ہم جماعتوں کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔

جواب: حصہ ''مکالمہ جات'' میں موجود ہے۔

سوالِ نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) آپ کو کہاں جانا ہے؟

(ii) میں نے ریڈیو خریدا۔ (iii) دروازہ بند کرو۔

(iv) اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔ (v) آپے سے باہر ہونا۔

--(یا)-- درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔

(ii) حساب جو جو بخشش سو سو۔

(iii) آخ تھو کھٹے ہیں۔

(iv) آپ آئے بھاگ آئے۔

(v) قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔

Scanned with CamScanner

حل چیپٹروائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 4

حصہ معروضی

سوال نمبر-1(الف) (کثیرالانتخابی سوالات)

.1 خواجہ باسط کے	.2 جرأت کی	.3 جرأت کی
.4 غالب	.5 دلی	.6 مرزا سودا
.7 واہ	.8 برسات کا	.9 ہرے بچھونے
.10 بتوں سے باتوں کی	.11 مخالف	.12 آسان
.13 مہترانی	.14 آلام	.15 خلق

حصہ دوم

سوال نمبر:2 اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم وغزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) میر اور مرزا کے کلام پر دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔کلام "واہ" ہے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طول کھینچا	تکرار لمبی ہوگئی	صاحب کمال	صاحب فن ، نہایت اعلیٰ درجے کے مالک
آہ	روناد ھونا، کلمہ افسوس	واہ	کلمہ تحسین، خوشی کے اظہار کے لیے کلمہ

تشریح: زیر تشریح پیراگراف میں مصنف مولانا محمد حسین آزاد، شعراء کی حس مزاح کے متعلق ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک دن بھارت کے مشہور شہر لکھنو میں میر تقی میر اور مرزا رفیع سودا کی شاعری پر دو آدمیوں میں بحث چھڑ گئی کہ میر تقی میر اور مرزا رفیع سودا میں سے کون اعلیٰ درجے کا شاعر ہے۔ اس بحث میں بات طویل ہوگئی۔ ان میں سے ایک شخص میر تقی میر کا حامی تھا اور دوسرا سودا کا پرستار تھا لیکن ان دونوں میں ایک بات مشترک تھی کہ وہ دونوں افراد خواجہ باسط کے شاگرد تھے۔ جب بحث شدت اختیار کر گئی اور طویل ہوگئی تو مسئلے کا کوئی نہ نکل سکا۔ دونوں اپنی اپنی رائے پر بضد رہے۔ بالآخر وہ دونوں اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لیے باسط کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں تمام بحث کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔

خواجہ باسط نے فریقین کی بحث اور دلائل بڑے غور سے سنے اور کہنے لگے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دونوں شاعر اپنے فن میں بلند مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان میں فرق صرف اتنا ہے کہ میر تقی میر کا کلام "آہ" یعنی غم کی ترجمانی کرتا ہے جبکہ سودا کا کلام "واہ" خوشی اور شادمانی کی ترجمان ہے۔ مثال میں خواجہ باسط نے دونوں کا ایک ایک شعر پڑھ کر سنایا۔

(ب) ایک شاگرد اکثر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روانہ ہوں گا"۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے روزگاری	آمدنی کا ذریعہ نہ ہونا	آزاد مزاجی	اپنی مرضی کا مالک
دوگھڑی	تھوڑی دیر۔ دوپل	غنیمت	قابلِ قدر سمجھنا
رخصت	اجازت لینے	خیر باشد	خیریت ہے

تشریح: یہ تشریح طلب پیراگراف سبق "شاعروں کے لطیفے" سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف مولانا محمد حسین آزاد نے حیدر علی آتش اور اس کے شاگرد کے درمیان ادبی لطیفے کو بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حیدر علی کا ایک شاگرد تھا، جس کا کمائی کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ وہ ہمیشہ اپنی غربت کی شکایت کرتا رہتا تھا۔ وہ روزی کمانے کے لیے کہیں اور جانے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔

حیدر علی ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ دو گھڑی مل بیٹھنے کا موقع ملا ہے، اسے قیمتی اور قابل قدر سمجھو اور جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کر کے یہیں رہو۔ ایک دن شاگرد حیدر علی کے پاس آیا اور کہا جناب اجازت لینے آیا ہوں۔ حیدر علی نے فرمایا خیر تو ہے کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا کل بنارس جا رہا ہوں۔

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر5: سبق "شاعروں کے لطیفے" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر6: نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

downloaded from https://infohubhmssed.com/

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 7: کتابیں منگوانے کے لیے تاجر کتب کے نام خط تحریر کریں۔

جواب: حصہ ''خطوط'' میں موجود ہے۔

یا ہیڈ ماسٹر کے نام حصول سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست تحریر کریں۔

جواب: حصہ ''درخواستیں'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: ''انگور کھٹے ہیں'' کے عنوان پر کہانی تحریر کریں۔

جواب: حصہ ''کہانیاں'' میں موجود ہے۔

(یا) درزی اور گاہک کے درمیان مکالمہ تحریر کریں۔

جواب: حصہ ''مکالمہ جات'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) پانچ پلیٹیں، دس جگ اور ایک گلاس ٹوٹ گیا۔

(ii) عورتوں نے کہا ہم آتے ہیں۔

(iii) یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

(iv) آدمی کا شیطان آدمی ہے۔ (v) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) کم خواب میں ٹاٹ کا پیوند۔

(ii) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ (iii) صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل۔

(iv) باسی کڑھی میں اُبال آیا۔ (v) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

حل چیپٹر وائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 5

حصہ معروضی

سوال نمبر 1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

.1	اوپر	.2	مبتدی	.3	سلیم
.4	کئی برس سے	.5	صبح کے وقت	.6	سبق
.7	نانی	.8	مخمس	.9	نہارہے ہیں
.10	قافیہ	.11	ظاہر	.12	عاقل
.13	چودھرائن	.14	جزائر	.15	حکم

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم وغزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) کئی برس سے اس محلے۔۔۔۔۔۔۔مدرسے میں پڑھتے ہیں۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** نصوح اور سلیم کی گفتگو

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کانوں کان خبر نہیں	کسی کو کچھ معلوم نہیں	کوڑیوں	بیسیوں
واسطہ	تعلق	آوازہ کستے	طعن وطنز کرتے

تشریح: زیر تشریح پیراگراف ڈپٹی نذیر احمد کی کتاب ''توبۃ النصوح'' کے ایک اقتباس ''نصوح اور سلیم کی گفتگو'' سے ماخوذ ہے۔ اس میں مصنف لکھتے ہیں کہ سلیم اپنے باپ نصوح کو اچھی عادات کے مالک اپنے ہم جماعت طلبا کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان لڑکوں کی عادات بڑی عجیب ہیں۔ جب راستے میں کہیں آتے جاتے ہیں تو ہمیشہ اپنی گردن نیچی رکھتے ہیں۔ اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے نظریں جھکا کر چلتے ہیں۔ راستے میں اپنے سے کوئی بڑا مل جائے تو لازمی اسے ادب سے سلام کرتے ہیں چاہے وہ واقف ہو یا نہ ہو۔

حیران کن بات تو یہ ہے کہ وہ ہمارے اس محلے میں کئی سالوں سے رہ رہے ہیں لیکن کسی کو ان کی موجودگی کا کچھ علم نہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ کسی کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بنتے اور نہ ہی کسی کو تنگ کرتے ہیں۔ آج تک انہوں نے کسی کی دل آزاری نہیں کی۔ دوسری طرف ہمارے محلے میں بہت سے نوجوان لڑکے رہتے ہیں ان کی کسی کے ساتھ دوستی نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی کے ساتھ دوستی اور میل ملاپ بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ صرف اور صرف اپنے کام کی دھن میں مصروف رہتے ہیں۔ سلیم اپنے باپ نصوح کو مزید بتاتا ہے کہ یہ اوپر نیچے چار بھائی ہیں۔ مجال ہے کہ اِن بھائیوں میں کسی قسم کا کوئی اختلاف پیدا ہو۔ نہ یہ کسی سے لڑتے ہیں اور نہ جھگڑتے ہیں اور نہ ہی کسی کو گالی دیتے ہیں۔ نہ قسم کھاتے ہیں اور نہ کبھی جھوٹ بولتے ہیں۔ آج تک انہوں نے کسی کو تنگ کیا ہے اور نہ ہی کسی کے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔ یہ چاروں لڑکے ہمارے سکول میں پڑھتے ہیں۔

(ب) میں سیدھا سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔ادب کے ساتھ سلام کیا۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** نصوح اور سلیم کی گفتگو

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دالان	بڑا کمرہ	عمر دراز	لمبی عمر ہو
غیرت	عزت	نہایت	زیادہ

تشریح: زیر تشریح اقتباس میں حضرت بی اور سلیم کے درمیان ہونے والی گفتگو کو بیان کیا گیا کہ بزرگ خاتون نے کس اچھے انداز سے سلیم کی تربیت کی اور سلیم کی زندگی بدل کر رکھ دی۔

Scanned with CamScanner

سلیم اپنے والد کو اپنے ہم جماعت دوست کے گھر میں پیش آنے والے واقعہ کے بارے میں بتاتا ہے کہ جب وہ اپنے دوست کے گھر پہنچا تو سیدھا سامنے برآمدے میں اپنے دوست کے پاس جا بیٹھا۔ اس کی نانی ''حضرت بی'' جائے نماز پر بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھیں۔ حضرت بی نے پڑھنے سے فارغ ہو کر مجھے کہا کہ بیٹا! ''اگرچہ تم نے مجھے سلام نہیں کیا، لیکن میں تمہیں ضرور دعا دوں گی۔ میری دعا ہے کہ تم جیتے رہو، خدا تمہاری عمر دراز کرے اور نیک ہدایت دے۔ جب حضرت بی نے یہ بات کی تو میں شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اُسی وقت اٹھ کر انتہائی ادب و احترام کے ساتھ اُن کو سلام کیا۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: سبق ''نصوح اور سلیم کی گفتگو'' کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حصہ ''خلاصہ جات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: والد صاحب کو خط تحریر کیجیے جس میں انہیں اپنے سالانہ نتیجہ سے آگاہ کیجیے۔

جواب: حصہ ''خطوط'' میں موجود ہے۔

یا صدر معلم کے نام درخواست لکھیے جس میں بیماری کا ذکر کیجیے۔

جواب: حصہ ''درخواستیں'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: ''نادان کی دوستی'' کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: حصہ ''کہانیاں'' میں موجود ہے۔

یا استاد اور شاگرد کے درمیان تاریخ پاکستان کے موضوع پر مکالمہ تحریر کریں۔

جواب: حصہ ''مکالمہ جات'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) ہمیں حج کرنا ہے۔ (ii) دل چاہا تو ضرور آؤں گا۔
(iii) چار چاند لگ جانا۔ (iv) آدمی کا شیطان، آدمی ہے۔
(v) پاک رہو، بے باک رہو۔

--- (یا) --- درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) آپ آئے بھاگ آئے۔
(ii) باسی کڑھی میں اُبال آیا۔ (iii) کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند۔
(iv) بدا چھا بدنام بُرا۔ (v) تخم تاثیر صحبت کا اثر۔

حل چیپٹروائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 6

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

.1	منشی پریم چند	.2	یارانہ	.3	اپنا گھر
.4	قانونی	.5	تھمین	.6	تازیانے
.7	دھنپت رائے	.8	پانچ	.9	دھوئیں
.10	دل	.11	زوال	.12	عسرت
.13	بیوی	.14	سلاطین	.15	مد

انشائی / حصہ اول

سوال نمبر: 2 اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) شیخ جمن کو بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب فیصلہ سنایا۔

حوالہ متن : **سبق کا عنوان:** پنچایت
مصنف کا نام: منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عظیم الشان	شاندار	مسند	کرسی، تخت
حق اور راستی	انصاف اور سچ	مطلق	بالکل

تشریح: تشریح طلب پیراگراف سبق ''پنچایت'' سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف منشی پریم چند بتاتے ہیں کہ شیخ جمن کو اپنی بڑی ذمہ داری کے متعلق محسوس ہوا اور اس کے دل میں خیال آیا کہ میں اس وقت انصاف کرنے کی جگہ پر اس کرسی پر بیٹھا ہوں جو بہت عظیم ہے اور میرا فیصلہ اللہ کے حکم سے مشروط ہے اور اللہ کے حکم میں مجھے اور میری نیت کو بالکل دخل نہیں دینا چاہیے۔

اگر میں نے حق اور انصاف کے راستے کو ذرا بھی پس پشت ڈال دیا تو میں اس دنیا میں اور دین کے لحاظ سے بھی رسوا ہو جاؤں گا۔

(ب) اس کے بعد کئی دن۔۔۔۔۔۔۔۔کرنے نہیں گئے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** پنچایت
مصنف کا نام: منشی پریم چند

Scanned with CamScanner

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
دلیل	منطق	فیصلہ	تصفیہ
التجا	فریاد	پورا بھروسا	کامل اعتماد

تشریح: زیرِ تشریح اقتباس میں مصنف منشی پریم چند لکھتے ہیں کہ جب پنچایت کا دن طے ہوگیا تو شیخ جمن کی بوڑھی خالہ ہاتھ میں لاٹھی لیے قریبی گاؤں میں چکر لگانے لگی۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی کمر جھک گئی تھی اور مانند ایک کمان کے ہوگئی تھی۔ اس سے چلا تو نہیں جاتا تھا، پھر بھی چونکہ اب بات پنچایت تک پہنچ گئی تھی اور جھگڑے کا تصفیہ ہونا ضروری تھا اس لیے اس نے اپنی کوشش سے زیادہ گاؤں والوں سے ملاقاتیں کیں اور اپنی بات ان تک پہنچائی۔

شیخ جمن چونکہ ایک امیر آدمی تھا، ہر کسی کے کام آتا تھا اور ہر کسی کی مدد کرتا تھا وہ اس گھمنڈ میں کسی گاؤں والے کے پاس نہ گیا۔ اُسے اپنی طاقت، اثر ورسوخ بات چیت کرنے کے ڈھنگ پر مکمل بھروسہ اور یقین تھا۔ اسے معلوم تھا کہ پنچایت میں اس کے خلاف کوئی بھی فیصلہ نہیں دے گا۔ اس لیے وہ کسی شخص سے اپنے حق میں تعاون لینے کے لیے نہ گیا اور اپنے ہی گھر میں بیٹھا رہا۔

سوال نمبر4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر5: سبق ''پنچایت'' کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حصہ ''خلاصہ جات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر6: نظم ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر7: اپنے چھوٹے بھائی کے نام اس کی پڑھائی میں عدم دلچسپی کے بارے میں خط لکھیں۔

جواب: حصہ ''خطوط'' میں موجود ہے۔

(یا) ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام ''بھائی کی شادی میں شرکت'' کی درخواست لکھیے۔

جواب: حصہ ''درخواستیں'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر8: سچ کی برکت کے عنوان پر کہانی لکھیے۔

جواب: حصہ ''کہانیاں'' میں موجود ہے۔

(یا) ہوٹل کے منیجر اور گاہک کے درمیان مکالمہ لکھیں۔

جواب: حصہ ''مکالمہ جات'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

(i) ہمیں حج کرنا ہے۔ (ii) میں نے فرحان کو دیکھا۔

(iii) آپ آئے بھاگ آئے۔

(iv) آ بیل مجھے مار۔ (v) کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند۔

مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) خدمت سے عظمت ہے۔

(ii) طویلے کی بلا بندر کے سر۔

(iii) ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

(iv) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ (v) چور کی داڑھی میں تنکا۔

حل چیپٹر وائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 7

حصہ معروضی

سوال نمبر-1(الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1. سکون کے لیے 2. لاہور میں 3. صبح دس بجے
4. للّو 5. ریٹھے 6. اشفاق
7. ساگودانہ 8. علامہ محمد اقبالؒ 9. طیور
10. بھلا کر ترا بھلا ہو گا 11. یقین 12. راز
13. بندی 14. امم 15. ثابت

انشائی/حصہ اوّل

سوال نمبر2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(ب) بی بی جی کا بچہ۔۔۔۔۔۔گستاخ کہیں کی۔ ہوں۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** آرام و سکون

مصنف کا نام: سید امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
بیمار	علیل	نفرت و بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں (کسی کو کوئی قدرت و طاقت حاصل نہیں)	لاحول ولاقوۃ
بے ادب	گستاخ	بدسلیقہ	بدتہذیب

تشریح: ڈراما ''آرام و سکون'' کے اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ

downloaded from https://infohubpmssessed.com/

Scanned with CamScanner

بیمار خاوند آرام کرنے کی کوششیں کر رہا ہے لیکن گھر میں انہیں آرام نہیں مل سکا۔ اس دوران کمرے میں ملازم جھاڑو لے کر آ جاتا ہے اور جھاڑو سے گرد اُڑانے لگتا ہے۔ میاں منع کرتا ہے تو ملازم کہتا ہے کہ بی بی جی کا حکم ہے کہ لازمی جھاڑو دے۔ میاں ڈانٹ ڈپٹ کر کے اسے بھگا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنی بی بی جی سے کہہ دے کہ میاں نے جھاڑو دینے سے منع کر دیا ہے اور جاتے ہوئے دروازہ بھی بند کر کے جا۔ میاں ہائے ہائے کرتا ہے۔ اسی دوران میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور مسلسل بجتی رہتی ہے۔ میاں کسی کو فون سننے کے لیے بلاتا ہے مگر گھنٹی کی آواز کوئی نہیں سن پاتا تو مجبوراً میاں خود ہی فون سننے کے لیے اٹھتا ہے۔ فون پر کوئی عورت اس کی بیوی کے متعلق پوچھتی ہے۔

وہ اس عورت کو جواب دیتا ہے کہ وہ اشفاق بول رہا ہے اور بیگم اشفاق کسی کام میں مشغول ہیں اور کمرے میں نہیں۔ نہ ہی کوئی اور موجود ہے وہ پھر کسی وقت فون کر لے لیکن عورت کہتی ہے کہ وہ اسی وقت اس کی بیوی سے بات کرنا چاہتی ہے۔ میاں نے لاکھ اسے سمجھایا کہ میں بیگم اشفاق کو اس وقت نہیں بلا سکتا کیونکہ میں بیمار ہوں مگر وہ عورت نہیں مانتی۔ اس بات پر میاں چڑ جاتا ہے۔ عورت کو بُری بھلی سنا کر فون بند کر دیتا ہے اور اسے بدتمیز و بدسلیقہ کے القاب سے نوازتا ہے۔

(الف) بیسیوں مرتبہ کہہ چکی ہوں۔۔۔۔۔ضرورت پڑ جاتی ہے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** آرام وسکون

مصنف کا نام: سید امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بیسیوں مرتبہ	کئی مرتبہ	ہاتھ دھو بیٹھو	کھو بیٹھو
خاک اثر	ذرہ بھر	آرام وسکون	آرام کرنا

تشریح: زیرِ تشریح پیراگراف سبق آرام وسکون سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف سید امتیاز علی تاج لکھتے ہیں کہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر صاحب سے کہتی ہیں کہ میں انہیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اپنی مصروفیت کم کریں اور زیادہ کام نہ کیا کریں۔ اگر کام کی زیادتی اور مصروفیت کا یہی حال رہا تو خدانخواستہ صحت جیسی قیمتی نعمت سے محروم ہو جاؤ گے۔ لیکن میری باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتے اور ہمیشہ یہی بات کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ آج کل دفتر میں بہت زیادہ کام ہے اور آرام کے لیے وقت نکالنا ناممکن ہے۔

ہر روز آرام وسکون کے لیے تھوڑا سا وقت نکال لیا جائے تو یہ بہتر ہے۔ اگر آرام کے لیے وقت نہ نکالا جائے تو پھر انسان جب بیمار ہوتا ہے تو بہت زیادہ وقت آرام وسکون کے لیے نکالنا پڑ جاتا ہے۔

سوال نمبر 4: **مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)**

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: **سبق "آرام وسکون" کا خلاصہ لکھیں۔**

جواب: حصہ "خلاصہ جات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: **نظم "پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔**

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: **مکان کی مرمت کے لیے مالک مکان کے نام خط لکھیں۔**

جواب: حصہ "خطوط" میں موجود ہے۔

(یا) ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام "بھائی کی شادی میں شرکت" کی درخواست لکھیے۔

جواب: حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: **دودھ میں پانی کے عنوان (یا) دو بکریاں کے عنوان پر کہانی لکھیے۔**

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: **درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔**

جواب: (i) ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔

(ii) دل چاہا تو آؤں گا۔ (iii) لڑکیوں نے کہا ہم آتے ہیں۔

(iv) باسی کڑھی میں اُبال آیا۔

(v) رات گئی بات گئی۔

--(یا)-- درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

(ii) تخم تاثیر صحبت کا اثر۔

(iii) حساب جو جو بخشش سو سو۔

(iv) ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں، ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں۔

(v) لادوے لدادے لادنے والا ساتھ دے۔

حل چیپٹر وائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 8

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) **(کثیر الانتخابی سوالات)**

1. تجمل   2. رؤف   3. اختر

4. بابا   5. سرخ   6. ڈراما

7. سرمایہ دار   8. ملت کے ساتھ   9. ملتِ اسلامیہ

10. بہار   11. جزا   12. محبت

13. سانس   14. عنادل   15. معدن

Scanned with CamScanner

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) اور آپ کہہ بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** لہو اور قالین

مصنف کا نام: میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اہلیتوں	صلاحیتوں	سوہان روح	جان کو تکلیف دینے والا
شمع	چراغ	جگمگانے	روشن

تشریح: زیر تشریح پیراگراف سبق "لہو اور قالین" سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف میرزا ادیب بیان کرتے ہیں کہ سردار تجمل اختر کی داستان سن کر جب اُسے ڈانٹتا ہے تو اس کے جواب میں اختر تجمل سے کہتا ہے کہ اس کے علاوہ آپ اور کچھ کر بھی نہیں سکتے لیکن اونچی آواز میں چلا کر بولنے سے اصل حقیقت نہیں بدل سکتی۔ آپ نے اپنی امارت اور شخصیت کی نمائش کی خاطر میری ذات اور میرے فن کو استعمال کیا ہے۔ اس بات کا مجھے اس وقت احساس ہوا جب مجھے یوں لگا جیسے میری صلاحیتوں پر برف کی تہ جم گئی ہو گویا میں ادھر مفلوج ہو کر رہ گیا ہوں۔

ان تمام باتوں کو سوچ کر میری روح اور بھی زخمی ہوتی جا رہی ہے اور یہ خیال میرے لیے نہایت تکلیف دہ ہے کہ میری زندگی اور فن کا مقصد آپ کی شخصیت کو جگمگانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آپ نے مجھے اور میرے فن کو استعمال کیا ہے۔

(ب) آپ نے میری حالت کا اندازہ۔۔۔۔۔۔۔۔بے نیاز کر دیا۔

سبق کا عنوان: لہو اور قالین

مصنف کا نام: میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اصرار	ضد	غربت کدے	غریب خانے
وقف	مخصوص	بے نیاز	لاتعلق، بے فکر

تشریح: زیر تشریح پیراگراف سبق "لہو اور قالین" سے لیا گیا کہ۔ اختر تجمل سے کہتا ہے کہ میری طرح کے بے شمار غریب اور کنگال مصور غربت کے دن پورے کر رہے ہیں۔ میں بھی غربت اور مفلسی کی چکی میں پس رہا تھا۔ میری یہ حالت کسی سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔ آپ نے میری اس حالت کا اندازہ لگا لیا کہ مجھ جیسا مجبور انسان با آسانی سے آپ کے کام آ سکتا ہے۔ اس لیے آپ نے بار بار ضد کی کہ میں اپنے خستہ حال گھر سے نکل کر آپ کے پاس آ جاؤں تا کہ عالیشان کمرے میں اطمینان اور سکون کے ساتھ فنِ مصوری کی خدمت کروں۔ میں یہ بات آج بھی تسلیم کر رہا ہوں کہ اور فن مصوری کے لیے وہ کمرا مجھے عنایت فرمایا جس میں لکھائی پڑھائی کا سامان مکمل موجود تھا اور وہ کمرا خوبصورتی میں بھی بے مثل تھا۔ مزید یہ کہ آپ نے میرا مکمل خیال رکھا اور ہر لحاظ سے میری امداد کی۔

ایک وقت تھا کہ ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کی خاطر میرے پاس کچھ نہ تھا لیکن آپ کے ہاں میری تمام ضروریات با آسانی پوری ہونے لگیں۔ میں ہر قسم کی معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر فن کی خدمت میں مصروف ہو گیا اور فن مصوری میں کمال حاصل کیا۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: سبق "لہو اور قالین" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حصہ "خلاصہ جات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: اپنی خالہ کے نام خط لکھیے جس میں یہ بتائیے کہ آپ نے مکان بدل لیا ہے اور آپ کے نئے محلے دار کیسے ہیں۔

جواب: حصہ "خطوط" میں موجود ہے۔

(یا) اپنے مدرسے کے ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے نام ضروری کام کے لیے چھٹی کی درخواست لکھیے۔

جواب: حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: "ایسے کو تیسا" کے عنوان (یا) "بے وقوف کچھوا" کے عنوان پر کہانی لکھیے۔

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

(i) عورتوں نے کہا ہم آتے ہیں۔ (ii) چار چاند لگ جانا۔

(iii) سامان، مکانات اور دکانیں سب کچھ جل گیا۔

(iv) بوڑھی گھوڑی لال لگام۔

(v) جتنی چادر دیکھئے اتنے پاؤں پھیلائیے۔

Scanned with CamScanner

مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کیجئے۔

(i) باسی کڑھی میں ابال آیا۔
(ii) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔
(iii) تخم تاثیر صحبت کا اثر۔
(iv) قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔
(v) پاک رہو بے باک رہو۔

حل چیپٹروائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 9

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1. منشی صاحب	2. گارڈ صاحب سے	3. گیارہ بجے
4. مرزا الم نشرح	5. جملہ مضامین	6. ہوا
7. رتی برابر	8. شاخ بریدہ سے	9. غزل گوئی سے
10. تیس ہزار	11. حاضر	13. داستان
13. پارس	14. ہدایات	15. قطب

انشائی / حصہ اول

سوال نمبر:2 اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) مجھے بھی تعجب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔آئندہ سال سہی۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تعجب	حیرت	ممتحنوں	پرچہ جانچنے والے
اشک شوئی	آنسو پونچھنا	فرصت	فراغت

تشریح: زیر تشریح اقتباس سبق ''امتحان'' سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف فرحت اللہ بیگ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی حیران تھا کہ میرے پرچے اتنے برے نہیں ہوئے تھے۔ میں نے جوابات والد صاحب کو بھی سنائے تھے۔ انہوں نے میری بہت تعریف کی تھی اور ممتحنوں کو برا بھلا کہا۔ میری حوصلہ افزائی کی اور میرے آنسو پونچھے اور کہا بیٹا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آئندہ سال امتحان دے دینا۔ آخر کب تک بے ایمانی چلے گی۔ آخر ایک دن تم کامیاب ہو ہی جاؤ گے۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مجھے ایک سال کی فرصت مل گئی۔

(ب) بعض وقت والد۔۔۔۔۔۔۔کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نقشہ کھینچ کر	خاکہ اُتار کر	سکہ بٹھا	دھاک بٹھانا، رعب جمنا
شبانہ روز	دن رات	قابل	اہل

تشریح: زیر تشریح عبارت میں مرزا فرحت اللہ بیگ بیان کرتا ہے کہ اس نے اپنے والدین پر یہ ظاہر کر دیا کہ وہ اپنی ہر ممکن کوشش سے امتحان میں پاس ہونے کے لیے محنت کر رہا ہے۔ بعض دفعہ اس کی محنت دیکھ کر والدین کہتے کہ وہ اتنی محنت نہ کرے ورنہ بیمار ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ محنت اور زمانے کی ترقی کا ایسا نمونہ تیار کرتا کہ والدین بہت خوش ہوتے اور اپنے بیٹے کی مسلسل شب و روز محنت پر فخر کرتے۔ خُدا خُدا کر کے ایک مشکل تو آسان ہوئی لیکن پھر امتحان قریب آ گئے۔ چونکہ طالب علم پڑھائی کا صرف بہانہ کرتا تھا اس لیے اس کو ایک لفظ بھی نہیں آتا تھا لہٰذا اس نے اپنے والدین کو ٹالنے کی کوشش کی اور کہا کہ ابھی وہ امتحان کے لیے تیار نہیں ہے لیکن لا کلاس میں مسلسل حاضری اور دن رات کی محنت نے والدین کے دلوں پر سکہ بٹھا رکھا تھا۔ اُن کو اپنے بیٹے کی محنت پر پورا یقین تھا اس لیے انہوں نے اپنے بیٹے کو امتحان میں شامل ہونے کے لیے کہا۔

آخر کار مصنف نے والدین پر اپنے رعب کو قائم رکھنے کے لیے اور اپنے آپ کو گھر والوں کی ڈانٹ اور طعنوں سے بچانے کے لیے کہہ دیا اگر وہ فیل ہو گیا تو یہ اس کی ذمہ داری نہ ہو گی کیونکہ وہ اتنی محنت کرنے کے باوجود بھی اپنے آپ کو امتحان میں بیٹھنے کے قابل نہیں سمجھتا تھا لیکن مصنف کے والد محترم مسکرا کر گویا ہوئے کہ امتحان سے گھبرانے کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ جب رات دن محنت کی ہے تو امتحان دے دو۔ اللہ بہتر کرے گا۔ کامیابی و ناکامی تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: سبق ''امتحان'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 6: نظم "حمد" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: اپنے دوست کے نام خط لکھ کر اسے اپنے ہاں موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کی دعوت دیں۔

(یا) ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیے۔

جواب: حصہ خطوط اور حصہ درخواستیں میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: انصاف کے عنوان (یا) عادت کی خرابی کے عنوان پر کہانی لکھیے۔

جواب: حصہ کہانیاں میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔

(ii) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

(iii) وہ تو ہمیشہ بے پر کی اڑاتی ہے۔

(iv) یہ میز پرانی ہو چکی ہے۔ (v) میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔

--(یا)-- درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) پاک رہو بے باک رہو۔

(ii) زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔

(iii) قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔

(iv) خدمت سے عظمت ہے۔ (v) الٹے بانس بریلی کو۔

حل چیپٹر وائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 10

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1.	آووزاری کی	2.	بلبل	3.	کھنڈروں
4.	ہاتھی	5.	افسانہ نگار	6.	ڈیڑھ فٹ
7.	ہو ہو کا	8.	حمد	9.	امیر مینائی
10.	مطلع	11.	شریف	13.	سنارن
13.	اشعار	14.	باب	15.	نقول

انشائی / حصہ اول

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) بلبل کے گانے کی وجہ ------------ اسے خاموش کرا سکتے ہیں۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خانگی زندگی	گھریلو زندگی	غمگین	اداس
موسیقار	سُر بنانے والے	محظوظ ہونا	لطف اٹھانا

تشریح: اس تشریح طلب اقتباس میں ڈاکٹر شفیق الرحمان بلبل کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ بلبل پروں سمیت محض چند انچ لمبی ہوتی ہے۔ بلبل کے بارے میں ماہرین کا خیال ہے کہ بلبل کی اپنی خانگی اور نجی زندگی بہت ہی اداس زندگی ہے۔ اس کی یہ اداسی اور غم سے بھری زندگی اس کے غم بھرے سریلے گیتوں کی اصل وجہ ہے۔ اس اداسی اور غم کی وجہ سے یہ ہر وقت سریلے گیتوں کی صورت میں فریاد کرتی رہتی ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ بلبل ہمیں خوش کرنے کے لیے گاتی ہے۔ ان کی یہ رائے بالکل غلط ہے۔ وہ ہمیں خوش کرنے کے لیے نہیں گاتی۔ اس کے اپنے غم اور پریشانیاں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ بلبل پکے راگ گاتی ہے یا کچے اس کا فیصلہ تو کوئی موسیقار ہی کر سکتا ہے۔

ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ اس کے راگ کچے ہیں یا پکے کم از کم وہ ہمارے بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے۔ ہمارے موسیقار تو گھنٹوں تک آواز کے اتار چڑھاؤ کی مشق کرتے رہتے ہیں۔ لیکن بلبل اس مشق سے لاتعلق ہو کر گاتی ہے۔ اگر ہمارے موسیقار بے سرے ہو جائیں تو مختلف بہانے بنانے شروع کر دیتے ہیں۔ آج گلا خراب ہے۔ ساز والے نکمے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر بلبل بے سری ہو جائے تو وہ ہمارے موسیقاروں کی طرح بہانے نہیں کرتی۔ آپ اس کے گیتوں سے تنگ آ جائیں تو اسے آسانی سے خاموش کرا سکتے ہیں۔ اسے اڑا دیں وہ خاموش ہو جائے گی لیکن موسیقاروں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔

(ب) کوا اور باورچی خانے کے پاس ---- کہیں سے آ جاتے ہیں۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مسرور	خوش	لحظے	لمحے
دفعتاً	اچانک	حسین	خوب صورت

Scanned with CamScanner

تشریح: زیرِ تشریح پیراگراف میں مصنف بڑے مزاحیہ انداز میں کوّے کی عادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کوّے کے رہن سہن کے طریقے دوسرے پرندوں سے مختلف ہیں۔ وہ اس طرح کہ کوّا باورچی خانے قریب قریب رہنا عموماً پسند کرتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ باورچی خانے کے نزدیک گری پڑی اشیا اسے کھانے کے لیے آسانی سے مل جاتی ہیں۔ وہ ہر لمحے باورچی خانے سے مالکن کو غافل پا کر کوئی نہ کوئی چیز جھپٹ کر لے جاتا ہے اور راستے میں اپنے دوستوں یا اپنے بچوں کو اُن کے گھونسلوں میں پہنچا آتا ہے۔ اس عمل کے بعد پھر وہ نئی چیز اٹھانے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔

کوّا جب درخت پر بیٹھتا ہے تو وہ مختلف قسم کی سوچوں میں گم ہو جاتا ہے کہ زندگی کس قدر خوبصورت ہے۔ یہی زندگی کا اصل مزہ ہے کہ روزانہ نئے کھانے کھائے جائیں۔ مختلف لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہونے کی جستجو اسے اُڑنے پر مجبور کرتی۔ اگر کہیں قریب یا دور کے کسی علاقے میں بندوق چلنے کی ذرا سی بھی آواز سنائی دے تو کوّے اسے اپنی ذاتی توہین سمجھتے ہیں۔ بطور احتجاج کائیں کائیں کرتے ہوئے اُن کی پوری برادری جمع ہو جاتی ہے۔ جب یہ کوّے لاکھوں کی تعداد میں اکٹھے شور مچاتے ہیں تو بندوق چلانے والا اس قدر اپنے کیے پر شرمندہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے کیے پر شرمندگی کا احساس کئی مہینوں تک ہوتا رہتا ہے اور وہ افسوس کرتا رہتا ہے کہ اس نے بندوق چلانے کی غلطی کیوں کی تھی۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: سبق ''ملکی پرندے اور دوسرے جانور'' کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: نظم ''برسات کی بہاریں'' کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: کسی فیکٹری کے منیجر کے نام خط لکھ کر فیکٹری دیکھنے کی اجازت طلب کیجیے۔

(یا) اپنی بہن کے نام ایک خط لکھیے جس میں کسی تاریخی عمارت کی سیر کا حال لکھیے۔

جواب: حصہ ''خطوط'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: ''کوّے کا انتقام'' **(یا)**

''سچ کی برکت'' کے عنوان پر کہانی لکھیے۔

جواب: حصہ ''کہانیاں'' میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) یہ میز پرانی ہو چکی ہے۔

(ii) عثمان نے فرحان کو دیکھا۔ (iii) باسی کڑھی میں اُبال آیا۔

(iv) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ (v) آدمی کا شیطان آدمی ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) بوڑھی گھوڑی لال لگام۔

(ii) غریب کی جورو سب کی بھابی۔ (iii) رات گئی بات گئی۔

(iv) صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل۔ (v) چور کی داڑھی میں تنکا۔

حل چیپٹر وائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 11

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) **(کثیر الانتخابی سوالات)**

1.	امیرانہ	2.	نا مولود	3.	چائے کی
4.	محبت کی	5.	بیڈمنٹن کھیلنا اور ٹی وی دیکھنا	6.	سادگی اور مزاج
7.	دوا یکڑ	8.	اتحاد و قومی یک جہتی کا	9.	کٹی شاخ
10.	میر تقی میر کے	11.	بُعد	13.	آرزو
13.	تنبولن	14.	اقالیم	15.	امثال

انشائی / حصہ اول

سوال نمبر 2: **اشعار کی تشریح:** **(حصہ نظم)**

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) سلیم کان پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ماسٹر جی کا کیا بنا؟''

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** قدر ایاز

مصنف کا نام: کرنل محمد خاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کان پر ہاتھ رکھنا	توبہ توبہ کہنا	بے چارے	بے بس، مجبور
مویشیوں	جانور، مویشی کی جمع	ناخوش	ناراض

تشریح: زیرِ تشریح اقتباس سبق ''قدر ایاز'' سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف کرنل محمد خان لکھتے ہیں کہ سلیم نے جب دیہاتی زندگی کے متعلق سنا تو اُس نے اپنے کان پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتی

زندگی سے بچائے اور کتنا بہتر ہوا کہ آپ ابا جان فوج میں آ گئے اور دیہاتی زندگی سے ہم بچ گئے۔ ورنہ ہم بھی چھوٹے چودھری کی طرح گاؤں کے اندر جانوروں کے ساتھ سوئے ہوئے ہوتے اور نہانے کے لیے مسجد کے غسل خانوں کو استعمال کرتے۔

ابا جان بولے لیکن جو چھوٹا چودھری تھا وہ دیہاتی زندگی سے بہت خوش تھا اور شہر کی زندگی کو پسند نہیں کرتا تھا۔ مگر ابا جان اس استاد صاحب کے متعلق سوچیں کہ اس کا کیا ہوا ہوگا؟

(ب) سلیم میری بات پوری۔۔۔۔۔۔۔۔مزاج تھے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** قدرِ ایاز

مصنف کا نام: کرنل محمد خاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پتلون پوش	پتلون پہننے والا	خوش مزاج	اچھے مزاج والا
خال خال	کم کم	رشک	کسی کی طرح کی خواہش کرنا

تشریح: زیرِ تشریح پیراگراف میں مصنف کہتے ہیں کہ سلیم میاں اور علی بخش کو باتوں باتوں میں ایک دیہاتی کا قصہ سنانے لگا کہ ایک دیہاتی لڑکا تھا، جو اپنے گاؤں میں پرائمری سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہوگیا۔ گاؤں میں تو وہ ایک چھوٹا موٹا چودھری یا چودھری کا بیٹا تھا مگر تھا خالصتاً دیہاتی۔ وہ پہلے دن ننگے سر پر صافہ باندھ کر، بدن پر کُرتا اور تہمد اور پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا پہن کر سکول چلا گیا۔ ماسٹر صاحب نے اُسے شلوار پہننے کو کہا تو دھیمی آواز سے پنجابی لہجے میں بولا: شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں۔ سلیم میاں یہ سن کر خوب ہنسے اور مذاق بنایا کہ وہ واقعی سچ مچ دیہاتی تھا۔ مگر ابا جان! وہ پتلون کیوں نہیں پہنتا تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ بیٹا چالیس سال پہلے پتلون پہننے کا رواج نہیں تھا۔ اگر ان دنوں ماسٹر جی خود بھی پتلون پہن لیتے تو شہر کے کتے انھیں ولایت پہنچا آتے۔

سلیم میاں میری بات کو پوری طرح سمجھے بغیر ہنس پڑے یعنی بات کی گہرائی تک پہنچے بغیر ہی محظوظ ہو رہے تھے جب کہ علی بخش میری بات کو پوری طرح سمجھ کر مسکرا رہے تھے یعنی بات کی گہرائی تک پہنچ کر لطف اندوز ہو رہے تھے۔ میں دیہاتی لڑکے کے قصے کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید پتلون کے بارے میں بتانے لگا کہ اُس دور میں پورے سکول میں صرف ایک سیکنڈ ہیڈ ماسٹر صاحب تھے جو انگریزی سوٹ پہنتے تھے۔ ان دنوں انگریزی سوٹ پہننا بھی بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔ لڑکے انھیں "جنٹل مین" کہا کرتے تھے۔ انھوں نے لاہور جیسے بڑے شہر میں تعلیم حاصل کی تھی اور لاہور ہی کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنی گفتگو کے دوران ہر جملے میں دو تین لفظ انگریزی زبان کے استعمال کرتے تھے۔ اس لیے لڑکے اُن سے بہت متاثر تھے اور انھیں رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کی انگریزی دانی پر فدا تھے۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

نوٹ: جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: سبق "قدرِ ایاز" کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: نظم "پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ" کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیں۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: ناراض دوست کو منانے کے لیے خط لکھیں۔

جواب: حصہ "خطوط" میں موجود ہے۔

(یا) ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس / پرنسپل کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیں۔

جواب: حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: "نا اتفاقی کا انجام" (یا)

"نیبو نچوڑ" کے عنوان پر کہانی لکھیں۔

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

(ii) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

(iii) جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔

(iv) آپ آئے بھاگ آئے۔ (v) بدا چھا بدنام برا۔

۔۔(یا)۔۔ درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) بوڑھی گھوڑی لال لگام۔

(ii) بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

(iii) پاک رہو بے باک رہو۔

(iv) کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند۔

(v) تخمِ تاثیر صحبت کا اثر۔

downloaded from: https://foipunjabpost.com/

Scanned with CamScanner

حل چیپٹر وائز

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 12

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1. اجنبی	2. اہم فون نمبرز پر	3. تمام
4. جہالت	5. علم کی روشنی	6. تمام کا
7. ہر آنکھ	8. خاکِ مدینہ	9. شراب
10. آلام	11. برکت	13. خان
13. راحت، مسرت	14. تاخیر	15. ایبٹ آباد میں

انشائی / حصہ اول

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) یاد رکھیے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بچ سکتے ہیں۔

سبق کا عنوان: ''حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں''

مصنف کا نام: ''پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور''

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سیکورٹی	حفاظت	متعین	مقرر
غفلت	لاپرواہی	حادثات	حادثہ کی جمع

تشریح: زیرِ تشریح پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ بی جان نے اجتماع سے گفتگو کرتے ہوئے آخری بات یہ بیان کی کہ اگر آپ کسی جگہ لوگوں کو سیکورٹی پر مقرر دیکھیں اور وہ اپنا فرض ایمانداری سے ادا نہ کر رہے ہوں تو ان کے علم میں یہ بات ضرور لائیں، ان کو اس بات سے منع کریں اور ان کی غفلت اور لاپرواہی سے جو آئندہ حادثات پیش آ سکتے ہیں، ان کا انھیں احساس دلائیں۔ ایسے ذمہ داروں کی غفلت کی اطلاع ان کے افسران کو ضرور دینی چاہیے تاکہ کوئی خوفناک حادثہ یا سانحہ رونما نہ ہو جائے۔

اگر ہم ان اقدامات پر عمل کرتے رہے تو محلے، قصبے اور ٹاؤن کی سطح پر ہم دہشت گردی کی اس بیماری کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

(ب) ایک دن وہ اپنے کمرے۔۔۔۔۔۔۔۔ اشکبار نہ ہوئی۔

سبق کا عنوان: ''حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں''

مصنف کا نام: ''پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور''

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آرام دہ	آرام دینے والی	مصروف	کام میں لگا ہوا
معصوم	بے گناہ	گارڈز	محافظ، رکھوالے

تشریح: تشریح طلب اقتباس میں بتایا گیا ہے کہ بی جان ایک دن اپنے کمرے میں ایک آرام و سکون دینے والی کرسی پر تشریف فرما تھیں کہ ٹیلی وژن پر دہشت گردی کے اس واقعہ کی تفصیلات آنا شروع ہوئیں جو دن کے وقت پشاور کے آرمی پبلک سکول میں ہوا تھا۔

اس دہشت گرد حملہ میں ڈیڑھ سو کے قریب طلبا اور اساتذہ شہید ہوئے تھے۔ خبر ایسی افسوس ناک تھی کہ پاکستان کیا ساری دنیا کے امن پسند لوگ پریشان ہو گئے اور ہر انسان کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔

سوال نمبر 4: مختصر جواب دیں (کوئی سے پانچ)

(i) سبق ''حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو'' میں کس کا واقعہ سنایا گیا ہے؟

جواب: سبق میں ایک بہادر ماں ''بی جان'' کا واقعہ سنایا گیا ہے۔

(ii) بی جان بہادر کیوں تھیں؟

جواب: بی جان ایک شہید کی بیٹی، شہید کی بیوی اور شہید کی ماں تھیں اس لیے بہادر اور جرأت مند تھیں۔

(iii) بی جان کی ایک خوبی بیان کریں۔

جواب: بی جان ہمیشہ پرعزم رہتیں وہ بڑی جرأت مند اور دلیر تھیں۔

(iv) قصبے میں بی جان کی حیثیت کیا تھی؟

جواب: قصبے میں بی جان کی بڑی اہمیت تھی ہر کوئی چھوٹا بڑا ان کی عزت کرتا اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

(v) سانحہ پشاور کب ہوا؟

جواب: سانحہ پشاور 16 دسمبر 2014ء کو پیش آیا۔

(vi) سانحہ پشاور میں کتنا جانی نقصان ہوا تھا؟

جواب: سانحہ پشاور میں ڈیڑھ سو کے لگ بھگ طالب علم، اساتذہ اور گارڈز شہید ہوئے تھے۔

(vii) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

جواب: طوطی و بلبل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ہی ہر وقت ان کی زبان پر رہتا ہے۔

(viii) شاعر اضطراب کی حالت میں کیا کرتا ہے؟

جواب: شاعر اضطراب کی حالت میں اپنے محبوب کے در پر جاتا ہے۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں۔

''حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کہ دور نہیں''

جواب: حصہ خلاصہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

download from https://infohubhmsessed.com/

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 6: نظم ''حمد'' کا مرکزی خیال یا خلاصہ لکھیے۔

جواب: حصہ نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7: چھوٹے بھائی کے نام پڑھائی کی طرف توجہ دلانے کے لیے خط لکھیں

جواب: اس سوال کا جواب حصہ خطوط میں موجود ہے۔

(یا) ہیڈ ماسٹر کو اپنی بیماری کی درخواست لکھیں۔

جواب: اس سوال کا جواب حصہ درخواستیں میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: دو ہم جماعت کے درمیان پڑھائی کے موضوع پر مکالمہ لکھیے۔

جواب: اس سوال کا جواب حصہ مکالمہ جات میں موجود ہے۔

(یا) ''اتفاق میں برکت'' کہانی لکھیے۔

جواب: اس سوال کا جواب حصہ کہانیاں میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے۔

جواب: (i) میرے ابو دفتر سے لوٹ آئے ہیں۔
(ii) آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔
(iii) صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔ (iv) عید کے پیچھے ٹرو۔
(v) قاضی کے چوہے بھی سیانے ہوتے ہیں۔

۔۔(یا)۔۔ درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

جواب: (i) آ بیل مجھے مار۔ (ii) بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
(iii) حساب جو جو بخشش سو سو۔ (iv) بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔
(v) جتنی چادر دیکھیے اتنے پاؤں پھیلایئے۔

حل فرسٹ ہاف بُک ٹیسٹ

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 13

حصہ معروضی

سوال نمبر 1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1.	امانتیں	2.	مولانا الطاف حسین حالی	3.	بے کار
4.	خواجہ باسط کے	5.	مبتدی	6.	منشی پریم چند
7.	سلیم	8.	حمد	9.	آبرو
10.	میر تقی میر	11.	نفاق	13.	امت
13.	کمھارن	14.	عقل مند	15.	رقوم

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) تشریف آوری کی خبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساتھ واپس چلے آتے۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
مصنف کا نام: شبلی نعمانیؒ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تشریف آوری	آمد، آنا	ہمہ تن	پوری طرح
تڑکے سے	صبح سویرے سے	حسرت	ارمان، کسی چیز کے نہ ملنے کی کسک

تشریح: یہ اقتباس سبق ''ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ'' کا آخری اقتباس ہے۔ اس اقتباس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل اہل مدینہ کا والہانہ جوش بیان کیا گیا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کے لیے روانہ ہوئے۔ اس بات کی اطلاع اہل مدینہ کو پہنچ چکی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ پورا شہر مدینہ مکمل تیاری اور توجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے راستے میں آنکھیں بچھائے ہوئے استقبال کے لیے تیار تھا۔ اہل مدینہ کی بے تابی کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے وجود کا ذرہ ذرہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدار کے لیے تڑپ رہا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہر طرف یہ صدائیں بلند کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہمارے ہاں تشریف لا رہے ہیں۔

اہل مدینہ ہر روز صبح سویرے اپنے گھروں سے نکلتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کا انتظار کرتے رہتے۔ یہ لوگ روزانہ صبح سویرے شہر مدینہ سے باہر نکل کر اکٹھے ہو جاتے اور دوپہر تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کا انتظار کرتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھنے کی حسرت لیے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے۔ ایک دن اہل مدینہ اپنے گھروں کو جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے اپنے قلعے سے دور سے دھول اڑتی دیکھی تو اس نے با آواز بلند پکارا: اے عرب کے رہنے والو! جس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا تم انتظار کر رہے ہو، وہ تشریف لا چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی پورا شہر یثرب [illegible] کے نعروں سے گونج اٹھا۔

(الف) منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُنھوں نے مجھ کو اندر بلا لیا۔

Scanned with CamScanner

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** نصوح اور سلیم کی گفتگو
مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آموختہ	پڑھا ہوا سبق	ناخوش	ناراض
بہ سرو چشم	بڑی خوشی سے، سر آنکھوں پر	کم بخت	بدنصیب

تشریح: یہ پیراگراف ڈپٹی نذیر احمد کی مشہور کتاب "توبۃ النصوح" کے ایک اقتباس "نصوح اور سلیم کی گفتگو" سے لیا گیا ہے۔ اس میں سلیم اپنے باپ نصوح کو بتاتا ہے کہ وہ اپنے محلے کے چاروں لڑکوں کی صحبت میں رہ کر بڑا متاثر ہوا۔ ان میں سے درمیان والا بھائی میری جماعت میں پڑھتا ہے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ مجھے سبق یاد نہیں تھا۔ مولوی صاحب نے بہت ڈانٹا اور بہت ناراض ہوئے۔ پھر اس لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے کہنے لگے: کم بخت لڑکے! تمہارا اور اس کا گھر قریب قریب ہے۔ "تمہیں چاہیے کہ اس کے پاس جا کر سبق یاد کر لیا کرو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے؟ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ یہ بچہ آپ کو سبق یاد کروا دیا کرے گا۔

مولوی صاحب کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے میں نے اپنے اس ہم جماعت سے بڑے ہی ادب سے پوچھا کہ بھائی جان! اگر کل سے سبق یاد کرنے کی خاطر میں آپ کے گھر آ جایا کروں تو کیا آپ اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت نکال کر مجھے میرا سبق یاد کروا دیا کریں گے؟ اس لڑکے نے میری بات سنتے ہی فوراً کہا: جناب! آپ فکر نہ کریں، آپ میرے گھر تشریف لے آنا میں بڑی خوشی سے تمہیں تمہارا سبق یاد کروا دیا کروں گا۔ اُس سے اگلے دن میں اس کے گھر چلا گیا۔ باہر کھڑے ہو کر میں نے جیسے آواز دی تو اُس نے میری آواز سنتے ہی مجھے گھر کے اندر بلا لیا۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

نوٹ: آخر پر جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(ب) شاعروں کے لطیفے

جواب: آخر پر حصہ خلاصہ جات میں موجود ہے۔

سوال نمبر 6: نظم "نعت" کا خلاصہ یا مرکزی خیال لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: آخر پر حصہ نظموں کے خلاصہ جات اور مرکزی خیال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 7: اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اُس کو دل لگا کر پڑھنے کی تلقین کی گئی ہو۔ (یا)

پوسٹ ماسٹر کے نام درخواست لکھیے جس میں محلے میں ڈاک کی ناقص تقسیم کی شکایت لکھیے۔

جواب: آخر پر حصہ خطوط اور حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: "جس کا کام اسی کو ساجھے" کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔

یا "مریض اور ڈاکٹر" کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔

جواب: حصہ "مکالمہ جات" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے:

(i) دروازہ بند کرو۔
(ii) میں نے کتاب پڑھنی ہے۔
(iii) طبیعت نے چاہا تو چلا جاؤں گا۔
(iv) آب و دانہ اٹھنا۔ (v) جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ **(یا)**

درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کیجیے۔

(i) الٹے بانس <u>بریلی کو</u>
(ii) سوت نہ کپاس <u>جولاہے سے لٹھم لٹھا</u>
(iii) حساب جو جو <u>بخشش سو سو</u>
(iv) ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں <u>ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں</u>
(v) یہاں کا باوا <u>آدم ہی نرالا ہے</u>

حل سیکنڈ ہاف بُک ٹیسٹ

اپ ٹو ڈیٹ ماڈل پیپر 14

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) **(کثیر الانتخابی سوالات)**

.1	صبح دس بجے	.2	تجمل	.3	گارڈ صاحب نے
.4	ہاتھی	.5	چائے کی	.6	نومولود
.7	ایبٹ آباد	.8	16 دسمبر 2014ء	.9	آرام
.10	امیری	.11	سبق	.12	حکام
.13	خانم	.14	کاٹنا	.15	ولی محمد

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر 2: اشعار کی تشریح: (حصہ نظم)

جواب: اشعار کی تشریح حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ساری دنیا کا ورد سمایا ہوا ہے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** لِہو اور قالین
مصنف کا نام: میرزا اَدیب

downloaded from https://

Scanned with CamScanner

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سلوک	برتاؤ	اونچے درجے کے	نہایت اعلیٰ
پہلو	گود، آغوش	درد سمایا ہوا	دکھ درد موجود ہے

تشریح: تشریح طلب پیراگراف سبق "لہو اور قالین" سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف بتاتے ہیں کہ اختر تجمل کو بتاتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ میں آپ کے حسنِ سلوک سے بے حد متاثر ہوا تھا اور میرے دل میں آپ کی اس قدر عظمت تھی کہ میں آپ کو بہت اونچے درجے کا انسان سمجھنے لگا تھا کیونکہ آپ نے میرے ساتھ جو فیاضانہ سلوک کیا تھا اس کا میری ذات پر انتہائی گہرا اثر ہوا۔

میں مسلسل یہ بات سوچتا رہتا تھا کہ ایک دولت مند انسان ہونے کے باوجود آپ کا سینے میں ایک ایسا دل دھڑکتا ہے جو انسانیت کی سرپرستی اور خدمت کرتا ہے۔ آپ کے دل میں مخلوقِ خدا کے لیے ہمدردی اور پیار بھرا ہوا ہے۔ مصائب کے شکار لوگوں کے لیے آپ ایک مضبوط پناہ گاہ ہیں۔ اسی لیے آپ مجھ جیسے کمزور انسان کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

(ب) جب دوسروں سے مدد ملنے کی ....والے بڑے زور سے لکھ رہے ہیں۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
توقع منقطع ہوئی	امید ختم ہوگئی	دریافت کیا	پوچھا
معلوم	علم ہونا	برابر والے	ساتھ بیٹھے ہوئے

تشریح: تشریح طلب پیراگراف میں مصنف "مرزا فرحت اللہ بیگ" لکھتے ہیں کہ امتحان کے لیے میری ذرا برابر بھی تیاری نہ تھی۔ دوسروں سے مدد ملنے کی اُمید پر میں بروقت امتحانی ہال میں پہنچ گیا اور ٹھیک دس بجے پرچہ شروع ہوگیا۔ بار بار سوالیہ پرچہ پڑھنے کے باوجود مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے؟ بالآخر گارڈ کی رہنمائی سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ پرچہ "اُصول قانون" کا ہے۔ چنانچہ قریب بیٹھے طلبہ سے جوابات پوچھنے کی کوشش کی لیکن گارڈ میرے سر پر سوار ہوگیا۔ دوسروں سے پوچھنا تو بڑی دور کی بات ہے اُس نے تو مجھے سر بھی ہلانے نہیں دیا۔ جب دوسروں سے مدد ملنے کی اُمید دم توڑ گئی تو میرے دل میں یہ سوچ آئی کہ نگران صاحب سے پوچھ لینا چاہیے شاید اسے رحم آجائے اور میری کامیابی کا باب کھل جائے۔ میں اپنے کانپتے ہوئے وجود کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا ہوگیا۔ نگران فوراً میرے پاس آیا۔ میں نے مدد کی درخواست کی۔ وہ مسکرایا اور کہنے لگا: بیٹا! میں تو اِن پڑھ ہوں، مجھے قانون کا کچھ پتا نہیں۔ میں آپ کی مدد ضرور کرتا لیکن مجھے کسی سوال کا جواب نہیں آتا۔ میری یہ کوشش بھی رائیگاں گئی۔

چنانچہ میں نے فوراً اپنی ترکش کا آخری تیر داغ دیا کہ حضور والا! اگر آپ محسوس نہ فرمائیں تو قریب بیٹھے کسی ذہین طالب علم سے پوچھ پوچھ کر میرا پرچہ حل کروا دیجیے اور نہیں تو یہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے اُمیدوار کو مکمل پرچہ آتا ہے۔ اس سے دیکھ کر میرا پرچہ حل کروا دیں۔ یہ تو مسلسل لکھتا ہی جا رہا ہے، لگتا ہے کہ اسے مکمل پیپر آتا ہے۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

نوٹ: آخر پر جواب حصہ مختصر سوالات کے جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) آرام و سکون **(ب)** ملکی پرندے اور دوسرے جانور

جواب: آخر پر حصہ خلاصہ جات میں موجود ہے۔

سوال نمبر 6: نظم "برسات کی بہاریں" کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھئے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: آخر پر حصہ نظموں کے خلاصہ جات اور مرکزی خیال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 7: اپنی آپا کے نام خط لکھئے کہ وہ دسمبر کی چھٹیوں میں آپ کے ہاں آئیں اور تعطیلات اکٹھے گزاریں۔ -یا-

ہیلتھ آفیسر کے نام صفائی کی درخواست لکھئے۔

جواب: آخر پر حصہ خطوط اور حصہ "درخواستیں" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 8: "گیدڑ کی مکاری" کے عنوان سے کہانی تحریر کیجئے۔

جواب: حصہ "کہانیاں" میں موجود ہے۔

-یا- درزی خانے میں گاہک اور درزی کے درمیان مکالمہ لکھئے۔

جواب: حصہ "مکالمہ جات" میں موجود ہے۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے: (5)

(i) میں نے یہ نہیں کیا تھا۔ (ii) عثمان نے شاگرد کو پڑھایا۔

(iii) ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔

(iv) سبز باغ دکھانا۔ (v) عید کا چاند ہونا۔

درج ذیل ضرب الامثال/محاورات کی تکمیل کیجئے۔ (5)

(i) باسی کڑھی میں اُبال آیا

(ii) غریب کی جورو سب کی بھابھی

(iii) قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے

(iv) کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی

(v) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ

downloaded from https://infohubbhimsofsed.com/

Scanned with CamScanner

جوابات فل بک پیپرز

حل پیپر 15

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1-	ذاکر	2-	فراخ	3-	رنج
4-	بچھیا	5-	میر تقی میر کی	6-	سودا نے
7-	جمن پر	8-	رؤف	9-	ڈیڑھ فٹ
10-	ماسٹر جی	11-	کاکول اکیڈمی	12-	مولانا الطاف حسین حالی
13-	نظیر اکبر آبادی	14-	آگرہ میں	15-	آباء

حصہ انشائیہ/حصہ اول

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

(تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے)

جواب: اشعار کی تشریح آخر پر حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) کفار نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر۔۔۔۔۔۔۔تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے"۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانیؒ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کفار	کافر کی جمع، بت پرست لوگ	محاصرہ کرنا	گھیرے میں لینا
عزیز	پیارا	فرزند	بیٹا

تشریح:

(نوٹ): اس پیراگراف کی تشریح چیپٹر وائز ماڈل پیپر نمبر 1 میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) آپ سب کچھ سمجھ پائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔مفلس، قلاش اور گمنام مصور رہوں۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: لہو اور قالین

مصنف کا نام: میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معما	حل نہ ہونے والا معاملہ	بدنما	بدصورت، بدشکل
مفلس	غریب	مصور	تصویریں بنانے والا

تشریح:

تشریح: تشریح طلب پیراگراف سبق "لہو اور قالین" سے ماخوذ ہے۔ اس پیراگراف میں مصنف مرزا ادیب نے تجمل اور اختر کا مکالمہ نہایت دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ تجمل نے اختر سے کہا کہ تم پاگل اور بے وقوف لوگوں کی طرح باتیں کر رہے ہو میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر کو بلا کر تمہارا چیک اپ کروایا جائے لیکن تم ڈاکٹر کو بھی بلوا نہیں رہے۔ اختر کہنے لگا کہ آپ ساری بات سمجھ جائیں گے۔ یہ بات کوئی ایسی نہیں کہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے۔

چنانچہ اختر نے اپنی اصل کہانی بیان کرنا شروع کر دی کہ یہاں آنے سے دو سال پہلے میں ایک چھوٹی سی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی گلی کے ایک ایسے پرانے گھر میں رہتا تھا جو کہ ٹوٹا پھوٹا ہوا تھا اور دیکھنے میں بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ اختر اس بات کی بھی وضاحت کر دیتا ہے وہاں مجھے بہت کم لوگ جانتے تھے۔ اگر کچھ لوگ جانتے بھی تھے تو انہیں صرف یہ معلوم تھا کہ میں ایک غریب، مسکین اور گمنامی کی زندگی بسر کرنے والا مصور ہوں۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔

(i) مرزا غالب کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

جواب: مرزا غالب نہایت وسیع اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔ آپ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔

(ii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟

جواب: انسان جب اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

(iii) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: خواجہ باسط نے فرمایا کہ میر کا کلام "آہ" ہے اور مرزا کا کلام "واہ" ہے۔

(iv) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: الگو چودھری نے یہ فیصلہ کیا کہ زیادتی شیخ جمن کی ہے۔ کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے اس لیے شیخ جمن خالہ جی کے ماہوار گزارے کا بندوبست کرے ورنہ ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔

(v) مضمون نگار مرزا فرحت اللہ بیگ نے کون سا امتحان دیا تھا؟

جواب: مضمون نگار نے "لاء کلاس" کا امتحان دیا تھا۔

(vi) مصنف کرنل محمد خاں کو کس قسم کا بنگلہ رہنے کو ملا؟

جواب: مصنف کو رہائش کے لیے ایسا بنگلا ملا جو اپنی کلاس میں منفرد تھا۔ ولسن روڈ کا یہ بنگلا ولسن نے خاص طور پر اپنے لیے بنوایا تھا۔ یہ بنگلا کم و بیش دو ایکڑ زمین پر واقع تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع چمن تھا۔ اس چمن کے گرد مہندی کی سرسبز باڑ اور اونچے سرو اور سفیدے کے پیڑ لہلہاتے تھے۔ چمن میں جا بجا سرخ و سفید گلاب کے پودے تھے۔

(vii) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

جواب: نافرمان بندہ حمد سرا ہے۔

(viii) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب: جب کُل زر کامل عیار (خالص سونا) سے خالی ہے۔ یعنی مسلمان ایمان کی دولت سے محروم ہیں۔

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) کابلی (ب) قدر ایاز

جواب: جوابات میں دیکھیے خلاصہ سبق نمبر 11،3۔

سوال نمبر 6: نظم "حمد" کا مرکزی خیال/خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: دیکھیے نظم نمبر 1 کا مرکزی خیال/خلاصہ۔

سوال نمبر 7: چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اسے پڑھائی میں دلچسپی لینے کے بارے میں نصیحت کی گئی ہو۔

(یا) ہیلتھ آفیسر کے نام محلے کی صفائی کے لیے درخواست لکھیں۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ خطوط۔ حصہ درخواستیں۔

سوال نمبر 8: "جھوٹ کی سزا" کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ کہانیاں۔

(یا) مریض اور ڈاکٹر کے درمیان مکالمہ لکھیے۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ مکالمہ جات۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے:

جواب: (i) علی نے شاگرد کو پڑھایا۔

(ii) عورتوں نے کہا ہم آتے ہیں۔ (iii) سائرہ نے عمر کو مارا۔

(iv) سامان، مکانات اور دکانیں سب جل گیا۔

(v) کاغذی گھوڑے دوڑانا۔

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

(i) آ بیل مجھے مار۔

(ii) سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔

(iii) بوڑھی گھوڑی لال لگام۔ (iv) اُلٹے بانس بریلی کو۔

(v) بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے۔

حل پیپر 16

حصہ معروضی

سوال نمبر 1-(الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1- سب کے ساتھ 2- اخلاق 3- خواجہ باسط
4- ریچھ 5- النشاط 6- حیوان
7- چائے 8- برسات کا 9- علامہ محمد اقبالؒ
10- اضطراب کی 11- اکابر 12- دستور
13- کتیا 14- تنگ دستی 15- کثیر

حصہ انشائیہ/حصہ اول

سوال نمبر 3: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔
(تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے)

جواب: اشعار کی تشریح آخر پر حصہ نظم وغزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) اس واقعے کو کئی ماہ گزر گئے ---------- مرا ہوا بیل گلے باندھ دیا۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: پنچایت
مصنف کا نام: منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جھلائے ہوئے	غصے سے بھرے	جنم	زندگی
دام	رقم، پیسہ روپیہ	آنکھ میں آنکھ دھول جھونک دی	دھوکا دیا

تشریح: تشریح طلب پیراگراف سبق "پنچایت" سے لیا گیا ہے اس کے مصنف پریم چند کہتے ہیں کہ الگو نے اپنا بیل سمجھو کو ایک ماہ کے ادھار پر دیا۔ سمجھو نے الگو سے وعدہ کیا کہ ٹھیک ایک ماہ بعد میں بیل کی رقم گھر پہنچا آؤں گا آپ کو مانگنے کی بھی نوبت نہیں آئے گی۔ ہوا یہ کہ سمجھو حادثے کی وجہ سے شدید بیمار ہو گیا اور کئی ماہ تک سمجھو کے پاس رقم وصولی کے لیے نہ جا سکا اور نہ ہی سمجھو نے رقم ادا کی۔ کئی ماہ بعد الگو کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو وہ اپنے بیل کی رقم مانگنے کے لیے پے در پے سمجھو کے ہاں چکر لگانے لگا۔

ستم ظریفی کی انتہا تو یہ تھی کہ جب بھی رقم کی ادائیگی کی بات ہوتی تو سمجھو سیٹھ اور اس کی بیوی پاگل کتوں کی طرح الگو کو کاٹنے کو دوڑتے اور بات بات پر کہتے پوری زندگی کی کمائی خاک میں ملا دی ہے۔ ہم تو غریب ہو چلے ہیں انہیں رقم لینے کی پڑی ہے۔ ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے مرا ہوا بیل ہمارے ہاتھ تھما دیا۔ اگر آپ سے صبر نہیں ہوتا تو ہمارا بیل کھول کر لے جاؤ۔ ایک مہینے کی بجائے دو مہینے اسے جوت لو۔ ہم اتنی بھلائی آپ کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

(ب) تمہیں خبر سن کر اتنی خوشی نہیں ---------- آج شام چائے کا اہتمام کیا ہے۔

حوالہ متن: سبق کا حوالہ: لہو اور قالین
مصنف کا نام: میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کارنامہ	بڑا کام	مصوّر	تصویر بنانے والا
اعزاز	عزت، وقار	اہتمام	انتظام

تشریح: تشریح طلب اقتباس سبق "لہو اور قالین" سے ماخوذ ہے۔ اس میں مصنف لکھتے ہیں کہ سرمایا دار تجمل حسین مصور اختر کو خوشخبری سناتا ہے کہ مصوری کے بہت بڑے مقابلے میں آپ کی تصویر اول انعام کی حقدار قرار پائی ہے۔ تجمل کی بات سنتے ہی اختر فوراً بولا مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے۔ میں نے اخبار پڑھ لی ہے۔ اختر کی بے نیازی پر تجمل حیرت زدہ ہو کر اسے کہتا ہے کہ

downloaded from https://infohubhrmsissert.com

Scanned with CamScanner

آپ ہیں کہ اس بات پر خوش نہیں ہوتے اور اس خبر کے مطابق آپ نے خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ میرے خیال میں آپ نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے اور ملک کے تمام مصوروں کی تصویروں میں سے یہ انعام حاصل کیا ہے۔ وقار اور عزت کے لحاظ سے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اسی لیے میں نے آج شام اس خوش خبری کے سلسلہ میں چائے کا انتظام کیا ہے اور دوستوں کو بلایا ہے۔

شہر بھر کے تمام معززین آج شام آپ کو مبارک باد دینے آئیں گے۔ میرے خیال کے مطابق یہ آپ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

سوال نمبر:4 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔

(i) ہجرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر بحکم خداوندی تبلیغ دین کی خاطر مکہ سے مدینہ جانا، ہجرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہلاتا ہے۔

(ii) مصنف کو کس قسم کا بنگلا ملا؟

جواب: مصنف کو رہائش کے لیے ایسا بنگلا ملا جو اپنی کلاس میں منفرد تھا۔ ولسن روڈ کا یہ بنگلا ولسن نے خاص طور پر اپنے لیے بنوایا تھا۔ یہ بنگلا کم و بیش دو ایکڑ زمین پر واقع تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع چمن تھا۔ اس چمن کے گرد مہندی کی سرسبز باڑ اور اونچے سرو اور سفیدے کے پیڑ لہلہاتے تھے۔ چمن میں جا بجا سرخ و سفید گلاب کے پودے تھے۔

(iii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟

جواب: انسان جب اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

(iv) خلوتِ اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟

جواب: خلوت اوراق میں طیور نغمہ زن تھے۔ اس سے شاعر کی مراد ہے کہ ملت اسلامیہ کے وہ مردِ مومن جنھوں نے مسلمانوں کے اندر محبت و یگانگت اور اتفاق و اتحاد کا جذبہ بیدار کیا ہے۔ ایک ایک کر کے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

(v) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: خواجہ باسط نے فرمایا کہ میر کا کلام ''آہ'' ہے اور مرزا کا کلام ''واہ'' ہے۔

(vi) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات اور طریقوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے۔

(vii) مضمون نگار کے والد نے کس طرح اُسے تسلی دی؟

جواب: مضمون نگار کے والد نے اُسے تسلی دی کہ بیٹا! گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی۔ آخر کہاں تک بے ایمانی ہوگی۔

(viii) بُلبل کو باغبان اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

جواب: بلبل کو باغبان اور صیاد سے کوئی گلہ اور شکوہ و شکایت نہیں ہے کیونکہ باغبان اس قابل ہی نہ تھے کہ وہ بلبل کی حفاظت کر پاتے۔

سوال نمبر:5 کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) کاہلی (ب) لہو اور قالین

جواب: جوابات میں دیکھیے خلاصہ سبق نمبر 8,3۔

سوال نمبر:6 شامل نصاب نظم ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: دیکھیے نظم نمبر 4 کا مرکزی خیال/خلاصہ۔

سوال نمبر:7 دوست کو خط لکھیے اور اپنے رُوٹھے ہوئے دوست کو منانے کی کوشش کیجیے۔

(یا)

اپنی بیماری کی وجہ سے چھٹی لینے کے لیے سکول کے ہیڈ ماسٹر کو درخواست لکھیے۔

جواب: دیکھیے حصہ خطوط۔ خط نمبر 7، درخواست نمبر 2۔

سوال نمبر:8 ''عقلمند بیوی'' کے عنوان سے کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے حصہ کہانیاں، کہانی نمبر 9۔

(یا) مریض اور طبیب کے مابین مکالمہ تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے حصہ مکالمہ جات، مکالمہ نمبر 1۔

سوال نمبر:9 درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے:

جواب: (i) ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔

(ii) میں نے فرحان کو دیکھا۔

(iii) طارق نے اخبار خریدا۔

(iv) اسلم کو لاہور جانا ہے۔

(v) قبر پر لات مارنا۔

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

(i) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔

(ii) زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔

(iii) شیخی اور تین کانے۔

(iv) طویلے کی بلا بندر کے سر۔

(v) فقیر کی صورت سوال ہے۔

حل پیپر 17

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1- حضرت علیؓ	2- اخلاق	3- دِلّی
4- بیدار انے	5- تھکان اور حرارت	6- مرزا فرحت اللہ بیگ
7- ایبٹ آباد	8- اللہ تعالیٰ کا	9- علامہ اقبال
10- گلاب	11- الطاف	12- مخالفانہ
13- راحت، آرام	14- بھکارن	15- ماموں

Scanned with CamScanner

حصہ انشائیہ/حصہ اوّل

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

(تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے)

جواب: اشعار کی تشریح آخر پر حصہ نظم وغزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) تشریف آوری کی خبر مدینے ---------- حسرت سے واپس چلے آتے۔

حوالہ متن: سبق کا حوالہ: ہجرت نبوی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تشریف لانا	آمد ہونا	بھیانک	خوفناک، ڈراؤنا
تڑکے	صبح سویرے	حسرت	کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس

تشریح:

(نوٹ): اس پیراگراف کی تشریح چیپٹر وائز ماڈل پیپر نمبر 1 میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) آپ ابھی تک اسے مذاق سمجھ ---------- محل ابھی زمین بوس ہو جائے گا۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: لہو اور قالین

مصنف کا نام: میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نارمل	ہوش وحواس کے اندر	بھیانک	خوفناک، ڈراؤنا
شیش محل	ایسا مکان جس کی دیواروں پر شیشے جڑے ہوں	زمین بوس ہونا	زمین پر آگرنا

تشریح: تشریح طلب پیراگراف سبق ''لہو اور قالین'' سے لیا گیا ہے۔ مصنف بیان کرتا ہے کہ اختر تجمل سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ جناب! آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جس اختر کی حوصلہ افزائی کے لیے آپ نے بے انتہا کاوشیں کیں اور اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھا، یہاں تک کہ اسے ایک تاریک جھونپڑی سے نکال کر عالیشان مکان میں لائے تھے، اب وہ مصور زندہ نہیں ہے۔ آپ کے سامنے جو اختر کھڑا ہے یہ تو ایک زندہ لاش ہے۔ آپ ایسے ہی میرے لیے عالیشان اسٹوڈیو بنواتے رہے۔ تجمل اختر کی باتیں سمجھنے کی بجائے فوراً کہنے لگا مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کو دورہ پڑ گیا ہے۔ میں علاج کے لیے ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔ اختر جواباً کہتا ہے آپ ابھی تک مجھے پاگل سمجھ رہے ہیں حالانکہ میں تندرست ہوں، میرے ہوش وحواس بالکل ٹھیک ہیں۔ دراصل ابھی تک آپ کے سامنے تصویر کا ایک ہی رُخ تھا جسے آپ دیکھتے رہے۔ اب میں آپ کو تصویر کا دوسرا رُخ دکھانا چاہتا ہوں جو کہ اس قدر خطرناک اور ڈراؤنا ہے کہ اس سے آپ کے تمام تر نازک خیالات کا نازک شیش محل لمحہ بھر میں تباہ ہو جائے گا۔

تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال کے طویل عرصہ میں جتنی بھی خوبصورت تصاویر اس عالیشان محل سے باہر گئی تھیں اُن میں سے کوئی ایک تصویر بھی میرے ہاتھ کی بنی ہوئی نہیں تھی۔ جبکہ آپ اس خوش فہمی میں تھے کہ تمام تر تصاویر میرے ہاتھ کی بنی ہوئی تھیں۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے 'میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا' تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا۔''

(ii) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

جواب: مرزا غالب کے دوست تمام ہندوستان میں تھے اور ہندوستان کے ہر کونے سے آپ کو خط آتے تھے۔

(iii) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

جواب: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ اس لیے مدرسے نہیں جاتا تھا کہ اس کا بھائی امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں صبح سویرے اٹھ کر کسی دوست کے ہاں چلا جاتا تھا۔

(iv) روزانہ آرام وسکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: اگر روزانہ تھوڑا وقت آرام وسکون کے لیے نہ نکالا جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور کام کاج کے قابل نہیں رہتا۔

(v) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

جواب: پھولوں میں مدینے کی خوشبو ہے۔

(vi) علامہ اقبالؒ نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: اقبالؒ نے ڈالی سے مراد فرد اور شجر سے ملت اسلامیہ لیا ہے۔

(vii) بہادر شاہ ظفر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟

جواب: بہادر شاہ ظفر نے اپنی غزل میں اس بدنصیبی کا ذکر کیا کہ اسے موت آنے کے بعد اپنے وطن میں دفن ہونے کے لیے دو گز زمین بھی نہیں مل سکے گی۔

(viii) جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا کیا حال ہوتا؟

جواب: جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کے حواس باختہ ہو جاتے۔ ان کا دماغ مختل ہو جاتا۔ امتحان کے فکر سے صورت اپنی سی نکل آتی۔

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) کابلی (ب) قدر ایاز

جواب: جوابات میں دیکھیے خلاصہ سبق نمبر 11.3۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر:6 نظم "برسات کی بہاریں" کا مرکزی خیال/خلاصہ لکھئے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: دیکھیے نظم نمبر 3 کا مرکزی خیال/خلاصہ۔

سوال نمبر:7 بڑے بھائی کو خط لکھ کر خیریت دریافت کیجیے۔

(یا) **فوڈ کنٹرولر کے نام راشن ڈپو کے خلاف درخواست لکھئے۔**

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ خطوط۔ حصہ درخواستیں۔

سوال نمبر:8 "دودھ میں پانی" کے عنوان سے کہانی تحریر کیجئے۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ کہانیاں۔

(یا) **مریض اور طبیب کے درمیان مکالمہ لکھئے۔**

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ مکالمہ جات۔

سوال نمبر:9 درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے:

جواب: (i) حیدر نے خط لکھا۔ (ii) مجھے کتاب پڑھنی ہے۔

(iii) شہریار نے بکریاں ماریں۔

(iv) میں روز مدرسے جاتا ہوں۔ (v) اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔

(یا) **درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجئے۔**

(i) گڑ سے جو مرے تو اسے زہر کیوں دو۔

(ii) کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔

(iii) طویلے کی بلا بندر کے سر۔

(iv) زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

(v) قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔

حل پیپر 18

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) **(کثیر الانتخابی سوالات)**

1۔ تکان اور حرارت	2۔ دو سال	3۔ روایتی
4۔ 16 دسمبر 2014ء	5۔ امیر مینائی	6۔ ولی محمد
7۔ ابواب	8۔ تاخیر	9۔ محبت
10۔ بوڑھی	11۔ چچا	12۔ مدینہ
13۔ پانی پت	14۔ غالب	15۔ منشی پریم چند

انشائی/حصہ اوّل

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

(تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے)

جواب: اشعار کی تشریح آخر پر حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجئے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) **ظرافت مزاج میں اس قدر تھی۔۔۔ "پیر و مرشد! ایک نہیں رکھا"۔**

حوالہ متن: **سبق کا حوالہ:** مرزا غالب کے عادات وخصائل

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حیوان ناطق	بولنے والا جانور، یعنی انسان	حیوان ظریف	ہنسنے والا حیوان، خوش طبع انسان
قلعے	قلعہ کی جمع، بمعنی وہ محفوظ اور سنگین عمارت جس میں بادشاہ، حاکم یا فوج رہے، حصار		

تشریح: یہ پیراگراف سبق "مرزا غالب کے عادات وخصائل" سے لیا گیا ہے۔ اس پیراگراف میں مصنف مولانا الطاف حسین حالی، مرزا اسداللہ خاں غالب کے عادات وخصائل کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرزا غالب کی عادات میں بہت سی اخلاقی خوبیاں پائی جاتی تھیں مگر مزاح کی خوبی بہت منفرد اور نمایاں تھی۔ آپ کے مزاج میں ہنسنے ہنسانے کا پہلو اس قدر زیادہ تھا کہ اگر آپ کو "بولنے والا انسان" کی بجائے مزاح کرنے والا انسان کہا جائے تو بالکل غلط نہ ہوگا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ گزرنے کے بعد مرزا غالب، بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو ملنے کے لیے اُس وقت کے مشہور و معروف "لال قلعے" میں تشریف لے گئے۔ اتفاق سے بادشاہ نے مرزا صاحب سے پوچھ لیا کہ مرزا صاحب! بتاؤ اس دفعہ رمضان المبارک کے کتنے روزے رکھے؟ مرزا صاحب نے بڑے ہی ادب سے عرض کیا: "پیر و مرشد ایک نہیں رکھا"۔ مرزا غالب کا یہ جملہ ذومعنی ہے۔ اس سے بادشاہ بہادر شاہ ظفر سمجھا کہ مرزا صاحب نے صرف ایک روزہ نہیں رکھا، جبکہ غالب کی اس جملے سے مراد یہ تھی ایک بھی روزہ نہیں رکھا۔ یوں ذومعنی جملے سے بادشاہ کے سامنے اُن کی لاج رہ گئی۔

(ب) **علی بخش کی داستان غم ختم ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے۔**

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** قدر ایاز

مصنف کا نام: کرنل محمد خان

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
داستانِ غم	دکھ کی داستان	طرفین	دونوں طرف کے
تنازع	جھگڑا	خفیف	ہلکا

تشریح: تشریح طلب اقتباس سبق "قدر ایاز" سے لیا گیا ہے۔ اس اقتباس میں کرنل محمد خان لکھتے ہیں کہ سلیم میاں اپنے دوست امجد کی حسب توقع خاطر تواضع نہ ہونے پر ملازم علی بخش پر خوب برسے اور انھیں بُرا بھلا کہا، جس پر علی بخش کو بے حد دکھ ہوا۔ علی بخش نے اپنی دکھ بھری مکمل کہانی کرنل محمد خان کو سنائی۔ علی بخش کی دکھ بھری کہانی ابھی ختم ہوئی ہی تھی کہ سلیم میاں بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ اس نے علی بخش کو افسردہ حالت میں دیکھا تو بھانپ گیا کہ یقیناً علی بخش نے ابا جان سے میری شکایت کی ہے۔ سلیم میاں علی بخش کے چہرے پر ناراضی کے تاثرات دیکھ کر فوراً اپنی صفائی بیان کرنے لگا۔

مصنف بیان کرتے ہیں کہ ہم نے یہ شکایت بڑی تسلی اور اطمینان سے سنی۔ دونوں فریقین کے بیانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ جھگڑا نہایت معمولی

Scanned with CamScanner

ہے اور اس جھگڑے سے جو طوفان اٹھا وہ اتنا ہلکا ہے کہ چائے کی پیالی میں آسانی سے سما سکتا ہے۔ سلیم میاں اور علی بخش کے مابین جھگڑے کا سبب محض ایک مغالطہ تھا۔ سلیم میاں نے یہ سوچا کہ میزبانی کے آداب میں یہ شامل ہے کہ آنے والے مہمان کو نہایت اچھے طریقے سے ڈرائنگ روم میں بٹھایا جائے اور اس کی خاطر تواضع کے لیے کوکا کولا پلایا جائے۔ جبکہ علی بخش کے نزدیک مہمان کو برآمدے میں کرسی پر بٹھا دینا اور خاطر تواضع کے لیے ٹھنڈا پانی پیش کر دینا کافی ہے۔ اس معمولی سی بات پر سلیم میاں غصے میں آ گئے اور ملازم علی بخش کو ڈانٹ دیا۔ مصنف کے نزدیک یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں کہ آپس میں اس پر لڑائی جھگڑا کیا جائے۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔

(i) حضرت امیرؓ سے کون شخصیت مراد ہے؟

جواب: حضرت امیرؓ سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔

(ii) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: مرزا غالب کا دوستوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے۔

(iii) اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے؟

جواب: اللہ کا گدا اپنی کملی میں مگن رہتا ہے۔

(iv) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟

جواب: شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کہا: میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔

(v) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب: بیدارا نے سلیم کو جگا کر پیغام دیا کہ بالا خانے میں ان کے والد صاحب انہیں بلا رہے ہیں۔

(vi) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

جواب: نافرمان بندہ حمد سرا ہے۔

(vii) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات اور طریقوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے۔

(viii) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟

جواب: برہمن کو ہمیشہ اس بات کی حسرت رہی کہ کاش اس کے بت بولیں تا کہ وہ ان سے باتیں کر سکے۔

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) پنچایت (ب) لہو اور قالین

جواب: جوابات میں دیکھیے خلاصہ سبق نمبر 6،8

سوال نمبر 6: نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا مرکزی خیال یا خلاصہ تحریر کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

دیکھیے نظم نمبر 4 کا مرکزی خیال / خلاصہ

سوال نمبر 7: والد کے نام خط میں امتحان میں کامیابی کی اطلاع دیں۔

(یا) ہیلتھ آفیسر کے نام صفائی کے لیے درخواست لکھیے۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ خطوط۔ حصہ درخواستیں۔

سوال نمبر 8: "سچ کی برکت" کے عنوان پر کہانی لکھیے۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ کہانیاں۔

(یا) "دکاندار اور گاہک" کے مابین مکالمہ لکھیے۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ مکالمہ جات۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے:

(i) حسنین نے کتاب پڑھی۔

(ii) اسامہ نے بچے کو ماں کے حوالے کیا۔

(iii) ہمیں حج کرنا ہے۔

(iv) اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔ (v) کاغذی گھوڑے دوڑانا۔

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے۔

(i) آپ آئے بھاگ آئے۔ (ii) حساب جو جو بخشش سو سو۔

(iii) خدمت سے عظمت ہے۔ (iv) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

(v) رات گئی بات گئی۔

حل پیپر 19

حصہ معروضی

سوال نمبر-1 (الف) (کثیر الانتخابی سوالات)

1-	مروت اور لحاظ	2-	بے کار	3-	اوپر
4-	ریٹھے	5-	منشی صاحب	6-	تمام کا
7-	نظیر اکبر آبادی	8-	1764ء میں	9-	مقطع
10-	مغلانی	11-	ناگ	12-	چارپائی
13-	راحت	14-	بجود	15-	آیت

(نوٹ): مارکیٹ میں دستیاب خلاصہ جات میں مذکورہ بالا حصہ معروضی سوال نمبر 5 کا جواب (آدھا گھنٹہ بعد) لکھا ہوا ہے جو کہ غلط ہے۔ اس کا درست جواب (تین گھنٹے بعد) ہے۔

انشائی / حصہ اوّل

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔
(تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے)

جواب: اشعار کی تشریح آخر پر حصہ نظم و غزل کی تشریحات میں موجود ہے۔

حصہ دوم

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت ---------- خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔

Scanned with CamScanner

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** مرزا غالب کے عادات و خصائل
مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وسیع	کھلا	کشادہ پیشانی	ہنس مکھ، کھلے دل سے
اشتیاق	شوق، آرزو	باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا

(نوٹ): اس پیراگراف کی تشریح چیپٹر وائز ماڈل پیپر نمبر 2، جزو (الف) میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) جس طرح بڑی بڑی دکانوں کے۔۔۔۔۔۔۔۔اور میرے فن کو استعمال کر رہے تھے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** لہو اور قالین
مصنف کا نام: میرزا ادیب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
انسانی پیکروں	انسان کی شکلوں	مجسموں	بتوں
مرعوب	رُعب میں آجانا	امارات	امیری

تشریح: تشریح طلب پیراگراف میں مصنف لکھتے ہیں کہ مصور اختر سرمایہ دار نجمی سے کہتا ہے کہ جس طرح بڑے بڑے دکاندار لوگوں کو اپنے اعلیٰ ذوق کی نمائش سے متاثر کرنے کے لیے اپنی بڑی بڑی دکانوں کے دروازوں کے اردگرد انسانی مجسموں کو نہایت خوبصورت لباس پہنا کر الماریوں کے اندر سجا دیتے ہیں تاکہ آنے والے لوگ اُن نہایت خوبصورت اور خوش لباس مجسموں کو دیکھتے ہی فوراً دکانداروں کے اعلیٰ ذوق اور اُن کی شان و شوکت سے متاثر ہو سکیں۔ جناب والا! بالکل آپ نے بھی اپنی دولت، شخصیت اور اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیے میری ذات کا سہارا لیا اور میرے فن کو استعمال کیا۔ اگر آپ یہ راستہ اختیار نہ کرتے تو آج لوگوں کے ہاں آپ کا طوطی کبھی نہ بولتا۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے۔

(i) خواجہ صاحب اپنے اُس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے، جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے؟

جواب: حیدر علی آتش کے ایک شاگرد بے روزگاری سے تنگ آ کر کسی دوسرے شہر جانا چاہتے تھے، مگر آپ اسے کہتے تھے کہ کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل کے بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور خدا جو دیتا ہے اس پر صبر کرو۔

(ii) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب: سلیم نے چار لڑکوں کی درج ذیل خوبیاں بیان کیں:

۱۔ راستے میں نظریں جھکا کر چلتے ہیں۔
۲۔ جو بھی اپنے سے بڑا مل جائے تو اسے سلام کرتے ہیں۔
۳۔ محلے کے بدتمیز لڑکوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔
۴۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔

(iii) شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟

جواب: شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے بہت بُرا سلوک تھا۔ مگر بعد میں جمن کی اہلیہ بی فہمین نے رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے کم کر دی۔

(iv) میرزا ادیب نے ڈرامے "لہو اور قالین" میں کیا پیغام دیا ہے؟

جواب: میرزا ادیب نے یہ پیغام دیا ہے کہ ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ ریاکاری پائی جاتی ہے۔

(v) دہشت گردی کو روکنے کے لیے کرایہ داروں کے لیے ضروری معیار مختصراً بیان کریں۔

جواب: دہشت گردی کو روکنے کے لیے کرایہ داروں کو مکان کرایہ پر دینے سے پہلے ان کا شناختی کارڈ وغیرہ کی جانچ پڑتال اور اندراج متعلقہ تھانوں میں لازمی کروانا چاہیے۔

(vi) علامہ اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: اقبالؒ نے ڈالی سے مراد فرد اور شجر سے مراد ملتِ اسلامیہ لیا ہے۔

(vii) تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب: تیتر سبحان تیری قدرت کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

(viii) بقول غالب کون مشتاق ہے اور کون بیزار؟

جواب: شاعر اپنے محبوب کی بات کر رہا ہے کہ ہم مشتاق ہیں ملنے کو اور وہ بیزار ہیں۔

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

(الف) ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
(ب) امتحان

جواب: جوابات میں دیکھیے سبق نمبر 9،1۔

سوال نمبر 6: نظم "حمد" کا مرکزی خیال/خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

جواب: **شاعر کا نام:** مولانا الطاف حسین حالی
دیکھیے نظم نمبر 1 کا خلاصہ/مرکزی خیال

سوال نمبر 7: چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں تعلیم میں دلچسپی کے لیے تلقین کریں۔

(یا) جناب فوڈ کنٹرولر کو راشن ڈپو کے خلاف درخواست لکھیں۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ خطوط۔ حصہ درخواستیں۔

سوال نمبر 8: مسافر اور ہوٹل منیجر کے درمیان مکالمہ لکھیں۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ مکالمہ جات۔

(یا) ایک کہانی تحریر کریں جس کا عنوان: "لالچ کی سزا" ہو۔

جواب: دیکھیے آخر میں حصہ کہانیاں۔

سوال نمبر 9: درج ذیل جملوں کی درستی کیجیے:

جواب: (i) ہمیں حج کرنا ہے۔ (ii) امجد کو کراچی جانا ہے۔
(ii) الٹے بانس بریلی کو۔ (iv) ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔
(v) بد اچھا بدنام بُرا۔

(یا) درج ذیل جملوں کی تکمیل کریں۔

(i) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔
(ii) شیخی اور تین کانے۔
(iii) آدمی کا شیطان آدمی ہے۔
(iv) صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل۔
(v) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

Scanned with CamScanner

پیراگراف کی تشریح

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

Scanned with CamScanner

......اہم پیراگراف کی تشریح......

سبق 1: ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

پیراگراف 1:

''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبل ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ، جو نوخیز جوان تھے، شب کو غار میں ساتھ ہوتے، صبح منہ اندھیرے چلے جاتے اور پتا لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں؟ جو کچھ خبر ملتی، شام کو آ کر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے عرض کرتے۔ حضرت ابوبکر کا غلام کچھ رات گئے، بکریاں چرا کر لاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا دودھ پی لیتے۔ تین دن تک صرف یہی غذا تھی۔ [SGD,2013]

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم **مصنف کا نام:** مولانا شبلی نعمانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قرارداد ہونا	معاملہ طے ہونا	جبلِ ثور	ثور کی پہاڑی
بوسہ گاہِ خلائق	مخلوق کے لیے عقیدت کا مقام	نوخیز جوان	نئی نئی جوانی والا

تشریح: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہی مشورہ ہو چکا تھا لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر سفر پر روانہ ہو گئے۔ قریش مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا تعاقب کیا۔ اس لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں غار ثور میں تین راتیں چھپے رہے۔ یہ غار آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ حجاج کرام اس غار کی زیارت کے لیے حاضری دیتے ہیں۔ جسے وہ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور بوسہ دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوجوان بیٹے عبداللہ رات کے وقت غار ثور میں ساتھ رہتے اور صبح منہ اندھیرے مکہ معظمہ میں کفار کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے چلے جاتے اور صبح سے لے کر شام تک معلومات حاصل کرتے۔ جب شام ہوتی تو آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تمام دن کی کارگزاری سنا دیتے۔ اس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم قریش مکہ کی اپنے اور دیگر صحابہ کرامؓ کے خلاف سرگرمیوں سے باخبر رہتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام عامر بن فہیرہ رات کو بکریاں چرا کر لاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بکریوں کا دودھ پی لیتے۔ اس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دن تک دودھ پر ہی گزارا کیا۔

پیراگراف 2: رَسُوْلُ اللّٰہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے قریش کو اس درجہ عداوت تھی، تاہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی دیانت پر یہ اعتماد تھا، کہ جس شخص کو کچھ مال یا اسباب امانت رکھنا ہوتا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ہی کے پاس لا کر رکھتا تھا۔ اس وقت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پاس بہت سی امانتیں جمع تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو قریش کے ارادے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔'' اس بنا پر جناب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: ''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا''۔ یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جناب امیر المومنینؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رَسُوْلُ اللّٰہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا بسترِ خواب قتل گاہ کی زمین ہے، لیکن فاتحِ خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گل تھا۔''

[BWP,I,2014][FSD,I,2015]

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم **مصنف کا نام:** مولانا شبلی نعمانیؒ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عداوت	دشمنی	فرشِ گل	پھولوں کا بستر
چادر اوڑھنا	چادر اپنے اوپر لینا	بسترِ خواب	سونے کا بستر

تشریح: اگرچہ قریش مکہ کو آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے بے حد دشمنی تھی مگر اس کے باوجود ان کا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر بھروسے کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص اپنی امانت یا مال اسباب وغیرہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ہی کے پاس رکھوا تا تھا۔ ہجرت کی رات بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پاس بہت سی امانتیں تھیں۔ قریش کے برے ارادے کی خبر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اسی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور ان سے فرمایا: کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم ہو چکا ہے۔ اس لیے میں آج ہی مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو

Scanned with CamScanner

جاؤں گا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کریں کہ میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو جائیں تا کہ قریشِ مکہ یہ سمجھیں کہ میں گھر میں موجود ہوں اور بستر پر سویا ہوا ہوں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح ہوتے ہی تمام امانتیں اصل مالکوں کے حوالے کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل کی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بسترِ مبارک پر لیٹ گئے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ کفارِ مکہ نے گھر کا مکمل طور پر محاصرہ کیا ہوا ہے۔ مگر شیرِ خدا نے اس کی پروا نہ کی۔ حالانکہ ان پُرخطر حالات میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر لیٹنا اپنے آپ کو قتل ہونے کے لیے پیش کرنا تھا۔ گویا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بے مثل تھی اور آفرین ہے شیرِ خدا کی شجاعت و بہادری پر کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بسترِ مبارک پر اس طرح لیٹ گئے جیسے پھولوں کے بستر پر لیٹ گئے ہوں۔

پیراگراف 3: ''ظالموں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمزدہ ہوئے اور آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر اُن کی نظر پڑ جائے، تو ہم کو دیکھ لیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

[MTN,I,2015][GUJ,I,2016]

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **مصنف کا نام:** مولانا شبلی نعمانیؒ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محبوس رکھا	قید میں رکھا	حرم میں	خانہ کعبہ میں
دہانے تک	سرے پہ	آہٹ پا کر	قدموں کی آواز سُن کر

تشریح: زیرِ تشریح عبارت میں مصنف بتاتے ہیں، کہ صبح کے وقت جب قریش بیدار ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت طیش میں آ گئے۔ ان ظالموں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا اور کعبہ کی چار دیواری میں قید کر دیا اور کچھ دیر کے بعد چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکل پڑے۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرتے ہوئے اس غار کے بالکل قریب آ گئے جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پناہ لے رکھی تھی۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے پاؤں کی آواز سنی تو پریشان ہو گئے اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اگر قریش والوں کی نظر اپنے قدموں پر پڑ گئی تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

پیراگراف 4: ''سراقہ بن جُعشم نے سُنا، تو انعام کی اُمید میں نکلا۔ عین اُس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ روانہ ہو رہے تھے۔ اُس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا اور گھوڑا دوڑا کر قریب آ گیا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔ ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں ''نہیں'' نکلا لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اُتر پڑا اور پھر فال نکالی، اب بھی وہی جواب تھا لیکن مکرر تجربے نے اس کی ہمت پست کر دی اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور آثار ہیں۔''

[SGD,I,2015]

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **مصنف کا نام:** مولانا شبلی نعمانیؒ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ترکش	تیر دان	دوڑا کے قریب آ گیا	بھگا کر پاس آ گیا
فال نکالی	قرعہ نکالا	دھنس گئے	کھُس گئے

تشریح: اُدھر قریش نے یہ اعلان بھی کروایا تھا، کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر کے لائے گا، اُس کو ایک جان کے بدلے کے برابر (یعنی سو اونٹ) انعام ملے گا۔ ایک شخص سراقہ بن جُعشم انعام کے لالچ میں آ کر نکل پڑا۔ یہ وہ وقت تھا جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غار سے نکل کر اب مدینہ کی طرف جا رہے تھے، سراقہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا اور گھوڑا بھگا کر بالکل پاس آ گیا، مگر گھوڑے کے ٹھوکر کھانے سے وہ نیچے گر گیا۔ اپنے تیر دان سے قرعہ کے لیے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جیسا کہ اُن کا عقیدہ تھا۔ جواب ''نہیں'' میں نکلا۔ اپنے عقیدے کے مطابق اُس کو فوراً باز آ جانا چاہیے تھا۔ لیکن سو اونٹوں کے بھاری انعام کے لالچ میں اپنے عقیدے کے خلاف تیر کے فیصلے سے بھی انکاری ہو گیا۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھا۔ اس دفعہ گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ وہ گھوڑے سے اتر گیا اور دوبارہ قرعہ نکالا۔ اس دفعہ بھی جواب ''نہیں'' میں ہی تھا۔ دو دفعہ کے تجربے نے اس کی ہمت ختم کر دی تھی۔ اس لیے اُسے یقین ہو گیا کہ یہ نشانیاں کسی اور بات کا پتا دے رہی ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جا کر اور قریش کے اعلان کا واقعہ سُنا کر اپنے لیے امن کی تحریر لکھنے کی درخواست کی۔

Scanned with CamScanner

سبق: 2 مرزا غالب کے عادات وخصائل

پیراگراف

1 مروّت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا باوجود یہ کہ اخیر عمر میں وہ اشعار کی اصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے، بایں ہمہ کبھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اصلاح کے واپس نہ کرتے تھے۔ [BWP,I,2019]

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات وخصائل

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُروّت	لحاظ، رعایت، سخاوت	لحاظ	رعایت
بدرجہ غایت	حد سے زیادہ	بایں ہمہ	ان تمام باتوں کے باوجود

تشریح: اس پیرے میں الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ غالب کی طبیعت میں رعایت اور لحاظ کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ وہ نہایت ہی شفیق اور روادار انسان تھے۔ وہ اپنے دوستوں کے اشعار کی اصلاح کیا کرتے تھے۔ آخری عمر میں وہ اشعار کی اصلاح کرنے سے ڈرنے لگے تھے۔ اس کے باوجود بھی اگر کسی دوست یا شاگرد نے اصلاح کے لیے کوئی قصیدہ یا غزل بھیج دی تو اُس کو اصلاح کے بغیر واپس نہیں کرتے تھے اور اس کی اصلاح کر کے ہی واپس بھیجتے تھے۔

پیراگراف:2 اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی، مگر حوصلہ فراخ تھا۔ سائل اُن کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ اُنکے مکان کے آگے اندھے لنگڑے لولے اور اپاہج مرد عورت پڑے رہتے تھے۔ غدر کے بعد ان کی آمدنی کچھ اوپر ڈیڑھ سو روپے ماہوار ہوگئی تھی اور کھانے پینے کا خرچ بھی کچھ لمبا چوڑا نہ تھا۔ مگر وہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد اپنی بساط سے زیادہ کرتے تھے اس لیے اکثر تنگ رہتے تھے۔ [DGK,I,2016]

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات وخصائل

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قلیل	کم، تھوڑی	بساط	طاقت
فراخ	وسیع، کھلا	غدر	یہاں مراد 1857ء کی جنگِ آزادی

تشریح: اس پیرے میں مولانا الطاف حسین حالی، غالب کی سخاوت اور دریا دلی کا ذکر کر رہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ غالب کی آمدنی بہت کم تھی مگر اُن کا حوصلہ بہت بلند تھا۔ اُن کا ظرف بہت بڑا تھا۔ آمدنی تھوڑی ہونے کے باوجود کبھی کوئی مانگنے والا اُن کے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں جاتا تھا۔ جتنا ہوسکتا وہ مانگنے والے کی مدد کر دیتے۔ وہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرتے تھے۔ اس لیے اُن کے مکان کے آگے اندھے، لنگڑے، لولے اور معذور مرد و عورت پڑے رہتے تھے۔ 1857ء کی جنگ کے بعد اُن کی آمدنی کچھ بڑھ گئی تھی۔ اُن کی آمدنی ڈیڑھ سو روپے ماہوار ہوگئی تھی۔ اُن کے گھر میں کھانے پینے کا خرچ بھی زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ وہ غریبوں اور ضرورت مند لوگوں کی اپنی طاقت اور حیثیت سے زیادہ امداد کرتے تھے۔ اس لیے اکثر وہ مالی بدحالی کا شکار رہتے تھے۔

پیراگراف:3 باوجود یہ کہ مرزا کی آمدنی اور مقدور بہت کم تھا مگر خودداری اور حفظ وضع کو وہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ شہر کے امراء و عمائد سے برابر کی ملاقات تھی۔ کبھی بازار میں بغیر پالکی یا ہوادار کے نہ نکلتے تھے۔ عمائد شہر میں سے جو لوگ اُن کے مکان پر آتے تھے، یہ بھی اُن کے مکان پر ضرور جاتے۔ [BWP,I,2014]

سبق کا نام: مرزا غالب کے عادات وخصائل

مصنف کا نام: الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقدور	بساط، طاقت	خودداری	غیرت، عزتِ نفس
حفظِ وضع	طور طریقے کی حفاظت	عمائد	معززین

تشریح: مولانا الطاف حسین حالی کہتے ہیں کہ اگرچہ اُن کے استادِ محترم مرزا غالب کی آمدنی کم ہوتی تھی، مگر وہ اپنی عزتِ نفس اور حفظِ مراتب کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ شہر کے امیر لوگ اور معززین سے وہ اپنی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے اور اِن ملاقاتوں کو کبھی بھی ختم نہ ہونے دیا۔ کبھی بازار میں جانا پڑتا تو اس زمانے کے مخصوص طریق کار کے مطابق پالکی میں بیٹھ کر جاتے۔ شہر کے جو معززین مرزا صاحب سے ملنے ان کے گھر آیا کرتے تھے، یہ بھی انہیں اُن کی رہائش گاہ پر

downloaded from https://infohubhmissed.com/

Scanned with CamScanner

ملنے ضرور جاتے۔

پیراگراف 4: ظرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حیوان ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک دفعہ جب رمضان گزر چکا تو قلعے میں گئے۔ بادشاہ نے پوچھا "مرزا تم نے کتنے روزے رکھے؟" عرض کیا: "پیر و مرشد! ایک نہیں رکھا۔" ایک دن نواب مصطفیٰ خان کے مکان پر ملنے کو آئے۔ اُن کے مکان کے آگے چھتا تاریک تھا۔ جب چھتے سے گزر کر دیوان خانے کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کے لینے کو کھڑے تھے۔

[SGD,I,2015]

سبق کا حوالہ: مرزا غالب کے عادات و خصائل

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ظرافت	خوش طبعی	حیوان ناطق	بولنے والا جانور، یعنی انسان
حیوان ظریف	ہنسی مذاق کرنے والا انسان	چھتا	سائبان

تشریح: مرزا غالب کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ آپ کی طبیعت میں خوش طبعی اس قدر تھی کہ آپ کو محض بولنے والے انسان کی بجائے ہنسی مذاق کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہوگا۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے اُن کے قلعے میں تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت نے آپ سے پوچھا کہ مرزا اس دفعہ تم نے کتنے روزے رکھے ہیں؟ عرض کیا کہ پیرومرشد! ایک نہیں رکھا۔ پھر ایک دن آپ کو اپنے خاص دوست نواب مصطفیٰ خان سے ملنے کا اتفاق ہوا، تو آپ اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ نواب مصطفیٰ خان کے گھر کا اگلا چھتا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب آپ چھتے سے گزر کر نشست گاہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کے استقبال کے لیے پہلے ہی کھڑے تھے۔

پیراگراف 5: مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔ اہل شہر تحفتاً بھیجتے تھے۔ خود بازار سے منگواتے تھے۔ باہر سے دُور دُور کا آم بطور سوغات کے آتا تھا، مگر حضرت کا جی نہیں بھرتا تھا۔ نواب مصطفیٰ خاں مرحوم ناقل تھے کہ ایک صحبت میں مولانا فضل حق اور دیگر احباب موجود تھے اور آم کی نسبت ہر ایک شخص اپنی اپنی رائے بیان کر رہا تھا کہ اس میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہییں۔ جب سب لوگ اپنی اپنی کہہ چکے تو مولانا فضل حق نے مرزا سے کہا کہ تم بھی اپنی رائے بیان کرو۔ مرزا نے کہا "بھئی میرے نزدیک تو آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہییں، میٹھا ہو اور بہت ہو۔"

[GUJ,I,2015]

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل **مصنف کا نام:** مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سوغات	تحفہ	ناقل	نقل کرنے والا، راوی
احباب	دوست	خوبیاں	خصوصیات

تشریح: مرزا غالب کا جی کبھی آموں سے نہ بھرتا تھا۔ شہر کے لوگ بطور تحفہ انہیں آم بھجواتے اور خود مرزا غالب بھی بازار سے منگوالیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دُور دُور کے علاقوں سے بھی آموں کے تحفے آیا کرتے تھے۔ نواب مصطفیٰ خاں مرحوم نے اس بارے ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مجلس میں مولانا فضل حق اور دوسرے دوست بھی موجود تھے۔ سب ہی آموں کی خوبیاں بڑھ چڑھ کر بیان کر رہے تھے۔ جب سب اپنی اپنی رائے دے چکے تو مولانا فضل حق نے مرزا غالب کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ اس پر مرزا غالب نے کہا کہ میرے خیال میں تو آم میں صرف دو خوبیاں ہونی لازم ہیں۔ ایک یہ کہ میٹھا ہو اور دوسری خوبی یہ کہ بہت زیادہ ہو۔

سبق 3: کاہلی

پیراگراف 1: ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ روٹی پیدا کرنا اور پیٹ بھرنا، ایک ایسی چیز ہے کہ بہ مجبوری اس کے لیے محنت کی جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں کی کاہلی چھوڑی جاتی ہے اور اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ محنت مزدوری کرنے والے لوگ اور وہ جو کہ اپنی روزانہ محنت سے اپنی بسر اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں، بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔ محنت کرنا اور سخت سخت کاموں میں ہر روز لگے رہنا، گویا اُن کی طبیعت ثانی ہو جاتی ہے۔

[LHR,I,2014]

سبق کا عنوان: کاہلی **مصنف کا نام:** سرسید احمد خان

Scanned with CamScanner

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اوقات بسر کرنا	وقت گزارنا	بہ مجبوری	مجبوری کے ساتھ
مہیا	میسر	طبیعت ثانی	پختہ عادت

تشریح: سرسید احمد خان کاہلی کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ لوگ صرف ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنے' سخت مزدوری کے کام میں چستی نہ دکھانے' اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں سستی کرنے کو کاہلی سمجھتے ہیں۔ اُن کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ دل کی قوتوں کو کام میں نہ لانا اور اُن کو بے کار چھوڑ دینا سب سے بڑی کاہلی ہے۔ روٹی کمانے اور گزراوقات کے لئے ہاتھ پاؤں کی محنت نہایت ضروری ہے۔ یہ محنت تو انسان کو مجبور ہو کر بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے اسے ہاتھ پاؤں کی کاہلی کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ روزانہ محنت مزدوری کر کے اپنی روزی کمانے والے بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔ ہر روز صبح سویرے اٹھنا' محنت کرنا اور سخت کاموں میں مصروف رہنا اُن کی عادت بن جاتی ہے۔ وہ اس عادت کو پورا کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جب تک وہ روزانہ محنت ومشقت کا کام نہ کریں اُن کو سکون نہیں ملتا۔ مگر جن لوگوں کو روزی کمانے کے لیے محنت مزدوری کی ضرورت نہیں پڑتی وہ اپنی دل کی قوتوں کو استعمال نہیں کرتے اور انہیں بالکل بے کار چھوڑ کر بہت بڑے کاہل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ حیوانوں میں عقل نہیں ہے۔ اس لیے جو لوگ عقلی قوتوں کو عمل میں نہیں لاتے اُن میں حیوانوں کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ حیوان صفت بن جاتے ہیں۔ سرسید کے نزدیک عقلی قوتوں کو بے کار چھوڑنے اور کام میں نہ لانے والے انسان میں حیوان کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پیراگراف:2 انسان بھی، مثل اور حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اس کے دلی قویٰ کی تحریک سست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تو وہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑ جاتا ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے اور انسانی صفت کو کھو کر پورا حیوان بن جاتا ہے۔ پس ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اپنے اندرونی قویٰ کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور اُن کو بے کار نہ چھوڑے۔ [SGD,I,2014]

سبق کا عنوان: کاہلی۔

مصنف کا نام: سرسید احمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مثل	مثال	دلی قویٰ	دل کی قوتیں
خصلت	عادت	مشغول	مصروف

تشریح: انسان بھی مثل اور حیوانوں کے ایک معاشرتی حیوان ہے۔ جب وہ ذاتی صلاحیتوں یعنی دل کی قوتوں سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتا تو ان قوتوں کی تحریک سستی میں پڑ جاتی ہے اور استعمال میں نہیں لائی جاتی۔ جب انسان اپنی ذاتی صفات اور اہلیتوں کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو ان صفات کی جگہ حیوانی خصلتوں میں پڑ جاتا ہے۔ انسانی صفت کو کھو کر انسان پورے کا پورا حیوان بن جاتا ہے، تو پھر اس کی عادات، اطوار حیوان کی طرح بن جاتی ہیں۔ یعنی وہ محض کھاتا ہے، پیتا ہے اور سوتا جاگتا ہے۔ اپنی ذہانت، عقل وشعور اور سمجھ بوجھ کو زندگی کے اہم مقاصد کا تعین کر کے استعمال میں لانا نہایت ضروری ہے تا کہ انسان کی قابلیتیں زنگ آلود نہ ہوں اور وہ وحشت پن کی طرف نہ جا سکے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ذاتی صلاحیتوں کو استعمال کرے اور اندرونی قوتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور انہیں بے کار نہ پڑا رہنے دے۔

پیراگراف:2۔ اگر ہم کو قوائے قلبی اور قوتِ عقلی کے کام میں لانے کا موقع نہیں ہے، تو ہم کو اِس کی فکر اور کوشش چاہیے کہ وہ موقع کیوں کر حاصل ہو۔ اگر اُس کے حاصل کرنے میں ہمارا کچھ قصور ہے، تو اُس کی فکر اور کوشش چاہئے کہ وہ قصور کیوں کر رفع ہو۔ غرض کہ کسی شخص کے دل کو بے کار پڑا رہنا نہ چاہیے، کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا لازم ہے، تا کہ ہم کو اپنی تمام ضروریات کے انجام کرنے کی فکر اور مستعدی رہے اور جب تک ہماری قوم سے کاہلی یعنی دِل کو بے کار پڑا رکھنا نہ چھوٹے گا، اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی توقع کچھ نہیں ہے۔ [GUJ,II,2016]

سبق کا حوالہ: کاہلی **مصنف کا نام:** سرسید احمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قوائے قلبی	دلی طاقت	قوتِ عقلی	عقلی طاقت
مستعدی	تیاری، آمادگی، تیزی	رفع	دور کرنا

تشریح: اگر ہم نے اپنے دل کی قوتوں کو بے کار چھوڑ دیا ہے اور ان کو کام میں نہیں لگا رہے۔ اگر ہمیں دل اور عقل کی قوتوں کو کام میں لانے کے مواقع میسر نہیں ہیں تو ہمیں ایسے مواقع حاصل کرنے اور دل اور عقل کی قوتوں کو بروئے کار لانے کی فکر اور کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ کس طرح ہم دل اور عقل کی اندرونی قوتوں

Scanned with CamScanner

کو تعمیری کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔دل اور عقل کی اندرونی قوتوں کو تعمیری کاموں میں لگانے کے لیے مواقع پیدا نہ کرنے میں اگر ہمارا کچھ قصور ہے تو ہمیں اس قصور کو دُور کرنے کی فکر اور کوشش کرنی چاہیے۔اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی فکر اور تیاری ہونی چاہیے۔کسی نہ کسی بات کی فکر اور کوشش میں لازمی مصروف رہنا چاہیئے۔جب تک ہماری قوم دل کو بے کار پڑا رکھنے کی کاہلی نہیں چھوڑے گی اس وقت تک ہم اپنی قوم کی بہتری کی کوئی امید نہیں کر سکتے۔

3 یہی ہوگا کہ اس کے عام شوق وحشیانہ باتوں کی طرف مائل ہوتے جاویں گے۔مزے دار کھانا اس کو پسند ہوگا، قمار بازی اور تماش بینی کا عادی ہوگا اور یہی سب باتیں اُس کے وحشی بھائیوں میں بھی ہوتی ہیں۔

[MTN,II,2016]

سبق کا حوالہ: کاہلی **مصنف کا نام:** سرسید احمد خاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وحشیانہ	جنگلی جانوروں کی طرح	مائل ہونا	دھیان دینا، رجوع کرنا
قمار بازی	جُوا کھیلنا	وحشی	جانوروں جیسے

تشریح: اس کا شوق اسے وحشیانہ حرکتوں کی طرف لے جاتا ہے۔مثل مشہور ہے کہ خالی ذہن شیطان کی آماج گاہ ہوتا ہے۔اسی طرح بے کار اور نکمے آدمی کو شیطانی خیالات ہی گھیرے رہتے ہیں۔اس میں بے کار اور نقصان دہ شوق پیدا ہو جاتے ہیں۔وہ مزے دار کھانے پسند کرتا ہے۔وہ جوا بازی اور تماشے دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے۔یہ تمام عادتیں اس جیسے اس کے دوسرے دوستوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ان کی عادتوں میں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھی اُجڈ، بے شعور اور بدتمیز وحشی ہوتے ہیں۔جبکہ یہ ایک وضع دار ہے اور اپنے طور طریقوں کو قائم رکھنے والا وحشی ہوتا ہے۔گویا اگر آدمی کو بظاہر محنت و مشقت کی ضرورت نہ بھی ہو تو بھی اسے اندرونی قوتوں کو استعمال کر کے انہیں ضائع ہونے سے بچانا اور بڑی غفلت کے ارتکاب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

سبق: 4 شاعروں کے لطیفے

پیراگراف:1 ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے۔اور خواجہ صاحب (حیدر علی آتش) اپنی آزادمزاجی سے کہا کرتے تھے، کہ میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر کرو۔ایک دن وہ آئے اور کہا کہ حضرت! رخصت کو آیا ہوں۔فرمایا: "خیر باشد کہاں؟" انہوں نے کہا: "کل بنارس کو روانہ ہوں گا۔"

[SWL,I,2019]

نام سبق: شاعروں کے لطیفے **نام مصنف:** مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے روزگاری	آمدنی کا ذریعہ نہ ہونا	آزادمزاجی	اپنی مرضی کا مالک
دو گھڑی	تھوڑی دیر۔دو پل	غنیمت	قابلِ قدر سمجھنا
رخصت	اجازت لینے	خیر باشد	خیریت ہے

تشریح: اس تشریح طلب پیرے میں مولانا محمد حسین آزاد نے حیدر علی آتش اور اس کے شاگرد کے درمیان ادبی لطیفے کو بیان کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ حیدر علی کا ایک شاگرد تھا جس کا کمائی کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔وہ ہمیشہ اپنی غربت کی شکایت کرتا رہتا تھا۔وہ روزی کمانے کے لیے کہیں اور جانے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔حیدر علی ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ دو گھڑی مل بیٹھنے کا موقع ملا ہے، اسے قیمتی اور قابل قدر سمجھو اور جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کر کے یہیں رہو۔ایک دن شاگرد حیدر علی کے پاس آیا اور کہا جناب اجازت لینے آیا ہوں۔حیدر علی نے فرمایا خیر تو ہے کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا کل بنارس جا رہا ہوں۔

پیراگراف:2 میر اور مرزا کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔دونوں خواجہ باسط کے مرید تھے۔انھی کے پاس گئے اور عرض کی کہ آپ فرمائیں۔انہوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں۔مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا صاحب کا کلام "واہ" ہے۔

سبق کا حوالہ: شاعروں کے لطیفے **مصنف کا نام:** مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تکرار	بحث	صاحب کمال	لائق، قابل
آہ	کلمہ افسوس	واہ	کلمہ تحسین، خوشی کا اظہار

تشریح: لکھنؤ میں میر تقی میر اور مرزا کی شاعری کے بارے میں دو افراد بہت بحث و تکرار کر رہے تھے۔چونکہ دونوں خواجہ باسط کے شاگرد اور معتقد تھے، چنانچہ وہ فیصلہ کروانے کے لیے انھی کے پاس چلے گئے۔خواجہ باسط نے یہ کہا کہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ دونوں شاعر ہی اپنے فن میں نہایت ہی بلند مقام اور مرتبہ رکھنے والے

downloaded from http

Scanned with CamScanner

ہیں، لیکن یہ فرق ضرور ہے کہ میر تقی میر کا کلام غم کی عکاسی کرتا ہے جبکہ مرزا سودا کی شاعری میں خوشی اور شادمانی کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس طرح بحث کا فیصلہ بڑے خوبصورت انداز میں ہو گیا۔

سبق 5: نصوح اور سلیم کی گفتگو

پیراگراف 1: اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مٹھائی دی اور بڑا اصرار کر کے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی بھی مجھ کو اپنے نواسوں کی طرح چاہنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ تبھی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔"

[GUJ,II,2015]

سبق کا عنوان: نصوح اور سلیم کی گفتگو

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اصرار کرنا	ضد کرنا	مدتوں	کافی عرصہ
نواسوں	بیٹی کے بیٹوں	کھٹا ہونا	بیزار اور متنفر ہونا

تشریح: اس اقتباس میں یہ بتایا گیا ہے کہ بزرگ خاتون نے کس خوبصورت انداز سے سلیم کی تربیت کی اور سلیم کی زندگی کا رخ بدل گیا۔

اس کے بعد حضرت بی نے مجھے مٹھائی کھانے کو دی اور میرے انکار کرنے کے باوجود بے حد ضد کر کے مجھے کھلائی۔ بہت عرصے تک اُن کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی جس طرح اپنے نواسوں سے پیار محبت کرتی تھیں بالکل اُسی طرح مجھ سے بھی پیار کرنے لگیں اور زندگی کے مہذب طور طریقے سکھانے کی تربیت کرتی رہیں۔ اس طرح میرا دل کھیل کود اور اس طرح کی تمام باتوں سے متنفر ہو گیا۔

پیراگراف 2: جناب کچھ عجب عادت ان لڑکوں کی ہے۔ راہ چلتے ہیں، تو گردن نیچی کیے ہوئے، اپنے سے بڑا مل جائے، جان پہچان ہو یا نہ ہو اُن کو سلام کر لینا ضرور، کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں، مگر کانوں کان خبر نہیں۔ محلے میں کوڑیوں لڑکے بھرے پڑے ہیں، لیکن ان کو کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔

سبق کا حوالہ: نصوح اور سلیم کی گفتگو

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عجب	عجیب	جان پہچان	واقفیت
کوڑیوں	مراد بہت سے، بیسیوں	واسطہ	تعلق، رشتہ

تشریح: زیرِ نظر اقتباس میں سلیم اپنے باپ کو محلے کے چار عمدہ اوصاف کے حامل لڑکوں کے معمول زندگی کے بارے میں بتاتا ہے کہ ان لڑکوں کی عادتیں عجیب و غریب ہیں۔ جب وہ راستے میں گزرتے ہیں تو نظریں جھکا کر گزرتے ہیں۔ جب کوئی اپنے سے بڑا ملتا ہے تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، نہایت ادب کے ساتھ سلام کرتے ہیں۔ وہ اس محلے میں کئی سالوں سے رہ رہے ہیں۔ اس محلے میں بہت سے لڑکے اور بھی رہتے ہیں مگر ان کا ان شرارتی اور بدتمیز لڑکوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سبق 6: پنچایت

پیراگراف 1: پنچایت کی صدا کس کے حق میں اٹھے گی؟ اس کے متعلق شیخ جمن کو اندیشہ نہیں تھا۔ قرب و جوار میں ایسا کون تھا، جو اُن کا شرمندۂ منت نہ ہو؟ کون تھا جو اُن کی دشمنی کو حقیر سمجھے؟ کس میں اتنی جرأت تھی جو اُن کے سامنے کھڑے ہو سکے؟ آسمان کے فرشتے تو پنچایت کرنے آئیں گے نہیں۔

سبق کا نام: پنچایت　**مصنف کا نام:** منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اندیشہ	فکر	شرمندۂ منت	احسان مند
قرب و جوار	دور و نزدیک	حقیر	ناکارہ، گھٹیا

تشریح: جب پنچایت شروع ہوئی تو کسی کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ فیصلہ کیا ہو گا؟ کیونکہ شیخ جمن ایسا شخص تھا کہ اس علاقے میں ہر کوئی اس کے زیرِ احسان تھا۔ علاقے میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو اس سے دشمنی مول لے۔ کوئی اپنے آپ کو ایسا نہ سمجھتا تھا جو شیخ جمن کی مخالفت کرے۔ آخر فیصلہ تو گاؤں کے لوگوں ہی نے کرنا ہے۔ پنچ بھی انہی سے ہوں گے اور سرپنچ بھی انہی گاؤں والوں سے ہوں گے تو پھر شیخ جمن کو فکر مندی کیسی ہونا تھی؟ بلکہ ہر کوئی بھی یہی سوچتا تھا کہ فیصلہ شیخ جمن کے حق ہی میں ہو گا۔

پیراگراف 2: اس پنچایت کے ایک مہینہ بعد ایک بیل مر گیا۔ جمن نے اپنے دوستوں سے کہا "یہ دغا بازی کی سزا ہے۔ انسان صبر کر جائے، مگر خدا نیک و بد دیکھتا ہے۔ الگو کو

download from https://infohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

اندیشہ ہوا کہ جمن نے اسے زہر دلوایا ہے اس کے برعکس چودھرائن کا خیال تھا کہ اس پر کچھ کرایا گیا ہے۔ چودھرائن اور فہمین میں ایک دن زور و شور سے ٹھنی، دونوں خواتین نے روانی بیان کی ندی بہادی، تشبیہات اور استعاروں میں باتیں ہوئیں۔ [FSD.II,2015]

سبق کا عنوان: پنچایت

مصنف کا نام: منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اندیشہ	شک، شبہ	برعکس	الٹ
روانی بیان	کلام کی تیزی، مراد زبان کی درازی	استعاروں	استعارہ کی جمع، کسی لفظ کو اصل معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال کرنا۔

تشریح: پنچایت کے ایک ماہ بعد الگو چودھری کا ایک بیل مر گیا۔ اس پر جمن نے اپنے دوستوں سے کہا کہ الگو چودھری کو یہ قدرت کی طرف سے دوستوں سے غداری کی سزا ملی ہے۔ انسان صبر کرلے تو اچھی بات ہے بہر حال خُدا اچھا اور بُرا سب دیکھتا ہے۔ الگو چودھری کو شُبہ ہوا کہ جمن نے اس کے بیل کو زہر دلوایا ہے۔ جبکہ اس کی بیوی کا خیال تھا کہ بیل پر کوئی جادو وغیرہ کروا کے مار دیا ہے۔ انھی باتوں کو لے کر ایک دن الگو چودھری کی بیوی چودھرائن اور جمن کی بیوی فہمین کے درمیان زور شور سے لڑائی بھی ہوئی۔ دونوں خواتین نے آپس میں خوب بڑھ چڑھ کر بدکلامی اور بدتمیزی بھی کی۔ ایک دوسرے کو اشاروں کنایوں میں بھی اچھی طرح ذلیل کیا۔

پیراگراف 3: جمن شیخ اور الگو چوہدری میں بڑا یارانہ تھا۔ ساجھے میں کھیتی ہوتی، لین دین میں بھی کچھ ساجھا تھا۔ ایک کو دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔ جمن جب حج کرنے گئے تھے تو اپنا گھر الگو کو سونپ گئے تھے اور الگو جب باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ دیتے۔ اسی دوستی کا آغاز اسی زمانہ میں ہوا، جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمعراتی کے روبرو زانوئے ادب تہ کرتے تھے۔ [FSD,I,2016]

سبق کا حوالہ: پنچایت **مصنف کا نام:** پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ساجھا	مشترکہ	اعتماد	بھروسہ
سونپنا	حوالے کرنا	زانوئے ادب تہ کرنا	مؤدب ہو کر بیٹھنا

تشریح: تشریح طلب عبارت میں مصنف جمن شیخ اور الگو چودھری کے تعلقات کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ اُن کی آپس میں بہت پرانی اور گہری دوستی تھی۔ دونوں مشترکہ کھیتی باڑی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ لین دین کے معاملے میں بھی دونوں میں شراکت تھی۔ دونوں ایک دوسرے پر مکمل بھروسا اور اعتماد کرتے تھے۔ دونوں کا آپس میں اس حد تک اعتماد تھا کہ جب جمن شیخ حج کرنے کے لیے گئے تو اپنا گھر بار الگو چودھری کے سپرد کر گئے تھے، کہ وہ اس کا خیال رکھیں گے۔ اسی طرح الگو چودھری کو بھی شیخ جمن پر بھرپور اعتماد تھا۔ جب گاؤں سے کہیں باہر جاتے تو اپنے گھر کی تمام تر ذمہ داری شیخ جمن کو سونپ جاتے۔ شیخ جمن بھی الگو چودھری کی طرح اپنی ذمہ داری کو بھی احسن طریقے سے سرانجام دیتے۔ گاؤں کے لوگ ان کی سچی اور گہری دوستی کی مثالیں دیتے تھے۔ اُن دونوں کی خلوص بھری دوستی کا آغاز اس وقت ہوا تھا، جب دونوں بچپن میں شیخ جمن کے والد بزرگوار شیخ جمعراتی کے پاس پڑھتے تھے۔ یعنی دونوں شیخ جمعراتی کے شاگرد تھے۔ یہی وہ دن تھے جب ان کی آپس کی دوستی پروان چڑھی اور مسلسل نبھا رہے تھے۔

پیراگراف 4: ایک بار وہ بھی بگڑے، سیٹھ جی گرم ہو پڑے۔ سیٹھانی جی جذبے کے مارے گھر سے نکل پڑیں، سوال و جواب ہونے لگے۔ خُوب مباحثہ ہوا، مجادلے کی نوبت آ پہنچی۔ سیٹھ جی نے گھر میں گھس کر کواڑ بند کر لیے۔ گاؤں کے کئی معزز آدمی جمع ہو گئے۔ دونوں فریقین کو سمجھایا۔ سیٹھ سمجھو کو دلاسا دے کر گھر سے نکالا اور صلاح دی کہ آپس میں سر پھٹول سے کام نہ چلے گا۔ [SGD,II,2016]

سبق کا حوالہ: پنچایت **مصنف کا نام:** منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مجادلہ	مباحثہ، لڑائی	گرم ہونا	غصے میں آ جانا
سر پھٹول	جھگڑا، لڑائی	کواڑ بند کر لینا	دروازے بند کر لینا

تشریح: مصنف کہتے ہیں کہ الگو چودھری نے جو بیل فروخت کیا تھا، اس کو مرے ہوئے کئی ماہ گزر گئے تھے۔ اس لیے اس نے سوچا اب بیل کی قیمت کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ تاہم ایک دن سیٹھ سمجھو کے گھر گئے۔ جوں ہی انھوں نے بیل کی قیمت کا مطالبہ کیا تو دونوں میاں بیوی باؤلے کتے کی طرح حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے کہ ہماری عمر بھر کی کمائی لٹ گئی ہے اور تمہیں دام کی پڑی ہے۔ تم نے ہم سے دھوکہ کیا اور مرا ہوا منحوس بیل ہمارے گلے باندھ دیا۔ اس طرح کی جھڑپ سُن کر چودھری الگو بھی واپس آ جاتے۔ مگر ڈیڑھ سو روپے سے اس طرح آسانی سے دست بردار ہو جانا آسان کام نہ تھا۔

آخر جب ایک دن چودھری الگو نے سیٹھ سمجھو سے بیل کی قیمت مانگی، تو وہ سخت غصے میں آ گئے اور ایک بار پھر دونوں ایک دوسرے پر خُوب بگڑے۔ سیٹھانی جی

downloaded from https://informationbhrmasset.com/

Scanned with CamScanner

جوش میں آ کر گھر سے نکل آئیں۔ دونوں میں بحث و تکرار ہوئی اور خوب آپس میں سوال جواب ہونے لگے۔ جب لڑائی جھگڑے تک نوبت آئی تو سیٹھ جی غصے میں آ کر گھر میں گھس گئے اور دروازے بند کر لیے۔ گاؤں کے بہت سے معزز لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے۔ انھوں نے دونوں فریقین کو سمجھایا۔ سیٹھ جی کو گھر سے نکال کر تسلی دی کہ اس طرح بحث و تکرار اور جھگڑے سے کام نہیں بنے گا بلکہ معاملہ اور بگڑے گا جس کا فیصلہ کرنا بھی دشوار ہو جائے گا۔

پیراگراف:5 بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو گریہ وزاری کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، خوبی تقدیر کوئی اس طرف مائل نہ ہوا کسی نے تو یوں ہی ہاں ہوں کر کے ٹال دیا، کسی نے زخم پر نمک چھڑک دیا۔ چاروں طرف سے گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی۔ لاٹھی پٹک دی اور دم لے کر کہا: "بیٹا تم بھی گھڑی بھر کو میری پنچایت میں چلے آنا"۔

[SGD,I,2014]

سبق کا عنوان: پنچایت **مصنف کا نام:** منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دانست	عقل، سمجھ	گریہ وزاری	منت سماجت، رونا دھونا
خوبی تقدیر	قسمت کا لکھا	پٹک دی	پھینک دی

تشریح: جب پنچایت کا دن مقرر ہو گیا تو بوڑھی خالہ ایک ڈنگوری کے ذریعے آہستہ آہستہ سارے گاؤں میں چکر لگانے لگی۔ کسی نے اس کی آواز سنی کسی نے اس کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا۔ تاہم اس نے اپنے خیال میں ہر کسی کو اپنی مصیبت بھری کہانی سنائی اور اپنی آہ وزاری بتانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ لیکن تقدیر کے لکھے ہوئے کو کون ٹال سکتا ہے؟ کسی شخص نے بھی اس کی باتوں پر دھیان اور توجہ نہ دی۔ بس یوں ہی ہوں ہاں کر کے اسے ٹالتے رہے۔ کسی نے الٹی سیدھی باتیں کر کے اس کے زخموں پر اور نمک چھڑکا۔ بوڑھی خالہ سارے گاؤں سے گھوم پھر کر بالآخر الگو چودھری کے ڈیرے پر آ گئی۔ ہاتھ میں پکڑی لاٹھی کو پرے پھینکا اور بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد بولی: "بیٹا تم بھی میری پنچایت کے سلسلہ میں تھوڑی دیر کے لیے پنچایت میں چلے آنا"۔

سبق: 7 آرام وسکون

پیراگراف:1 بیسیوں مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کیا کرو۔ نصیب دشمناں صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ مگر خاک اثر نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہی کہہ دیتے ہیں کہ کیا کیا جائے ان دنوں کام بے طرح زوروں پر ہے۔ ہر روز تھوڑا تھوڑا وقت آرام وسکون کے لئے نہ نکالا جائے، تو پھر بیمار پڑ کر بہت زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

[FSD,II,2016]

سبق کا حوالہ: آرام وسکون **مصنف کا نام:** سید امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بیسیوں مرتبہ	کئی مرتبہ	ہاتھ دھو بیٹھو	کھو بیٹھو
خاک اثر	ذرہ بھر	آرام وسکون	آرام کرنا

تشریح: بیگم صاحبہ ڈاکٹر صاحب سے کہتی ہیں کہ میں انھیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اپنی مصروفیت کم کریں اور زیادہ کام نہ کیا کریں۔ اگر کام کی زیادتی اور مصروفیت کا یہی حال رہا تو خدانخواستہ صحت جیسی قیمتی نعمت سے محروم ہو جائیں گے۔ لیکن میری باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتے اور ہمیشہ یہی بات کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ آج کل دفتر میں بہت زیادہ کام ہے اور آرام کے لیے وقت نکالنا ناممکن ہے۔ ہر روز آرام وسکون کے لیے تھوڑا سا وقت نکال لیا جائے تو یہ بہتر ہے۔ اگر آرام کے لیے وقت نہ نکالا جائے تو پھر انسان جب بیمار ہوتا ہے تو بہت زیادہ وقت آرام وسکون کے لیے نکالنا پڑ جاتا ہے۔

سبق: 8 لہو اور قالین

پیراگراف:1 شمالی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی دونوں الماریوں میں مجلد کتابیں، کارنس اور تپائیوں کے اُوپر تر و تازہ پھولوں سے مزین گل دان، دروازے اور کھڑکیوں پر ریشمی پردے، ایزل پر کینوس جو ابھی تک سادہ اور صاف ہے۔

[FSD,II,2016]

سبق کا عنوان: لہو اور قالین **مصنف کا نام:** میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مجلد کتابیں	جلد میں بندھی ہوئی کتابیں	کارنس	سینگ کی طرح کا قرنی منڈیر
تپائیوں	میزوں	ایزل	لکڑی کا قالب جس پر مصور لکھتا ہے
مزین گل دان	گلدستہ	کینوس	کپڑا جس پر تصویر بنائی جاتی ہے

Scanned with CamScanner

تشریح: اس تشریح طلب پیرے میں میرزا ادیب اس کمرے کی تصویر کشی کرتا ہے، جو سردار تجمل حسین کی کوٹھی "المشاط" میں ایک وسیع کمرا تھا۔ جو صرف ایک فن کار اور مصور اختر کے کام کے لیے مخصوص تھا۔ دوسرے معنوں میں کمرا مصور اختر کی مصوری کے لیے مرکز کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ نہایت اعلیٰ قسم کے سامان سے سجا ہوا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر آرام دہ صوفہ سیٹ اور کرسیاں لگی ہوئیں تھیں۔ اس کی شمالی دیوار میں دو خوبصورت الماریاں لگی ہوئی تھیں جن میں جلد بندھی ہوئی کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ سینگ کی طرح کے نمائشی ٹکڑوں اور تپائیوں کے اوپر تر و تازہ پھولوں سے سجے ہوئے گلدستے رکھے ہوئے تھے۔ دروازوں اور کھڑکیوں پر ریشمی پردے لٹکے ہوئے تھے۔ درمیان میں ولایتی ٹاٹ پر لکڑی کا ایک خوبصورت قالب یا سٹینڈ کھڑا تھا جس پر مصور تصویریں بنایا کرتا تھا۔ جو سادہ اور صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس قالب کے قریب ہی ایک تپائی پر رنگوں کے ڈبے، چینی کی چھوٹی چھوٹی پیالیاں جن میں مصور رنگ تیار کرتا تھا، طرح طرح کے قلم، برش اور تصویر بنانے کا دوسرا ضروری سامان رکھا تھا۔ گرمیوں کا آغاز تھا اور گرمیوں کے ابتدائی روشن صبح کو روشن دانوں سے آتی ہوئی روشنی اندر آ کر اس کمرے کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا رہی تھی۔

پیراگراف:2 تم دنیا سے الگ تھلگ رہ کر مصوری کرتے رہتے ہو۔ تمھیں معلوم نہیں لوگ اس قسم کے واقعے پر کیا کچھ کرتے ہیں؟ سب کہیں گے ایک غریب اور قلاش مصور کو جھونپڑی میں سے نکال کر لایا، دکھاوے کے لیے اور پھر اسے واپس بھیج دیا، کیا یہ میری توہین نہیں ہے؟

سبق کا نام: لحاف اور قالین **مصنف کا نام:** میرزا ادیب **[SGD,II,2014]**

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الگ تھلگ	علیحدہ	مصوری	تصویریں بنانا
قلاش	نہایت غریب	توہین	بے عزتی

تشریح: زیرِ تشریح پیراگراف میں تجمل حسین اختر سے کہتا ہے کہ تم دنیا سے الگ ہو کر تصویریں بنایا کرتے تھے۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تم یہاں سے چلے جاؤ گے تو لوگ ایسے واقعہ پر کیا سمجھیں گے۔ سب یہی کہیں گے کہ ایک نہایت ہی غریب اور بے مایہ مصور کو ایک جھونپڑی میں سے نکال کر ادھر لایا تھا اور اب اس کی تصویریں اپنے ڈرائینگ روم میں سجا کر اور دوستوں کو دے کر اُسے گھر سے نکال باہر کیا ہے۔ کیا ایسی باتیں میری توہین نہیں کہلائیں گی؟

پیراگراف:3 آج سے دو سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ بہت کم لوگ مجھے جانتے تھے اور جو جانتے تھے انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں ایک مفلس، قلاش اور گمنام مصوّر ہوں۔ میں نے بے شمار تصویریں بنائی تھیں مگر وہ تمام کی تمام کباڑیوں یا نیلام گھروں میں پہنچ کر کوڑیوں کے بھاؤ بک چکی تھیں۔

[LHR,I,2015]

سبق کا حوالہ: لحاف اور قالین **مصنف کا نام:** میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تنگ و تاریک	چھوٹی جگہ جہاں اندھیرا ہو	قلاش	مفلس
مصوّر	تصویر بنانے والا	کوڑیوں کے بھاؤ	سستے داموں

تشریح: سردار تجمل سے اختر کہتا ہے کہ آج سے دو برس پہلے میں ایک چھوٹی سی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی گلی کے ایک پرانے اور ٹوٹے پھوٹے سے گھر میں رہتا تھا۔ جہاں میری کوئی پہچان نہ تھی۔ صرف چند لوگوں کو میرے بارے میں یہی علم تھا کہ میں ایک غریب، مسکین اور گمنامی کی زندگی گزارنے والا ایک عام سا مصوّر رہوں۔ میں نے بے شمار تصویریں بنائی تھیں۔ لیکن وہ سب کی سب یا تو کباڑ خانوں اور یا نیلام گھروں میں بہت سستے داموں بکی تھیں۔ اس طرح میری اور میرے فن کی کسی نے کوئی خاص قدر نہ کی تھی۔

پیراگراف:4 یہ کوئی معما نہیں ہے۔ آج سے دو سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ بہت کم لوگ مجھے جانتے تھے اور جو جانتے تھے انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں ایک مفلس، قلاش اور گمنام مصوّر ہوں۔

[SWL,II,2016]

سبق کا عنوان: لحاف اور قالین **مصنف کا نام:** میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معمّا	حل نہ ہونے والا مسئلہ	خستہ	کمزور
مفلس	غریب	قلاش	انتہائی غریب

تشریح: جب تجمل نے بار بار اصرار کیا کہ اختر وہاں سے نہ جائے، تو اختر نے اصل کہانی اور حقیقت بیان کی جو حیران کن اور حیرت انگیز تھی۔ اختر نے کہا کہ یہاں آنے سے دو سال

downloaded from https://informationsissed.com
Scanned with CamScanner

پہلے میں ایک غریب مصوّر تھا۔ میں ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک پرانے اور بدحال دکھائی دینے والے مکان میں رہتا تھا۔ مجھے بہت کم لوگ جانتے تھے۔ وہ صرف یہ جانتے تھے کہ میں ایک غریب، مسکین اور گمنامی کی زندگی بسر کرنے والا مصوّر ہوں۔

پیراگراف: 5 جس طرح بڑی بڑی دکانوں کے دروازوں پر انسانی پیکروں کو نہایت خوبصورت اور شفاف لباس پہنا کر انہیں الماریوں کے اندر سجا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ اُن حسین و جمیل مجسموں کو دیکھ کر دکانداروں کے اعلیٰ ذوق اور اُن کی شان و شوکت سے مرعوب ہو جائیں اسی طرح آپ بھی اپنی امارت اور اپنی شخصیت کی نمائش کے لئے میری ذات اور میرے فن کو استعمال کر رہے ہیں۔ **[DGK,II,2016]**

سبق کا حوالہ: لہو اور قالین **مصنف کا نام:** میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مجسموں	بتوں	مرعوب	دبدبہ میں آجانا
امارت	امیری	نمائش	دکھاوا

تشریح: جس طرح بڑے دکانداروں کو اپنے اعلیٰ ذوق کی نمائش سے متاثر کرنے کے لیے اپنی بڑی بڑی دکانوں کے دروازوں پر انسانی مجسموں کو نہایت خوبصورت لباس پہنا کر الماریوں کے اندر سجا دیتے ہیں تاکہ لوگ اُن خوبصورت اور خوش لباس مجسموں کو دیکھ کر اُن کے اعلیٰ ذوق اور شان و شوکت سے متاثر ہو سکیں۔ اسی طرح آپ بھی اپنی دولت اور شخصیت کی نمائش کے لیے میری ذات اور میرے فن کو استعمال کرتے رہے۔

سبق: 9	امتحان

پیراگراف: 1 والد صاحب ایک زبردست چٹھی سفارش کی لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے۔ وہ چٹھی دیکھ کر بہت اخلاق سے ملے، آنے کی وجہ دریافت کی۔ والد نے عرض کیا کہ خادم زادہ اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔ اگر آپ کوشش فرمائیں تو یہ خانہ زاد ہمیشہ ممنون احسان رہے گا۔ وہ بہت ہنسے اور دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے، فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے۔ **[SGD,I,2014]**

سبق کا عنوان: امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دریافت کرنا	پوچھنا	خادم زادہ	میرا بیٹا
خانہ زاد	غلام، خادم	ممنون احسان	شکر گزار، احسان مند

تشریح: جب امتحان ختم ہو چکا تو اب کوشش کی گئی کہ نمبر لگانے والے حضرات سے رابطہ کیا جائے۔ چنانچہ والد صاحب ایک ممتحن کی طرف ایک سفارشی رقعہ لکھوا کر لائے اور اس صاحب کے ہاں حاضر ہوئے۔ سفارشی چٹھی کو پا کر بہت تپاک سے ملنے آنے کا سبب پوچھا۔ ابا جی نے عرض کیا کہ میرا بیٹا اس سال ''لاء'' کے امتحان میں شامل ہوا ہے۔ اگر آپ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں تو یہ برخوردار امتحان میں پاس ہو سکتا ہے۔ اس بنا پر خادم آپ کا تاحیات احسان مند رہے گا۔ وہ صاحب یہ بات سن کر بہت ہنسے اور جو لوگ وہاں موجود تھے اُن سے فرمانے لگے دیکھو یہ کیسی عجیب و غریب فرمائش ہے۔

پیراگراف: 2 میں نے بھی تقدیر اور تدبیر پر ایک چھوٹا سا لیکچر دے کر ثابت کر دیا کہ تدبیر کوئی چیز نہیں، تقدیر سے تمام دنیا کے کام چلتے ہیں۔ قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی اور ایک دن وہ آیا کہ ہم ہال ٹکٹ لیے ہوئے مقام امتحان پر پہنچ ہی گئے۔ گویا دنہیں کیا تھا، لیکن دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی: اوّل تو ''امدادِ غیبی'' دوسرے ''پرچوں کی اُلٹ پھیر''۔ **[GUJ,I,2015]**

سبق کا عنوان: امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تقدیر	قسمت	تدبیر	کوشش
مقام	جگہ	قصہ مختصر	چھوٹی بات

تشریح: میں نے بھی قسمت اور کوشش کے متعلق ایک چھوٹی سی تقریر کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ انسان کے اختیار میں کچھ نہیں بلکہ وہی ہوتا ہے جو تقدیر کا لکھا ہوا اور دنیا جہان کے سارے ہی کام تقدیر سے ہوتے ہیں۔ تقدیر میں لکھا ہو تو ہوتا ہے اور نہ لکھا ہو تو نہیں ہوتا یعنی ''وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔''

downloaded from https://infohubmssissel.com/

Scanned with CamScanner

مختصر بات یہ کہ امتحان میں شمولیت کی درخواست دی گئی جو کہ منظور بھی ہوگئی اور آخر کار وہ دن بھی آ پہنچا جب ہم امتحانی ہال کمرے میں رول نمبر سلپ لیے امتحان دینے پہنچ گئے۔ اگر چہ میری بالکل بھی تیاری نہیں تھی مگر دو وجہ سے پاس ہونے کی بڑی امید تھی۔ ایک تو طیب سے ملنے والی امداد یعنی بدعنوان نگران وغیرہ کے ذریعے امدادی مواد کا ملنا اور دوسری پرچوں کی تبدیلی کی امید تھی۔

پیراگراف:3 منشی صاحب دوست تھے اور لیکچرار صاحب پڑھانے میں مستغرق، حاضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی۔ اب آپ ہی بتائیں کہ ''لا کلاس'' میں شریک ہونے سے میرے کس مشغلے میں فرق آ سکتا تھا؟ والد صاحب قبلہ خوش تھے کہ بیٹے کو قانون کا شوق ہو چلا ہے۔ کسی زمانے میں بڑے بڑے وکیلوں کے کان کترے گا۔

[LHR,II,2016]

سبق کا حوالہ: امتحان **مصنف کا نام:** مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مستغرق	غرق ہونا	تکمیل	مکمل کرنا
دشواری	مشکل	کان کترے گا	سبقت لے جائے گا

تشریح: تشریح طلب عبارت میں مصنف بتاتے ہیں کہ کالج کے کلرک سے میری بڑی اچھی دوستی تھی جب کہ استاد محترم پڑھانے میں اس قدر مگن ہوتے تھے کہ حاضری مکمل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی تھی۔ حاضری کے معاملے میں میں اس لیے احتیاط کرتا تھا کہ کہیں حاضری کم ہونے کی صورت میں کوئی مسئلہ نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ داخلہ بھجوانے میں بھی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور یہی میرے روزمرہ کے معمولات تھے۔ ان سے ہی آپ اندازہ لگائیں کہ جس انداز سے میں قانون کی کلاسز لے رہا تھا، اس سے میرے مشاغل میں کوئی فرق آ سکتا تھا؟ یقیناً نہیں آ سکتا تھا۔ جب کہ والد محترم بہت مطمئن اور خوش تھے کہ اُن کا لاڈلا بیٹا وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اُن کی رائے تھی کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے کہ جب ان کا بیٹا بڑے بڑے وکیلوں کو لاجواب کر کے مات دے دے گا۔

پیراگراف:4 والد صاحب قبلہ خوش تھے کے بیٹے کو قانون کا شوق ہو چلا ہے۔ کسی زمانے میں بڑے بڑے وکیلوں کے کان کترے گا۔ ہم بھی بے فکر تھے کہ چلو دو برس تک تو کوئی محنت کے لیے کہہ ہی نہیں سکتا۔ بعد میں دیکھیے کون جیتا ہے اور کون مرتا ہے؟ لیکن زمانہ آنکھ بند کیے گزر جاتا ہے۔ دو سال ایسے گزر گئے جیسے ہوا۔

[MTN,II,2016]

سبق کا حوالہ: امتحان **مصنف کا نام:** مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قبلہ	محترم	کان کترے	سبقت لے جانا
آنکھ بند کیے گزر	جلدی گزر جاتا ہے	گزر گئے	بیت گئے

تشریح: والد محترم بہت مطمئن اور خوش تھے کہ اُن کا لاڈلا بیٹا وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اُن کی رائے تھی کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے کہ جب ان کا بیٹا بڑے بڑے وکیلوں کو لاجواب کر کے مات دے دے گا۔ میں بھی اپنے تئیں بہت مطمئن اور بے فکر تھا کہ چلو دو سال تو آرام سے گزر جائیں گے اور کوئی بھی پڑھنے اور محنت کرنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔ دو سالوں کے بعد دیکھا جائے گا، کون جیتا ہے اور کون مرتا ہے؟ مگر دو سال کا حسین عرصہ بے حد خوشی اور مسحور کر دینے والا عرصہ تھا جو میری زندگی میں آیا اور ہوا کی طرح گزر گیا۔

پیراگراف:5 ''لا کلاس'' کا صداقت نامہ بھی مل گیا۔ اب کیا تھا والدین امتحان وکالت کی تیاری کے سر ہو گئے مگر میں بھی ایک ذات شریف ہوں، ایک بڑھیا اور ایک بوڑھے کو دھوکا دینا کیا بڑی بات ہے۔ میں نے تقاضا کیا کہ علیحدہ کمرہ مل جائے تو محنت کروں۔ بال بچوں کی گڑبڑ میں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ چند روز اسی حیلے سے ٹال دیے۔ لیکن تا بکے؟ بڑی بی نے اپنے سونے کا کمرا خالی کر دیا۔

[SWL,I,2016]

سبق کا حوالہ: امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صداقت نامہ	اجازت نامہ	ذات شریف	چالاک انسان
تقاضا	مطالبہ	حیلے	بہانے

تشریح: مصنف بتاتے ہیں کہ والد محترم کی خواہش تھی کہ میں قانون کی تعلیم حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے قانون کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ قانون کا کورس دو سال کا تھا اور یہ عرصہ میں نے خوش و خرم اور بڑے مزے میں گزار دیا۔ میرا روزانہ کا معمول تھا کہ شام کے وقت باقاعدہ کلاس میں پڑھنے کی

downloaded from https://informississed.com

Scanned with CamScanner

بجائے میں اپنے دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے نکل جاتا تھا۔ یوں دو سال کا عرصہ ہنسی خوشی سے گزر گیا۔ قانون کی تعلیم مکمل ہو گئی تو کالج والوں نے امتحان کی اطلاع دی اور ساتھ ہی مجھے وکالت کے امتحان میں شرکت کا سرٹیفکیٹ بھی بھجوا دیا۔

جوں ہی میرے والدین کو میرے امتحانات کے بارے میں علم ہوا تو انھیں میری تیاری کی فکر دامن گیر ہو گئی اور وہ میرے پیچھے ہی پڑ گئے کہ امتحان کی تیاری بھرپور اور مکمل ہونی چاہیے مگر میں بھی کسی سے کم نہ تھا۔ بوڑھے ماں باپ کو خوش فہمیوں میں رکھنا تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ فوراً میں نے ان سے علیحدہ کمرے کا مطالبہ کر دیا تاکہ تنہائی میں بیٹھ کر یکسوئی سے تیاری کر سکوں۔ چوں کہ بچوں کے شور غل اور ہنگاموں میں پڑھائی ناممکن ہے، اس لیے پڑھائی کے لیے علیحدہ کمرے کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ چند روز تو ایسے ہی حیلے بہانوں سے گزارنے میں کامیاب ہو گیا۔ آخر کب تک؟ اماں نے اپنے سونے کا کمرا خالی کر کے میرے حوالے کر دیا۔

سبق: 10 ملکی پرندے اور دوسرے جانور

پیراگراف 1: عام طور پر بلبل کو آہ وزاری کی دعوت دی جاتی ہے اور رونے پیٹنے کے لیے اکسایا جاتا ہے۔ بلبل کو ایسی باتیں بالکل پسند نہیں۔ ویسے بلبل ہونا کافی مضحکہ خیز ہوتا ہوگا۔ بلبل اور گلاب کے پھول کی افواہ کسی شاعر نے اڑائی تھی جس نے رات گئے گلاب کی ٹہنی پر بلبل کو نالہ وشیون کرتے دیکھا تھا۔ کم از کم اس کا خیال تھا کہ وہ پرندہ بلبل ہے اور وہ چیز نالہ وشیون۔ [GUJ,II,2014]

سبق کا عنوان: ملکی پرندے اور دوسرے جانور **مصنف کا نام:** شفیق الرحمٰن

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آہ وزاری	رونا دھونا	اکسانا	ابھارنا، ترغیب دینا
مضحکہ خیز	ہنسی مذاق کی بات	نالہ وشیون	رونا دھونا

تشریح: عام طور پر بلبل کے لیے ایسے حالات پیدا کیے جاتے ہیں کہ بلبل رونے لگ جائے اور روتی ہی رہے۔ اسے رونے پیٹنے کے لیے ترغیب دی جاتی ہے۔ حالانکہ بلبل ایسی باتیں پسند نہیں کرتی۔ ویسے بلبل کا بلبل ہونا ہی ہنسی مذاق کے لیے کافی ہے اور یہ جو بلبل اور گلاب کے پھول کی محبت کی کہانی کسی نے گھڑ کر سنا دی ہے تو یہ کام کسی شاعر کا لگتا ہے کیونکہ شاعر لوگ بھی تو عاشق مزاج ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی رات شاعر نے بلبل کو گلاب کے پھول کے نزدیک اس صورت میں دیکھا ہو کہ وہ پھول کو دیکھ کر آہ وزاری کر رہی ہو۔ گلاب کے پھول کو چومتی ہو اور اسے اپنے قریب لاتی ہو۔

پیراگراف 2: سال بھر میں بلی سدھائی جا سکتی ہے، مگر سال بھر کی مشقت کا نتیجہ صرف ایک سدھائی ہوئی بلی ہوگا۔ جہاں بقیہ چوپائے، دودھ پلانے والے جانوروں میں سے ہیں۔ وہاں بلی دودھ پینے والے جانوروں سے تعلق رکھتی ہے۔ [RWP,II,2015]

سبق کا حوالہ: ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سدھائی	تربیت دی	مشقت	محنت
بقیہ	باقی	تعلق	رشتہ

تشریح: مصنف مزاح کے طور پر کہتا ہے کہ اگر ہم کوشش کریں تو ایک سال کی محنت کے بعد ایک بلی کو اپنے ساتھ مانوس کر سکتے ہیں، لیکن یہ بے کار کی محنت کہلائے گی جس کا نتیجہ سال بھر کی محنت کے بعد صرف ایک سدھائی ہوئی بلی کی شکل میں نکلے گا۔

دیگر چوپائے (مثلاً گائے، بھینس، اونٹنی، بکری، وغیرہ) ہمیں دودھ مہیا کرتے ہیں لیکن بلی دودھ پینے والا جانوروں سے تعلق رکھتی ہے۔

پیراگراف 3: بلیاں دوپہر کو سو جاتی ہیں۔ وہ رات تک انتظار نہیں کر سکتیں۔ بعض اوقات بظاہر سوئی ہوئی بلی ادھر اُدھر دیکھ کر چپکے سے باہر نکل جاتی ہے۔ اس سے باز پرس کی جائے تو خفا ہو جاتی ہے۔ بلی کی جگہ کوئی بھی ہو خفا ہو جائے گی۔ ایک ہی گھر میں سالہا سال گزارنے کے باوجود انسان اور بلی اجنبی رہتے ہیں۔

سبق کا حوالہ: ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بعض اوقات	کبھی کبھار	باز پرس	پوچھ گچھ
خفا	ناراض	سالہا سال	کئی کئی سال

downloaded from https://informationmelissed.com

Scanned with CamScanner

تشریح: بلیاں دوپہر کو ہی سو جاتی ہیں کیونکہ وہ سونے کے لیے رات تک انتظار نہیں کر سکتیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بلی کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ سو رہی ہے لیکن وہ ہمیں دھوکا دے کے اِدھر اُدھر دیکھ کر خاموشی سے باہر نکل جاتی ہے۔ بلی سے پوچھ گچھ کی جائے یا اسے ڈانٹا جائے تو بھی وہ ناراض ہو جاتی ہے۔ یہ صرف بلی تک ہی محدود نہیں ہے آپ کسی سے بھی باز پرس کریں یا ڈانٹیں تو وہ ناراض ہو جائے گا۔ ایک ہی گھر میں کئی سال تک ایک ساتھ رہنے کے باوجود انسان اور بلی ایک دوسرے سے مانوس نہیں ہو پاتے اور ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہی رہتے ہیں۔

پیراگراف:4 دن بھر اُلو آرام کرتا ہے اور رات بھر ہُو ہُو کرتا ہے۔ اس میں کیا مصلحت پوشیدہ ہے؟ میرا قیاس اتنا ہی صحیح ہے جتنا کہ آپ لوگوں کا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اُلو تُو ہی تُو کا وظیفہ پڑھتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو وہ اُن خود پسندوں سے ہزار درجہ بہتر ہے جو ہر وقت میں ہی میں کا ورد کرتے رہتے ہیں۔

سبق کا حوالہ: ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پوشیدہ	چھپے ہوئے	دن بھر	پورا دن
خود پسندوں	اپنے آپ کو پسند کرنا	ورد	ذکر

تشریح: اس تشریح طلب پیرے میں ڈاکٹر شفیق الرحمان اُلو کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ الو کو وہی پسند کر سکتا ہے جو فطرت کا حد سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔ الو الو ہی ہوتا ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ الو دن بھر آرام کرتا ہے اور رات بھر اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ یہ بات تو قرآن سے بھی ثابت ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔ اُلو دن بھر کیوں آرام کرتا ہے اور رات بھر کیوں اللہ اللہ کرتا ہے؟ اس میں کیا بھلائی چھپی ہوئی ہے۔ مصنف کی رائے میں اس کا خیال قاری کے خیال کے برابر درست ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ الو رات کو تو ہی تو کا وظیفہ پڑھتا ہے، تو ہی تو سے مراد یہ ہے کہ سب کچھ اللہ ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے کہ الو رات کو تو ہی تو کا وظیفہ پڑھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو پسند کرنے والے انسانوں سے ہزار درجے بہتر ہے۔ جو ہر وقت میں ہی میں کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔

سبق: 11 — قدر ایاز

پیراگراف:1 یہ بنگلہ کم و بیش دو ایکڑ قطعہ زمین میں واقع تھا، یعنی قسامِ ازل نے ہی اسے خاصا شاہانہ طول و عرض بخشا تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع چمن تھا۔ جس کے حاشیے پر مہندی کی گہری سبز باڑ کے سر پر، نیزوں اونچے سرو اور سفیدے کے پیڑ لہلہاتے تھے۔ چمن میں جا بجا سرخ و سپید گلاب کے پودے تھے۔ الغرض ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویے سے امیرانہ تھا۔

[SGD,I,2015]

سبق کا عنوان: قدر ایاز **مصنف کا نام:** کرنل محمد خاں

خط کشیدہ الفاظ کی معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قطعہ	ٹکڑا	قسامِ ازل	پہلے دن تقسیم کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ
خاصا	بہت زیادہ	وسیع	کھلا

تشریح: جس طرح کرنل رینک کے فوجی افسروں کو سرکاری بنگلے الاٹ ہوتے ہیں، اسی طرح کرنل محمد خان کو بھی ایک بنگلہ الاٹ ہوا تھا۔ اس تشریح طلب پیرے میں کرنل محمد خان اس بنگلے کی حیثیت' ساخت اور اس میں موجود مراعات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو بنگلہ مجھے الاٹ کیا گیا تھا اس کا رقبہ تقریباً دو ایکڑ زمین پر مشتمل تھا۔ یہ ازل سے ہی بادشاہوں کے بنگلوں کی طرح کافی لمبا اور چوڑا تھا۔ بنگلے کی عمارت کے سامنے ایک وسیع باغ تھا۔ باغ کے کنارے پر چاروں طرف مہندی کے پودوں کی باڑ لگی ہوئی تھی اور اُن مہندی کے پودوں کے درمیان سرو اور سفیدے کے لہلہاتے اونچے اونچے سرسبز درخت اس کے حسن کو اور بھی چار چاند لگا رہے تھے۔ باغ میں ہر طرف جگہ جگہ سفید اور سرخ گلاب کے پودے کھلے ہوئے گلابوں کے ساتھ اس کی رنگینی کو دوبالا کر رہے تھے۔ وہ بنگلے کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گویا ہمارا بنگلہ ہر لحاظ سے امیروں کا بنگلہ معلوم ہوتا تھا۔ ہمارا بنگلہ تو امیروں جیسا تھا لیکن اس کے اندر کا سامان امیروں کے سامان کے مقابلے میں قدرے کم ہی تھا۔ اپنے مکان کی حیثیت اور شان کو دیکھتے ہوئے ہم نے کسی نہ کسی طرح ہر کمرے کے لیے ایک دری یا قالین کا انتظام کر لیا۔ یعنی ہر کمرے میں ایک قالین یا دری موجود تھی اور یہ چیزیں ہم نے مقامی کباڑیے سے خریدی تھیں۔ اس کے علاوہ ہم نے بنگلے کی مناسبت سے مناسب اور ضروری سامان بھی حاصل کر لیا تھا۔

پیراگراف:2 طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے اور یہ کہ دو طرفہ طوفان کا حدود اربعہ ایک چائے کی پیالی میں سما سکتا ہے۔

[LHR,II,2016]

سبق کا حوالہ: قدر ایاز

مصنف کا نام: کرنل محمد خان

Scanned with CamScanner

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
ظاہر	واضح	دونوں طرف کے	طرفین
ہلکا	خفیف	جھگڑا	تنازع

تشریح: مصنف کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کہانی بڑی تسلی سے سُنی۔ دونوں (علی بخش، سلیم) طرف کے جب بیانات سنے گئے تو یہ بات واضح ہوگئی کہ دونوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے کی نوعیت کچھ خاص نہیں ہے اور دونوں طرف کے گلوں شکوؤں کا حدود اربعہ محض ایک چائے کی پیالی میں سما سکتا ہے۔

پیراگراف 3: یہ نہیں کہ چھوٹا چودھری یا اس کے گھر والے مہمان نواز نہ تھے۔ انہیں صرف اس بات کا یقین نہیں تھا کہ ان کی مہمان نوازی ماسٹر جی کو موافق بھی آئے گی یا نہیں۔ بہر حال انہوں نے اپنی تواضع کی ابتدا کی۔ چھوٹا چودھری اور اس کے بڑے بھائی ماسٹر جی کو بصد تعظیم اپنی چوپال میں لے گئے۔

[SGD,I,2016]

سبق کا عنوان: قدر ایاز **مصنف کا نام:** کرنل محمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
ٹھیک	موافق	مہمان کی خدمت کرنے والے	مہمان نواز
بہت زیادہ عزت کے ساتھ	بصد تعظیم	خدمت	تواضع

تشریح: اس اقتباس میں چھوٹے چودھری کی مہمان نوازی اور دیہاتیوں کے خلوص و سادگی سے متعارف کرایا گیا ہے۔ اقتباس کے آغاز میں بتایا گیا ہے کہ ایسی بات نہیں تھی کہ چھوٹے چودھری کے گھر والے مہمان نواز نہ تھے۔ چونکہ وہ دیہات میں رہتے تھے، اس لیے اُن کو یہ فکر لاحق تھی کہ اُن کی مہمان نوازی ماسٹر جی کو پسند بھی آئے گی یا نہیں۔ بہر حال اُنہوں نے اپنی خدمت خاطر کا آغاز اس طرح کیا۔ کہ چھوٹا چودھری اور اس کے بڑے بھائی صاحب ماسٹر جی کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ اپنی چوپال میں لے گئے۔

پیراگراف 4: علی بخش کی داستان غم ختم ہوئی تو سلیم میاں بھی آگئے۔ علی بخش کے چہرے پر شکایت لکھی ہوئی دیکھی تو اپنے دل پر لکھی ہوئی شکایت بیان کرنے لگے۔ ہم نے سکون سے یہ قصہ سنا۔ طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے۔

سبق کا حوالہ: قدر ایاز **مصنف کا نام:** کرنل محمد خان [SWL,I,2015]

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
گلہ شکوہ	شکایت	دکھ کی داستان	داستان غم
ہلکا	خفیف	دونوں طرف کے	طرفین

تشریح: جب علی بخش کی درد بھری کہانی ختم ہوئی، تو اتنی دیر میں سلیم میاں بھی آگئے۔ اُن کے چہرے سے بھی صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اپنے ملازم علی بخش کے لیے ناراضی کے تاثرات رکھتے ہیں۔ جب انہوں نے علی بخش کے چہرے پر ناراضی کے تاثرات دیکھے تو وہ بھی اپنی ناراضی کا سبب بیان کرنے لگے۔ مصنف بیان کرتے ہیں کہ ہم نے یہ تمام کہانی بڑی تسلی سے سنی اور دونوں طرف کے جب بیانات سنے تو بات واضح ہوگئی کہ دونوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے کی نوعیت کچھ خاص نہیں ہے اور بہت ہلکا سا تنازعہ ہے۔

پیراگراف 5: سلیم میاں جو ابھی ابھی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے، دوسرے کرنیل زادوں کی طرح اور اُن کے ہمراہ بے فکری سے بیڈمنٹن کھیلتے اور سرِ شام ہی دوستوں کے ساتھ ٹیلی وژن کے سامنے جم جاتے۔ کیا مجال جو کوئی غیر اس مشاہدے میں مخل یا شریک ہو سوائے اس کے کہ ہمارا بوڑھا ملازم علی بخش ان کی تواضع کے لیے کمرے میں خاموشی سے داخل اور خارج ہوتا رہتا۔

سبق کا حوالہ: قدر ایاز **مصنف کا نام:** کرنل محمد خان [DGK,I,2015]

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مراد ہے بیٹھ جاتے	جم جاتے	شام ہوتے ہی	سرِ شام
خدمت	تواضع	دخل اندازی کرنا	مخل ہونا

downloaded from https://informationmissed.com/

Scanned with CamScanner

جاؤں گا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کریں کہ میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو جائیں تا کہ قریش مکہ یہ سمجھیں کہ میں گھر میں موجود ہوں اور بستر پر سویا ہوا ہوں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح ہوتے ہی تمام امانتیں اصل مالکوں کے حوالے کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل کی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر مبارک پر لیٹ گئے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ کفار مکہ نے گھر کا مکمل طور پر محاصرہ کیا ہوا ہے۔ مگر شیر خدا نے اس کی پروا نہ کی۔ حالانکہ ان پُر خطر حالات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر لیٹنا اپنے آپ کو قتل ہونے کے لیے پیش کرنا تھا۔ گویا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بے مثل تھی اور آفرین ہے شیر خدا کی شجاعت و بہادری پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر مبارک پر اس طرح لیٹ گئے جیسے پھولوں کے بستر پر لیٹ گئے ہوں۔

پیراگراف 3: ''ظالموں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمزدہ ہوئے اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر اُن کی نظر پڑ جائے، تو ہم کو دیکھ لیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''
[MTN,I,2015][GUJ,I,2016]

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **مصنف کا نام:** مولانا شبلی نعمانی ؒ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محبوس رکھا	قید میں رکھا	حرم میں	خانہ کعبہ میں
دہانے تک	سرے پہ	آہٹ پا کر	قدموں کی آواز سن کر

تشریح: زیر تشریح عبارت میں مصنف بتاتے ہیں، کہ صبح کے وقت جب قریش بیدار ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت طیش میں آئے۔ ان ظالموں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا اور کعبہ کی چار دیواری میں قید کر دیا اور کچھ دیر کے بعد چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکل پڑے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرتے ہوئے اس غار کے بالکل قریب آ گئے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پناہ لے رکھی تھی۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے پاؤں کی آواز سنی تو پریشان ہو گئے اور حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اگر قریش والوں کی نظر اپنے قدموں پر پڑ گئی تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

پیراگراف 4: ''سراقہ بن جُعشم نے سنا، تو انعام کی اُمید میں نکلا۔ عین اُس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ روانہ ہو رہے تھے۔ اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا اور گھوڑا دوڑا کر قریب آ گیا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔ ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں ''نہیں'' نکلا لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اُتر پڑا اور پھر فال نکالی، اب بھی وہی جواب تھا، لیکن مکرر تجربے نے اس کی ہمت پست کر دی اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور آثار ہیں۔''
[SGD,I,2015]

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **مصنف کا نام:** مولانا شبلی نعمانی ؒ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ترکش	تیردان	دوڑا کے قریب آ گیا	بھگا کر پاس آ گیا
فال نکالی	قرعہ نکالا	دھنس گئے	دھنس گئے

تشریح: اُدھر قریش نے یہ اعلان بھی کروایا تھا، کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر کے لائے گا، اُس کو ایک جان کے بدلے کے برابر (یعنی سو اونٹ) انعام ملے گا۔ ایک شخص سراقہ بن جُعشم انعام کے لالچ میں آ کر نکل پڑا۔ یہ وہ وقت تھا جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غار سے نکل کر اب مدینہ کی طرف جا رہے تھے، سراقہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا اور گھوڑا بھگا کر بالکل پاس آ گیا مگر گھوڑے کے ٹھوکر کھانے سے وہ نیچے گر گیا۔ اپنے تیر دان سے قرعہ کے لیے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جیسا کہ اُن کا عقیدہ تھا۔ جواب ''نہیں'' میں نکلا۔ اپنے عقیدے کے مطابق اُس کو فوراً باز آ جانا چاہیے تھا۔ لیکن سو اونٹوں کے بھاری انعام کے لالچ میں اپنے عقیدے کے خلاف تیر کے فیصلے سے بھی انکاری ہو گیا۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھا۔ اس دفعہ گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ وہ گھوڑے سے اتر گیا اور دوبارہ قرعہ نکالا۔ اِس دفعہ بھی جواب ''نہیں'' میں ہی تھا۔ دو دفعہ کے تجربے نے اس کی ہمت ختم کر دی تھی۔ اس لیے اُسے یقین ہو گیا کہ یہ نشانیاں کسی اور بات کا پتا دے رہی ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جا کر اور قریش کے اعلان کا واقعہ سنا کر اپنے لیے امن کی تحریر لکھنے کی درخواست کی۔

downloaded from https://informationsissed.com/

Scanned with CamScanner

نظموں کے اشعار کی تشریح

حمد

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

نوٹ: مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جا سکتا ہے۔

شاعر کا تعارف: مولانا الطاف حسین حالی کی اخلاقی اور ملی شاعری نے اُردو اَدب پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مولانا حالی کا شمار اُردو کے اہم شاعروں اور نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ انہیں جدید شاعری میں اوّلیت کا درجہ حاصل ہے۔

شعر نمبر 1:

قبضہ ہو دِلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اِک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح: مولانا الطاف حسین حالی کی اخلاقی اور ملی شاعری نے اُردو ادب پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مولانا حالی کا شمار اُردو کے اہم شاعروں اور نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ انہیں جدید شاعری میں اوّلیت کا درجہ حاصل ہے۔ اس شعر میں شاعر خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ! تیری حکمرانی ہر جگہ قائم ہے۔ دنیا و مافیھا کی کوئی چیز تیرے قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے حتیٰ کہ انسانی دل بھی تیرے قبضہ میں ہے۔ اس کا اہم ثبوت یہ ہے کہ مجھ جیسا گناہ گار، بے عمل، باغی اور سرکش انسان بھی تیری حمد و ثنا بیان کرنے پر مجبور ہے۔ اگر حالی کا دل تیرے قابو میں نہ ہوتا تو بلاشبہ وہ دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر راہِ راست سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتا۔ پس انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت کا راستہ اختیار کرے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتی ہے یہاں تک کہ ایک باغی انسان کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت چھپی ہوئی ہے وہ احکاماتِ الٰہی پر عمل نہ کرنے کے باوجود اس کے حضور حمد و ثنا میں مصروف ہے۔ اس کے دل کے نہاں خانے میں پنپنے والی خواہشات اور انگڑائی لینے والی نیتوں کو وجود بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ **بقول شاعر:**

دلوں میں تو زباں پر تو، نہاں تو ہے عیاں تو ہے
دہائی دیتی پھرتی ہے ترے ہی نام کی تسبیح

شعر نمبر 2:

گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیسے ادا تیرا

تشریح: مذکورہ بالا شعر میں شاعر حقوق اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان کا اوّلین اور سب سے بڑا فرض حقوق اللہ کی ادائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے انسان کو وجود بخشا اور اس کے لیے پوری کائنات کو مسخر کیا۔ انسان پر اَن گنت احسانات کیے اور اسے بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ انسان اگر چاہے بھی تو ان احسانات اور نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: "پس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے والا انسان کم عقلی میں راہِ راست سے بھٹک گیا ہے اور ناشکری پر اُترا ہوا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر سجدۂ شکر بجا لاتا اور اس کے احکامات پر عمل کرتا۔

دوسرے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ یا اللہ! ہم عاجز اور مجبور بندے ہیں تیری نعمتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان پر شکر گزاری ہمارے بس کی بات نہیں۔ ہم اپنی ہمت کے مطابق تیری عبادت کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ہم اگر تیری ایک ادنیٰ سی نعمت کا حق ادا کرنے کے لیے جان کا نذرانہ بھی دے دیں تب بھی اس کا حق ادا نہ ہوگا۔

بقول غالب:

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

شعر نمبر 3:

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نا محرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بزرگ و برتر ذات انسانی فہم سے بالاتر ہے۔ انسانی عقل اس قدر ناقص اور محدود ہے کہ وہ کائنات کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ہی سمجھنے سے قاصر ہے۔ تو پھر اس وسیع و عریض کائنات کے خالق کو کیسے سمجھ سکے۔ انسان دن رات کائنات کا مشاہدہ کر رہا ہے اور قدرتِ الٰہی کے شاہکار نمونوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے مگر خود ذات باری تعالیٰ کی حقیقت اور اصلیت کو سمجھنا انسانی بس کی بات نہیں۔ سمندروں کا جوش، دریاؤں کا فرش، شاخوں کا جھکاؤ اور ندیوں کا بہاؤ انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ ان سب کے پیچھے دست قدرت کارفرما ہے اور وہ چشم ظاہر سے نظر بھی نہیں آتا اگرچہ اس کے جلوے ہر جگہ اور ہر لحظہ ظاہر اور موجود ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر نہیں۔ وہ اس طرح کہ جو اللہ تعالیٰ کی شان اور حکمتوں کو جانتا ہے وہ دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اسے دنیا کی کوئی چیز اچھی لگتی ہی نہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچانتا ہی نہیں وہ بھی دنیا کی ہر چیز سے بیگانہ ہوتا ہے۔

بقول حالی:

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جلال تیرا

شعر نمبر 4:

جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعت سلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

تشریح: اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کی محبت اور معرفت جسے نصیب ہو جائے اس کی نظروں میں دنیاوی شان و شوکت کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی قوت اور طاقت کا محتاج نہیں رہتا۔ دنیا کا مال و دولت، حکومت اور کر و فر اس کی نظروں میں ہیچ ہوتا ہے۔ وہ حرص و لالچ سے کنارہ کش ہو کر ہر وقت یادِ الٰہی میں

مشغول رہتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والا شاہی فقیر لباس کو بے وقعت سمجھتا ہے۔ قربِ الٰہی حاصل ہو جانے کے بعد وہ اپنی معمولی چادر میں بھی خوش رہتا ہے۔ اس کا چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا غرض ہر کام اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ بھوک اور افلاس میں بھی صابر و شاکر دکھائی دیتا ہے۔ اسے دنیا کی چمک دمک اور ظاہری نمود و نمائش کی ہرگز پروا نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کا درویش بننے پر وہ فخر محسوس کرتا ہے۔

بقول اقبال:

ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کی جلال تیرا

شعر نمبر 5:

تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط ان کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا

تشریح: زیرِ تشریح شعر کے پہلے مصرعے میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ! دنیا کی ہر چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ تو مالک و مختار ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے سے تیری قدرت ظاہر ہو رہی ہے۔ یوں کوئی ذی روح تیری قدرت کے جال سے باہر نہیں نکل سکتا۔ **بقول شاعر:**

پھندے سے تیرے کیوں کر، جائے نکل کے کوئی
پھیلا ہوا ہے ہر سو، عالم میں جال تیرا

شعر کے دوسرے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ انسان کی زندگی میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ کبھی خوشی اور کبھی غم، کبھی دکھ اور کبھی سکھ لیکن بعض دفعہ جب وہ دکھوں اور تکالیف میں ہر طرف سے مایوس ہو جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتا ہے۔ یہ شخص وقتی طور پر ناشکرا بن کر اللہ تعالیٰ سے گلہ کرتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ کے علاوہ اس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ انسان جب مایوسی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار سنتا ہے اسے دکھوں اور پریشانیوں سے نجات دلاتا ہے کیونکہ انسان کا آخری سہارا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

شعر نمبر 6:

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام، صبا تیرا

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کی مثال خوشبو سے دیتے ہوئے کہتا ہے کہ صبح کے وقت چلنے والی ٹھنڈی ہوا پھولوں کی خوشبو کو چاروں طرف بکھیر دیتی ہے اور اس سے ہر چیز معطر ہو جاتی ہے۔ اگر انسان غور و فکر کرے تو وہ لازماً اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ ہوا جہاں جہاں سے گزرتی ہے، وہاں پر خوشبو کی مثل اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچار کرتے ہوئے گزرتی ہے۔

دراصل شاعر نے خالقِ کائنات کے انسانی آنکھ کی دسترس سے باہر ہونے کی حقیقت کو نہایت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے شک انسانی آنکھ کی دسترس میں نہیں ہے مگر اس کے باوجود اس کی نشانیاں دنیا میں ہر جگہ بکھری ہوئی ہیں۔ کائنات کے ذرے ذرے میں اس کی چھپی ہوئی ذات جھلک رہی ہے اور ہوا کا ہر جھونکا انسان کو خالقِ ارض و سما سے متعارف کرا رہا ہے۔ توحید پرست دنیا میں ہوا کی طرح توحید باری تعالیٰ کی مسلسل صدا لگا رہے ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ دنیا میں توحید باری تعالیٰ کا پیغام نہ پھیلے جبکہ صبح کی ٹھنڈی ہوا بھی توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کی خاطر ہر گھر حاضر ہوتی ہے۔

بقول شاعر:

ذرّے ذرّے سے ظہورِ شانِ یکتائی ہے جب
راز وحدت تیری کثرت سے نمایاں کیوں نہ ہو

شعر نمبر 7:

ہر بول تیرا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگ بیاں حالی ہے سب سے جدا تیرا

تشریح: مولانا الطاف حسین حالیؔ نے تشریح طلب شعر میں اپنے فن کی عظمت کو ظاہر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میری گفتگو کا انداز نہایت ہی دلکش اور شاندار ہے۔ میری ہر بات دل میں اتر جاتی ہے اور لوگ اس کا اثر لیتے ہیں۔ حالی کے کلام میں قوم کے لیے درد، تڑپ، سچائی اور خلوص ہے۔ اس میں کسی قسم کا ریا اور دکھلاوا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ حالی کی شاعری کو دوسرے شعراء کی نسبت زیادہ پسند کرتے ہیں۔

مولانا الطاف حسین حالی کی یہ انفرادیت ہے کہ انہوں نے وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اُردو شاعری کے ذریعے معاشرتی اصلاح کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنی شاعری میں نہایت دلچسپ انداز سے روزمرہ کے مسائل اور ان کا حل پیش کیا۔ انھیں اپنی حمدیہ شاعری پر فخر ہے اور اُن کا ایمان ہے کہ یہ چیز اُن کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا بہت بڑا ذریعہ بنے گی۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ مولانا الطاف حسین حالی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے حالی! تجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے تجھے شعر گوئی کا انوکھا طرزِ بیاں عطا فرمایا ہے اور تیرے شعروں میں کمال درجے کی تاثیر پیدا کی ہے جو لوگوں کے دلوں کو فوراً متاثر کرتی ہے یہی وجہ ہے:

بقول اقبال:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

> **نوٹ:** مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جا سکتا ہے۔
>
> **شاعر کا تعارف:** امیر مینائی کا شمار اپنے دور کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف میں شاعری کی مگر نعت کی طرف زیادہ رجحان رہا۔ آپ کے نعتیہ کلام میں سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

شعر نمبر 1:

صبا بے شک آتی مدینے سے تُو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے

تشریح: امیر مینائی کا شمار اپنے دور کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف میں شاعری کی مگر نعت کی طرف زیادہ رجحان رہا۔ آپ کے نعتیہ کلام میں سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ تشریح طلب شعر میں شاعر امیر مینائی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے حقیقت اور محبت کے پھول

Scanned with CamScanner

نچھاور کرتے ہوئے صبح کے وقت ہر سو پھیلنے والی ٹھنڈی ہوا سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے صبح کی ٹھنڈی ہوا! مجھے مکمل یقین ہے کہ تیرا نقطہ آغاز میرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا شہر "مدینہ" ہے۔ شاعر کی اس بات کی تصدیق دنیا بھر کے تمام بڑے بڑے دورِ جدید کے سائنس دان کر چکے ہیں کہ روئے زمین پر ہوا کا نقطہ آغاز دیارِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ دراصل شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ شہر مدینہ وہ مقدس پاکیزہ اور بابرکت جگہ ہے جس سے پوری دنیا کو "آکسیجن" مل رہی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر امیر مینائی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے روضہ اقدس کی زیارت کا انتہائی مشتاق ہے۔ وہ ہر لمحے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے روضے کی زیارت کے لیے تڑپتا رہتا ہے۔ اس کے ہاں روضہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حاضری اور زیارت بہت بڑی سعادت اور خوش بختی ہے۔ وہ مدینے سے آنے والے حجاج کرام کو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ شاعر عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ڈوب کر صبح کے وقت چلنے والی ٹھنڈی ہوا کو اپنے سے کہیں زیادہ خوش نصیب سمجھتا ہے کہ وہ شہر مدینہ کی گلیوں سے گزر کر آئی جہاں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قدم مبارک لگے تھے۔

بقول شاعر:

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں جنت کی ہوا آتی ہے

شعر نمبر2:

سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تیری گفتگو ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کی انتہا کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے کائنات کو وجود ملا۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز تذکرہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں مصروف ہے۔

بقول حافظ آصف سلطان سلوترا:

میرا سانس جب تک تیری گفتگو ہے
زباں جب تک تیری گفتگو ہے

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتی ہے وہاں وہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات پر درود و سلام بھیجتی ہے۔

شعر نمبر3:

جیئوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

تشریح: زیر تشریح شعر میں شاعر اپنی حسرت بے مایہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری زندگی کی آخری تمنا اور خواہش یہ ہے کہ اگر زندہ رہوں تو صرف نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے در کا سوالی بن کر رہوں اور اگر مجھے موت آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی چوکھٹ پر آئے۔

دراصل شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت کے بغیر ایمان مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں دنیا و مافیہا کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان سرزمین مقدس مدینہ منورہ میں اپنی موت کو خوش بختی اور سعادت تصور کرتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر امیر مینائی چاہتے ہیں کہ ان کی بقیہ زندگی مدینہ منورہ میں گزرے اور دیارِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ و مقدس مٹی میں وہ دفن ہوں کیوں کہ یہی وہ سرزمین مدینہ ہے جس کے ایک حصے کو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے "ریاض الجنۃ" یعنی جنت کا باغ قرار دیا ہے۔ اس طرح مجھے روزِ محشر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اُٹھنے کی سعادت اور شفاعت حاصل ہو سکتی ہے۔

بقول شاعر:

حسرت ہے دم نکلے درِ شاہ ﷺ عرب پر
مدفن ہو تو سایۂ دیوار مدینہ

شعر نمبر4:

جسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اُس کا
جو یک سُو ہو دل تو وہی چار سُو ہے

تشریح: سخن وری کے میدان میں ایک معروف و مشہور نام جنہیں دربارِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ایک خاص شان اور مقبولیت حاصل ہے زمانہ انھیں امیر مینائی کے نام سے جانتا ہے۔ یہی امیر مینائی الفاظ کو مالاؤں میں پرو کر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ قبولیت میں پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ عشق میں ایک ایسا مقام بھی آتا ہے کہ جب عاشق اپنے محبوب کی محبت میں ایسا وارفتہ ہو جاتا ہے کہ اسے ہر چیز میں اور ہر طرف اپنے محبوب کی صورت نظر آتی ہے۔ میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت میں اس قدر وارفتہ ہو چکا ہوں کہ میری نگاہ بے خودی میں جس چیز پر بھی ٹھہر جائے مجھے اپنے محبوب کا جلوہ نظر آنے لگتا ہے اور میں اپنے دل میں یکسوئی اور اپنے محبوب کا تصور پیدا کر کے جس طرف بھی دیکھتا ہوں مجھے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جلوہ نظر آتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ کائنات میں ہر طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن کے جلوے اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے عاشق ان نظاروں میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ انہیں ہر طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات کے جلوے نظر آ رہے ہیں۔

بقول شاعر:

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

Scanned with CamScanner

شعر نمبر 5:

تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اپنی زندگی کے سب سے بڑے مقصد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے میری موت آجائے تو یہ میرے لیے دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی راہوں میں مر کر مٹی بننا چاہتا ہوں اور ایسی موت کو اپنی عزت و آبرو سمجھتا ہوں۔

__اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے__ کہ شاعر کی خواہش ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لائے ہوئے دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونے کی حالت میں وہ موت سے ہمکنار ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی میں موت آجانا اس کے لیے حقیقی کامیابی ہے۔

بقول شاعر:

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

شعر نمبر 6:

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو ، لامکاں میں بھی تُو ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کے ظہور اور نور کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اس دنیا میں انسانی شکل یعنی بشری صورت میں ظہور ہوا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کی خاطر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ہادی و رہنما اور خاتم النبیین بنا کر دنیا میں بھیجا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے زمانے کی رُت ہی بدل گئی۔ جزیرہ عرب جو سر سے پاؤں تک ظلمت و جہالت میں ڈوبا ہوا تھا دیکھتے ہی دیکھتے تہذیب و شائستگی کا مرکز بن گیا۔ جو لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

اسی طرح دوسری دنیا یعنی آخرت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کامیابی و کامرانی کا ذریعہ بنے گی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کی بدولت ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کامیاب ہوں گے۔ اس لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات مکاں اور لامکاں دونوں میں موجود ہے۔

__اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے__ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیائے فانی میں جسمانی طور پر جلوہ افروز ہیں جبکہ شاعر نے لامکاں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جانے کا اشارہ کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت کے گیارہویں سال مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے سبع سمٰوات تک اسی جسم اور روح کے ساتھ حالت بیداری میں ایک ہی رات سیر کرائی جس کو "اسراء و معراج" کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو معراج کا شرف حاصل ہوا تب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکاں سے لامکاں تشریف لے گئے تھے۔

بقول شاعر:

عقبیٰ کی منزلوں میں بھی وہ ہو گا دستگیر
آسان جس کے فیض سے کارِ جہاں ہوا

شعر نمبر 7:

جو بے داغ لالہ، جو بے خار گُل ہے
وہ تُو ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات کو بطور استعارہ ایک ایسے خوبصورت صحرائی پھول یعنی لالہ قرار دے رہے ہیں جو بالکل بے داغ ہو اور ایسا گلاب کا پھول جو بغیر کانٹوں کے ہو۔

دراصل شاعر اس شعر میں اس حقیقت کی طرف ایک لطیف اشارہ کر رہا ہے کہ کائنات کی ہر چیز میں کوئی نہ کوئی تھوڑا بہت نقص ضرور پایا جاتا ہے۔ چاہے وہ جس قدر بھی حسین و جمیل ہو جیسے لالہ کا پھول حسن اور خوبصورتی میں بے مثل ہے لیکن اس پر سیاہ رنگ کا دھبہ اس کی بدصورتی کے پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔ اسی طرح گلاب کا پھول اپنی رنگت اور خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا لیکن کانٹوں کی موجودگی اس کے منفی پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہے۔ امیر مینائی کہتے ہیں کہ وہ لالہ کا پھول جس کے اندر کوئی داغ نہیں ہے اور وہ گلاب کا خوبصورت پھول جس کے ساتھ کوئی کانٹا نہیں ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس ہے۔ گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس ہر عیب سے پاک ہے۔

__اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے__ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ ہے۔ کفار و مشرکین مکہ لاکھوں مخالفتوں اور کوششوں کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں کمال ہی کمال اور حُسن ہی حُسن پایا۔

بقول شاعر:

حسینانِ عالم نے جتنی خوبیاں پائیں
وہ ہر خوبی اکیلے اس نبی ﷺ آخری الزماں میں ہے

برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبرآبادی

> **نوٹ:** مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جا سکتا ہے۔
>
> **شاعر کا تعارف:** نظیر اکبر آبادی ایک عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے عہد کے رسم و رواج اور ماحول کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ ان کی شاعری کا تعلق زیادہ تر غریب اور مفلس طبقے سے ہے۔ انہیں اُردو ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔

شعر نمبر 1:

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ ، باغات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی ایک عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے عہد کے رسم و رواج اور ماحول کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے ان کی شاعری کا

Scanned with CamScanner

تعلق زیادہ تر غریب اور مفلس طبقے سے ہے۔ انہیں اُردو ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ تشریح طلب شعر میں شاعر نظیر اکبر آبادی موسمِ برسات کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی مرطوب اور خنک ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں سے سرسبز کھیت جھومتے نظر آتے ہیں۔ باغوں اور کھیتوں میں اُگا ہوا سبزہ لہلہاتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ برسات کا موسم جوبن پر ہے۔ سبزہ لہلہا رہا ہے اور باغوں میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ بارش کے قطروں کی جھمجھماہٹ عجیب قسم کی موسیقیت پیدا کر رہی ہے۔ ہر جگہ لطف کا سماں ہے۔ یہ سب برسات کی بہاریں ہیں۔

بقول شاعر:

کیسی ہے لہلہاہٹ برسات کے دنوں میں
سبزے کی ایک چادر ہر سو بچھی ہوئی ہے

شعر نمبر2:

بُوندوں کی جھمجھاہٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر نظیر اکبر آبادی موسم برسات کی عجیب و غریب انداز میں منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بارش کے قطرات سبزے پر حسین و جمیل موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں۔ ہر طرف ہریالی اور شادابی نے اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا ہے۔ برسات کی رونق کے باعث بچے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورتیں برسات کے نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے اپنے گھروں سے باہر آ گئے ہیں حتیٰ کہ پرندے بھی اپنے گھونسلوں سے باہر آ کر اپنی سریلی آوازوں سے فضا کو خوشگوار بنا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ خلقِ خدا خوشی کے عالم میں ایک دوسرے سے مذاق کر رہی ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ موسم برسات میں جب بارش کے ننھے ننھے قطرے سبزے پر گرتے ہیں تو وہ موتیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے ایک ایسا دلکش نظارہ پیدا ہو جاتا ہے جو صرف ایک جانب مخصوص نہیں رہتا بلکہ جدھر بھی نگاہ اٹھائیں یہی حسین و جمیل سماں نظر آتا ہے اور ہر طرف لوگ بہاروں کا استقبال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

بقول شاعر:

یہ مینہ کے قطرے اچھل رہے ہیں کہ ننھے سیارے ڈھل رہے ہیں
اُفق سے موتی اُبل رہے ہیں، گھٹائیں موتی لٹا رہی ہیں

شعر نمبر3:

بادل ہوا کے اُوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں میں دُھومیں مچا رہے ہیں

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر موسم برسات میں بارش کے نتیجے میں زمین پر موجود فطرت کے مظاہر میں پیدا ہونے والی تازگی، روئیدگی اور شگفتگی کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بارش سے پہلے گھٹائیں آسمان پر چھا رہی ہیں۔ اٹکھیلیاں کر رہی ہیں اور مستیاں دکھا رہی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ بادل ہوا کے دوش پر سوار ہو کر آ رہے ہیں۔ وہ مست اور بے خود ہر طرف چھا رہے ہیں۔ لگاتار بارش کے ساتھ وہ ہوا پر ہر طرف شور مچا رہے ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ موسم برسات میں بادل ہوا کے اوپر مست ہو ہو کر ہر طرف چھا جاتے ہیں اور برسات کا سماں باندھتے ہیں جس کے باعث پوری کائنات کا منظر دلکش اور سہانا ہو جاتا ہے۔ یہ منظر دیکھنے والوں کو مخمور کر رہا ہوتا ہے۔

بقول شاعر:

گھٹاؤں کی نیلی خام پہ ہاں اُفق پہ دھومیں چھا رہی ہیں
ہواؤں میں تھرتھرا رہی ہیں فضاؤں کو گو گوار ہی ہیں

شعر نمبر4:

پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر موسم برسات کی عجیب و غریب انداز میں منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جون جولائی کے مہینے میں جب سورج کی گرمی کی شدت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو دور دور تک کسی درخت پر پھول، پتا اور پھل دیکھنے کو نہیں ملتا۔ ایسے حالات میں کائنات کی ہر چیز کو بارش کا شدت سے انتظار ہوتا ہے۔ جیسے ہی موسم برسات شروع ہوتا ہے تو خوب بارشیں ہوتی ہیں۔ ان لگاتار بارشوں کی وجہ سے تاحدِ نگاہ پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے۔ بارش کے پانی کی وجہ سے ہر طرف جل تھل دکھائی دیتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ موسم برسات میں بارش کے باعث ہر طرف ہرے بھرے پودے اور پھل پھول پانی سے بھیگے ہوئے ہیں۔ بارش صرف باغات اور فصلوں تک محدود نہیں بلکہ دور دور تک سبزہ پانی میں نہایا ہوا ہے۔

بقول شاعر:

کیسی ہے لہلہاہٹ برسات کے دنوں میں
سبزے کی ایک چادر ہر سو بچھی ہوئی ہے

شعر نمبر5:

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر موسم برسات کی عجیب و غریب انداز میں منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ موسم برسات میں برسنے والی بارش کے باعث ہر طرف ہریالی اُگ آتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ قدرت نے زمین پر سبزے کے بستر بچھا دیے ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ موسم برسات میں بارش نے ہر طرف عجیب سماں پیدا کر رکھا ہے جس کے باعث ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آ رہا ہے۔ گویا جگہ جگہ سبزے کے ہرے بھرے بستر بچھ گئے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہو رہی ہے۔ کیا جنگل اور کیا صحرا ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ اُگ آیا ہے۔

بقول شاعر:

ہر سمت دیکھتے ہیں سبزے کی لہلہاہٹ
برسات نے دلوں میں شادابیاں عطا کیں

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: "اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے زمین کو اس کی موت بنجر ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں" (سورۃ فاطر:9)

downloaded from https://[illegible]

شعرنمبر6:

جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر برسات کی بہاروں کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ گرمی کی تپش اور شدت سہتے سہتے جنگلوں میں ہر چھوٹے بڑے درخت پر پھول، پتے اور پھل غائب تھے۔ گویا ہر درخت کو گرمی کی شدت سے آگ لگی ہوئی تھی۔ کسی درخت کے چہرے پر مسکراہٹ تھی نہ زمین پر سبزہ لہرا رہا تھا اور پھل بردار شاخیں خشک ہو چکی تھیں، اتنے میں موسم برسات شروع ہو جاتا ہے۔ بارش برسنے کے بعد اداس جنگلوں کی قسمت جاگ اُٹھتی ہے۔ وہ ہرا لباس پہن کر خوشی سے جھومنے لگتے ہیں۔ یہاں کی خشک زمین کو سبزہ ڈھانپ لیتا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے جنگلوں جیسے مقامات کو بھی سبز لباس پہنا کر خوبصورتی عطا کی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے جنگلات جو عرصہ دراز سے گرمی کی شدت اور بارش نہ ہونے کے باعث خشک ہو چکے تھے اور اپنی زندگی کے لیے پانی کے ایک ایک قطرے کو ترس رہے تھے۔ بارش ہوتے ہی اب وہاں شادابی نظر آ رہی ہے اور تاحدِ نگاہ سبزہ ہی سبزہ دکھائی دے رہا ہے۔

بقول شاعر:

چمن سے بھرا باغ ، گل سے چمن
کہیں نرگس ، گل کہیں یاسمین

شعرنمبر7:

سبزوں کی لہلہاہٹ ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر نظیر اکبرآبادی مظاہر فطرت اور مناظر فطرت کی عجیب و غریب انداز میں کیفیات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ موسم برسات نے بڑا خوشگوار سماں پیدا کر دیا ہے۔ آسمان پر سرخ، سفید اور ہلکی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ دور دور تک سبزہ ہوا چلنے سے لہلہاتا ہوا نظر آ رہا ہے جس کے باعث ہر شے حسین نظر آ رہی ہے۔ کچھ دیر بعد دیکھتے ہی دیکھتے بارش نے زمین کی پیاس بجھا دی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ موسم برسات میں سبزہ کثیر ہے بلکہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔ اُس کی شاخیں سہانے موسم کی بدولت بڑھ گئی ہیں اور غرور میں رقص کرنے لگا ہے۔ اُس کی یہ کیفیت دیکھ کر آسمان پر سیاہ، سُرخ اور سفید رنگ کے بادل گھر آئے ہیں اور خوب برسے ہیں۔ یعنی برسات کی بدولت نباتات و جاداب کو نئی زندگی مل گئی ہے اور زمین و آسمان کی ہر چیز مستی میں اپنی حدود سے باہر نکل رہی ہے چونکہ برسات خوشبوؤں اور رنگینیوں کا موسم ہے لہٰذا شخص اس مستی اور خوشی کا سرایت کر جانا غیر فطری عمل نہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں جو برسات میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

بقول شاعر:

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں سارے
دکھائے اپنی قدرت کے تو نے نشاں سارے

شعرنمبر8:

سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی عظیم صفت "رزاق" کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح روئے زمین پر بسنے والی مخلوقات کے رزق کا اہتمام کرتا ہے ویسے ہی زمین کی اتھاہ گہرائیوں اور زیرِ زمین بسنے والی اَن گنت مخلوقات کے رزق کا اہتمام بھی کرتا ہے۔ ماشاءاللہ تعالیٰ کی قدرت پر قربان جائیے ایک طرف زمین سے ہزاروں میل اوپر چاند روشنی سے لطف اندوز ہو رہا ہے تو دوسری طرف سمندر کی گہرائیوں میں مچھلی پانی کے مزے لے رہی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے موسم برسات میں مسلسل بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے انسان، چرند پرند اور دنیا کی ہر شے بھیگ رہی ہے حتیٰ کہ آسمان کی بلندیوں پر چمکنے والا چاند اور سمندر کی گہرائیوں میں بسنے والی مچھلیاں بھی اس بارش سے بھیگ رہی ہیں۔ یہ سب قدرتِ خداوندی کے کرشمے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ایسے کرشمے دکھا سکتا ہے۔ یہ اُسی کی قدرت ہے۔

بقول شاعر:

ہوا چھائے ، گھٹا اُٹھے ، فضا بدلے ، بہار آئے
کرشمہ سازیاں ہیں دستِ قدرت کی یہ ساون میں

شعرنمبر9:

کیا کیا رکھے ہے یا رب ، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں اور نعمتیں ہمارے اعداد و شمار سے باہر ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ اے احکم الحاکمین ذات! تیری کس کس قدرت کا تذکرہ کروں! تو نے اس کائنات کو جتنی خوب صورتی عطا کی ہے وہ انسانی قوت کے بیان سے باہر ہے۔ یہ برسات کی رنگیلی رت، سیاہی مائل بادل جو آسمان پر شوخیاں بھرتے، ناچتے نظر آتے ہیں۔ انسان ان مناظر میں گم کھڑا حیرت کی نظروں سے انھیں دیکھ رہا ہے۔

بقول شاعر:

مہکتے پھول سے خوشبو جدا کی
عطا ساری ہے یہ میرے خدا کی

شعرنمبر10:

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر موسم برسات کی کیفیات کو اپنے انوکھے انداز میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس موسم میں کائنات کی ہر چیز قدرتِ خداوندی کی اس عظیم مہربانی پر تسبیح و تعریف میں مگن ہوتی ہے۔ یا اللہ! انسان اور چرند پرند سب خوش ہو کر تیری تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں۔ ان بہاروں کو دیکھ کر کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز بے اختیار تیرے ذکر میں مشغول ہو جاتی ہے۔ خصوصاً تیتر جیسا کمزور سا پرندہ بھی اپنی زبان پر سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ترانہ سجائے ہوئے ہوتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ موسم برسات میں انسان تو انسان تیتر جیسا خوبصورت پرندہ بھی اپنی زبان پر سبحان اللہ، سبحان اللہ کا گیت سجائے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کو اپنے انداز میں پیش کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

downloaded from https://infobubhrmssissel.com/

Scanned with CamScanner

بقول میر انیس:

وہ قمریوں کا چار طرف سرو کے ہجوم
کو کو کا شور نالہ حق سرہ کی دھوم
سبحان ربنا کی صدا تھی علی العموم
جاری تھے وہ جو ان کی عبادت کے تھے رسوم

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبالؒ

نوٹ: مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جا سکتا ہے۔

شاعر کا تعارف: علامہ اقبال نے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔ انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا مگر بعد میں زیادہ تر توجہ نظم نگاری کی طرف مبذول کر دی۔ اس میں کوئی شک نہیں اقبالؒ جیسا شاعر آج تک پیدا نہ ہو سکا۔

شعر نمبر 1:

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

تشریح: علامہ اقبال نے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔ انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا مگر بعد میں زیادہ تر توجہ نظم نگاری کی طرف مبذول کر دی۔ اس میں کوئی شک نہیں اقبالؒ جیسا شاعر آج تک پیدا نہ ہو سکا۔ تشریح طلب شعر میں شاعر علامہ اقبال نے امتِ مسلمہ کو متحد و متفق رہنے کے لیے انھیں اخوت، بھائی چارے اور اتفاق کا درس دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو ٹہنی موسمِ خزاں میں درخت سے ٹوٹ جاتی ہے وہ موسم بہار میں بھی ہری اور سرسبز و شاداب نہیں ہو سکتی۔ اس پر ہمیشہ کے لیے خزاں طاری ہو جاتی ہے۔ موسم بہار میں برسنے والا بادل چاہے کتنی دیر تک برستا رہے۔ اسی طرح جو مسلمان امت مسلمہ سے کٹ گیا یعنی اس نے ملت اسلامیہ سے علیحدگی اختیار کر لی وہ کبھی بھی فلاح اور ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔

بقول شاعر:

آبرو باقی تری ملت کی جمعیت سے تھی
جب یہ جمعیت گئی دنیا میں رُسوا تو ہوا

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ علامہ اقبال نے ڈالی، فصل خزاں، شجر اور سحاب بہار کے الفاظ بطور استعارہ استعمال کیے ہیں۔ آپ نے یہاں "ڈالی" سے مراد فرد، "فصلِ خزاں" سے مراد امتِ مسلمہ کا زوال اور سحاب بہار سے مراد حالات کا سازگار ہونا مراد لیا ہے۔ اقبال یہ کہنا چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ پر زوال کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اب لازم ہے کہ پوری قوم متحد ہو کر نامساعد حالات کا سامنا کرے۔ **بقول شاعر:**

حوادث رو برو آئیں تو شاہین مسکرا اٹھو
بنایا ہے اسی کو اہل ہمت نے شعار اپنا

شعر نمبر 2:

ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر علامہ اقبال مسلمانوں کی موجودہ حالت زار پر نوحہ کناں ہیں اور انہیں اپنے اسلاف کا ماضی یاد دلاتے ہوئے یہ احساس دلا رہے ہیں کہ جو ٹہنی درخت کے ساتھ جڑی رہتی ہے اس پر کسی نہ کسی دن خزاں کا موسم ختم ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ تر و تازہ ہو جاتی ہے لیکن ایسی شاخ جو درخت سے ٹوٹ کر بالکل علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے حالات چاہے دوبارہ کیسے ہی سازگار کیوں نہ ہو جائیں وہ سرسبز و شاداب ہو ہی نہیں سکتی۔ اس پر پھل تو کیا پتے بھی نہیں لگتے۔ ایسے ہی وہ شخص جو اپنی ملت سے علیحدہ ہو گیا۔ وہ کبھی بھی حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا خواہ اس کے لیے حالات کتنے ہی سازگار کیوں نہ ہوں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ خزاں کے موسم میں درخت سے ٹوٹ جانے والی ٹہنی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سوکھ جاتی ہے۔ اُسے پتوں، پھولوں اور پھلوں سے ہرگز واسطہ نہیں رہتا۔ شاعر نے ملت سے بچھڑے ہوئے فرد کو ٹوٹی ہوئی ٹہنی کے مثل قرار دیتے ہوئے ایک بڑی حقیقت کو انتہائی آسان انداز میں یوں بیان کیا ہے کہ وہ شخص ملت سے بچھڑ کر توانائی کے مرکز سے جدا ہو جاتا ہے، ترقی تو کیا اپنے تحفظ کے قابل بھی نہیں رہتا۔

بقول شاعر:

وقت اچھا بھی آئے گا ناصر
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

شعر نمبر 3:

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گل، زرِ کامل عیار سے

تشریح: زیر تشریح شعر میں شاعر علامہ محمد اقبال مسلمانوں کے زوال پر آنسو بہا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مسلمان خزاں کی زد میں ہیں ان کی اخلاقی اقدار کا زوال پذیر ہونا بتا رہا ہے کہ اُن کا چمن ویران ہو گیا ہے۔ اقبال نے یہاں گلستان، جیبِ گل اور زرِ کامل عیار کے الفاظ بطور استعارہ استعمال کیے ہیں۔ "گلستان" سے امتِ مسلمہ، جیبِ گل سے امت مسلمہ کا دامن اور "زرِ کامل عیار" سے مخلص اور سچے ایماندار لوگ مراد لیے ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اس شعر میں اقبال یہ حقیقت واضح کر رہے ہیں مخلص ایماندار اور مجاہدانہ صلاحیتوں کے مالک لوگ جن کی بدولت امتِ مسلمہ کا وقار دنیا میں بلند ہوا اب وہ زیر زمین چلے گئے اور ابدی نیند سو گئے اور جو لوگ باقی ہیں وہ ان صفات سے عاری ہیں۔ جب تک یہ صلاحیتیں پوری امت مسلمہ میں دوبارہ لوٹ نہیں آتیں اس وقت تک وہ بھی

Scanned with CamScanner

بھی ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔

بقول شاعر:

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد

شعر نمبر4

جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رُخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعرِ مشرق مسلمانوں کی زبوں حالی کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ خوش الحان پرندے جو پتوں کی اوٹ میں بیٹھ کر راگ الاپتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے نغمے گاتے تھے اور گھنے درختوں کے پتوں میں چھپ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے تھے وہ اب رخصت ہو گئے ہیں۔ مراد یہ کہ وہ لوگ جو تنہائی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا راگ الاپتے تھے اور اسلام کی ترویج واشاعت کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے تھے اب وہ دنیا سے چلے گئے ہیں۔

بقول شاعر:

اس روز خُلد خود اتر آئے گی دہر میں
جس روز بن کے دہر میں انسان رہیں گے ہم

دراصل شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ امت مسلمہ کی تباہی و بربادی اور انحطاط کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اہل اللہ، مجاہدین ملت اور لیڈران قوم کا رخصت ہو جانا ہے جن کی پیشانیاں رات کی تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتی تھیں اور وہ دن کی روشنی میں اتحادِ امت اور اصلاحِ امت کے لیے فکر مند رہتے تھے۔ قوموں کی تعمیر وترقی، خوش حالی واستحکام، کامیابی وکامرانی شوکت وسطوت، عزت وقسمت کا دارومدار آپس کے اتحاد واتفاق پر ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے وہ پرندے جو پھولوں کے پیچھے بیٹھ کر راگ الاپتے تھے، مسلمانوں کے سایہ دار درخت سے رخصت ہو گئے ہیں۔ مسلمان جب زندگی کی اعلیٰ قدروں کا ساتھ دینے میں ناکام ہوئے تو اُن سے حکومت چھن گئی اور وہ غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اُن سے فطرت رُوٹھ گئی اور قوم کا درد رکھنے والے دانش مند افراد دوسری جگہوں پر منتقل ہو گئے۔ **بقول شاعر:**

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

شعر نمبر5:

شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
نا آشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعرِ مشرق قانونِ فطرت بیان کرتے ہوئے امتِ مسلمہ کو اتحاد واتفاق اور یگانگت کا درس دے رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ قانونِ فطرت ہے جو شاخ سایہ دار درخت سے ٹوٹ کر الگ ہو جائے خزاں اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ وہ کبھی سرسبز وشاداب نہیں ہو سکتی۔

اے امتِ مسلمہ کے فرد! تو کٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کر۔ افسوس! کہ تو زمانے کے اصول سے بالکل واقف ہی نہیں کہ جو شاخ موسمِ خزاں میں درخت سے ٹوٹ جاتی ہے وہ بہار میں بھی ہری نہیں ہو سکتی۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح ایک شاخ درخت سے جُدا ہو کر سرسبز نہیں رہ سکتی اس طرح آدمی اپنے کنبے، قبیلے، خاندان اور قوم سے رشتہ توڑ کر ترقی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہیے کہ اجتماعیت کا ساتھ نہ چھوڑیں ورنہ دنیا میں اُن کی حقیقت خشک ٹہنی سے زیادہ نہ ہو گی۔ اجتماعیت میں ہی اُن کا فائدہ ہے۔ **بقول شاعر:**

اپنی اصلیت پہ قائم تھا تو جمعیت بھی تھی
چھوڑ کر گُل کو پریشاں کاروانِ بُو ہوا

شعر نمبر6:

مِلّت کے ساتھ رابطہ اُستوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کا درس دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے تمام تر اختلافات کو بھلا کر متحد و منظم ہو جائیں۔ کیونکہ اس کے بغیر قومیں ترقی یافتہ نہیں کہلا سکتیں۔ ہمارا مذہب اسلام اتحاد ہی کا درس دیتا ہے۔ ہمارے اتحاد کی مضبوطی کا انحصار مذہب سے وابستگی پر منحصر ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ملت کے ساتھ وابستہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی ابتر حالات سے فوری طور پر باہر آ جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ پریشانیاں یہاں بھی آئیں گی۔ مخالف آندھیاں یہاں بھی تنگ کریں گی۔ فرق صرف یہ ہے کہ ملت سے وابستگی انسان کو مضبوط سہارا فراہم کر دے گی۔ وہ اتنا مضبوط ہو جائے گا کہ سخت آندھیاں بھی اُس کے قدم اُکھاڑنے میں ناکام رہیں گی۔

بقول شاعر:

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

غزلوں کے اشعار کی تشریح

غزل نمبر 1. شاعر: میر تقی میر

نوٹ: مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جاسکتا ہے۔

شاعر کا تعارف: میر تقی میر کو خدائے سخن کہا گیا ہے انہوں نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ ان کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے انہیں ''سرتاجِ شعرائے اُردو'' قرار دیا ہے۔ بلاشبہ وہ غزل کے بادشاہ ہیں۔

شعر نمبر (i)

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر کو خدائے سخن کہا گیا ہے انہوں نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ ان کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے انہیں ''سرتاج شعرائے اُردو'' قرار دیا ہے۔ بلاشبہ وہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ زیرِ تشریح شعر میں شاعر ''میر تقی میر'' دنیاوی زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ زندگی ناپائیدار ہے جس طرح بارش کے پانی کی سطح پر پانی کا بلبلہ ایک لمحے کے لیے ظاہر ہوتا ہے پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کی زندگی اور اس کی شان و شوکت نہایت ہی مختصر ہے۔ موت اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہے۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:

کل نفس ذائقة الموت

ترجمہ: ہر ذی نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ شاعر کے نزدیک پانی کے بلبلے کی پھر بھی کچھ حیثیت ہوتی ہے مگر انسانی زندگی کی حیثیت پانی کے بلبلے کے برابر بھی نہیں۔ سراب نظر کے اسے دھوکے کو کہا جاتا ہے جس کا مشاہدہ عموماً انسان ریگستان اور صحراؤں میں کرتا ہے۔ سخت گرمیوں میں سورج کی حرارت سے چمکتی ہوئی ریت دور سے دیکھنے والے کو پانی کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ جب پیاسا شخص اس کے قریب پہنچتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ جسے میں پانی سمجھ رہا تھا وہ تو دھوکا تھا۔ دنیاوی زندگی اور اس کی ظاہری خوبصورتی ایک دھوکا ہے۔ انسان سراب کی طرح دنیا کی رنگینیوں کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے۔

بقول شاعر:

موت سے کس کی دستکاری ہے
آج وہ، کل ہماری باری ہے

شعر نمبر (ii):

نازکی اُس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اِک گلاب کی سی ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر میر تقی میر نے اپنے محبوب کے مجموعی سراپا کو ایک طرف رکھتے ہوئے صرف ہونٹوں کی نزاکت ونفاست وملامت کو حسین پیرائے میں بیان کیا ہے کہ میرے محبوب کے حسین لب گلاب کی پنکھڑی کے مانند ہیں۔ وہ خوبصورتی میں بے مثل اور لاثانی ہیں۔ ان میں خوبصورتی کے علاوہ نزاکت کا عنصر بھی موجود ہے۔ جس طرح گلاب کے پھول کی پنکھڑی انتہائی نرم و نازک، ملائم اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح میرے محبوب کے ہونٹ بھی نرم و نازک، ملائم اور سرخ ہیں۔

بقول شاعر:

یہ آب و تابِ حسن، یہ عالم شباب کا
تم ہو کہ ایک پھول کھلا ہے گلاب کا

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ میرے محبوب کے ہونٹ انتہائی نرم و نازک ہیں۔ ان ہونٹوں سے جب کوئی بات نکلتی ہے تو پھول جھڑتے ہیں۔ اس کا ایک ایک حرف کانوں میں رس گھولتا ہے اور دل پر اثر کرتا ہے۔ محبوب میں نزاکت اس قدر ہے کہ گلاب کی طرح چھونے سے مرجھا جاتا ہے۔

بقول شاعر:

تو نے دیکھی ہے وہ پیشانی وہ رخسار وہ ہونٹ
زندگی جن کے تصور میں لٹادی ہم نے

شعر نمبر (iii):

چشمِ دل کھول اس بھی عالم پر
یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

تشریح طلب شعر میں شاعر ایک فلسفیانہ خیال پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دنیاوی زندگی کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے بصیرت اور عقل کی ضرورت ہے۔ انسان ہر قسم کے دنیاوی خیالات کو پس پشت ڈالتے ہوئے چشم دل کھول کر کے دیکھے تو اسے دنیا کی حقیقت کا ادراک با آسانی ہو جائے گا اور وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گا کہ یہ زندگی عارضی اور فانی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ حقیقت میں انسان ناسمجھ ہے۔ وقتی فائدوں کے چکر میں وہ اپنی قیمتی عمر ضائع کر بیٹھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے فائدوں کے لیے صبح سے شام تک اندھا دھند بھاگتا ہے اور اس دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادت سے بھی لاتعلق ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کی قدرت پر اعتماد کرنے کی بجائے چالاکی، ہوشیاری اور اپنی قوت پر بھروسا کرتا ہے جو سراسر دھوکا اور فریب ہے۔ عقل مند وہ شخص ہے جو دنیاوی زندگی میں ایسے نیک اعمال کرے جو آخرت میں اُس کی نجات کا ذریعہ بن سکیں۔

بقول شاعر:

آخرت میں عمل نیک ہی کام آئیں گے
پیش ہے تجھ کو سفر زاد، سفر پیدا کر

شعر نمبر (iv):

بار بار اُس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اَب اضطراب کی سی ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عاشق اس قدر دیوانہ ہوگیا ہے کہ اُسے خود پر اختیار نہیں رہا۔ عام حالات میں وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ محبوب کے سامنے جائے اور زمانے پر بھید کھولے مگر جذبۂ شوق سے مجبور ہو جاتا ہے تو بدحواسی میں محبوب کے در پر چلا جاتا ہے۔ تاہم وہاں جا کر اُسے شدت سے احساس ہوتا ہے کہ اُس نے اچھا نہیں کیا۔ وجہ یہ ہے کہ اُس کے خیال میں یوں لوگوں پر اُس کا عشق کھل جائے گا اور اُس کا یہ عمل خواہ مخواہ اس مقدس جذبے کی تضحیک کا سبب بنے گا۔

Scanned with CamScanner

<u>اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے</u> کہ عاشق اپنے اضطراب کا حال محبوب کو سنانا چاہتا ہے مگر وہ کچھ سنا نہیں سکتا۔ کچھ کہے بغیر لوٹ آتا ہے۔ دل بے قرار ہوتا تو پھر محبوب کے کوچے کا طواف کرنے لگتا ہے اور محبوب کو دیکھے بغیر اسے چین ہی نہیں آتا۔ **بقول شاعر:**

کچھ ہے خبر بھی تجھ کو کہ اُٹھ اُٹھ کے رات کو
عاشق تیری گلی میں سو بار ہو گیا

شعر نمبر:(۷)

میں جو بولا، کہا کہ یہ آواز
اُسی خانہ خراب کی سی ہے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اپنے محبوب کا گلہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے اپنے محبوب کے دروازے پر پہنچ کر صدا لگائی تو میری آواز سنتے ہی محبوب فوراً دوسرے لوگوں سے کہنے لگا کہ یہ آواز تو میرے خانہ خراب عاشق کی ہے۔ پھر وہ مجھے بُرا بھلا کہنے لگا۔ اس کا بُرا بھلا کہنا میرے لیے انتہائی دُکھ اور تکلیف کا باعث ہے۔ اُس نے تو مجھ پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے مگر میں نے اُف تک نہیں کی اور لفظ شکایت تک بھی اپنی زبان پر نہ لایا لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہے اُس نے مجھے خانہ خراب کہہ کر انتہائی بے رُخی اور تکبر کا اظہار کیا۔

<u>اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے</u> کہ عشق مجازی میں محبوب کا شاہانہ کردار اپنی جگہ مگر عاشق کا بھی حوصلہ دیکھیے کہ وہ محبوب کے ناز اُٹھاتے ہوئے ہمت نہیں ہارتا۔ محبوب عزت دے یا بے عزتی دے، وہ اُف نہیں کرتا۔ محبوب کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہنا اُس کی پہلی ترجیح ہوتی ہے۔

زخم پہ زخم کھا کے جی، اپنے لہو کے گھونٹ پی
آہ نہ کر لبوں کو سی، یہ عشق ہے دل لگی نہیں

شعر نمبر:(۷)

آتشِ غم میں دل بھنا شاید
دیر سے بُو کباب کی سی ہے

تشریح: زیرِ تشریح میں شاعر کہتا ہے کہ میرا دل اپنے محبوب کی جدائی میں اس قدر بے قرار ہے کہ اُسے غم سے آگ لگی ہوئی ہے اور غم کی حرارت نے اُسے جلا کر کباب کر دیا ہے۔ اب دل سے کباب کی بُو اُٹھ رہی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے اگر انسان کا باطن غمگین اور پریشان ہوتو اسے زندگی میں کہیں خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ انسان کے شکستہ دل کو باہر کی رنگینیاں اُلٹا پریشان کر دیتی ہیں۔ معمولی تکلیف بھی اُس کے لیے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ محبت کی آگ میں اس کا دل ایسے جلتا ہے جیسے جلتے کباب سے بو اُٹھ رہی ہو۔

بقول شاعر:

غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو
مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بے جا کا

شعر نمبر:(vi)

میر اُن نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اپنے محبوب کی آدھ کھلی آنکھوں کی نہایت حسین انداز میں تصویر کشی کرتا ہے۔ عاشق کو اپنے محبوب کی آنکھیں ہمیشہ انتہائی خوبصورت اور دل کش لگتی ہیں۔ جب نیند کے خمار سے آنکھیں کھلی اور آدھی بند ہوں تو پھر ان کا اثر اور تیز ہو جاتا ہے۔ میرے محبوب کی آدھی کھلی آنکھیں دیکھ کر شراب جیسا نشہ چڑھ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ محبوب کی آنکھیں دیکھنے کے بعد شراب پینے کی حاجت نہیں رہتی۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ جب انسان شراب پی کر نشہ میں مست ہو جاتا ہے تو اس کے لیے پوری آنکھیں کھلی رکھنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں آدھی کھلی اور آدھی بند ہوتی ہیں۔ میرے محبوب کی آنکھیں بھی نزاکت کی وجہ سے بالکل ایسی ہی لگتی ہیں۔ ایسی نظروں کے نشانے کبھی خطا نہیں ہوتے اور ان کی بدولت دل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محبوب کا غلام ہو جاتا ہے۔

بقول شاعر:

مے کدے سے جو بچ نکلتا ہے
تیری آنکھوں میں ڈوب جاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غزل نمبر 2. شاعر: خواجہ حیدر علی آتش

نوٹ: مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جاسکتا ہے۔

شاعر کا تعارف: آتش غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں توکل، دنیا کی بے ثباتی، قناعت پسندی، سادگی و سلاست اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اُردو ادب میں آپ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ آپ کے کلام میں عامیانہ پن کہیں دکھائی نہیں دیتا۔

شعر نمبر:(i)

رُخ و زلف پر جان کھویا کیا
اندھیرے اُجالے میں رویا کیا

تشریح: آتش غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں توکل، دنیا کی بے ثباتی، قناعت پسندی، سادگی و سلاست اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اُردو ادب میں آپ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ آپ کے کلام میں عامیانہ پن کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ تشریح طلب شعر میں شاعر خواجہ حیدر علی آتش اپنے محبوب کے چہرے اور زلفوں کے حسن و جمال کی خوبصورتی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کے خوبصورت چہرے اور حسین زلفوں پر اس قدر فریفتہ ہوگیا کہ دن رات اس کی یاد میں آنسو بہاتا رہا۔ محبوب کی ملاقات سے قبل بڑے آرام و سکون کی زندگی بسر کر رہا تھا، مگر اس سے ملاقات کے بعد میرا آرام و سکون اور ہر چیز برباد ہوگئی پھر بھی وہ نہ مل سکا۔ میں نے جب سے اپنے محبوب کے خوبصورت لمبے بال دیکھے میرا دل اسی وقت سے بے قرار ہے۔ بکھری ہوئی زلفوں میں اس کا حسین چہرہ مجھے سیاہ رات میں چودھویں کے چاند کی مانند روشن دکھائی دیتا، لیکن مجھے وصالِ یار نصیب نہ ہوسکا۔

<u>اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے</u> کہ شاعر اس شعر میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ جذبۂ عشق ہی عاشق کو ہر قسم کی قربانی دینے پر مجبور کرتا۔ اپنے محبوب کی جدائی اسے سانپ بن کر ڈستی ہے اور دن رات، آنسو بہانا اس کا مقدر بن جاتا ہے۔ میری بدقسمتی یہ ہے کہ میں اپنے محبوب کے چہرے کو دن سے اور اس کی زلفوں سے تشبیہ دیتا رہا ہوں۔

Scanned with CamScanner

بقول شاعر:

ہم کو تعلقات زمانہ سے کیا غرض
تھا اک دلِ غریب سو، وہ اس کے پاس ہے

شعر نمبر:(ii)

ہمیشہ لکھے وصف دندان یار
قلم اپنا موتی پرویا کیا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں نے محبوب کے دانتوں کی خوبیاں بیان کرنے کی حد کر دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ میرا قلم محبوب کے دانتوں کی طرح الفاظ کے خوب صورت موتی پرونے میں لگ گیا ہے۔ اس کے دانت اس قدر حسن ترتیب سے جڑے ہوئے ہیں جیسے مالا میں موتی پرو دیے گئے ہوں۔ انہیں دیکھتے ہی ہر چیز خوبصورت محسوس ہوتی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر اس شعر میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں ہمیشہ اپنے محبوب کے خوبصورت چمک دار دانتوں کی خوبیاں بیان کرتا رہا ہوں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا قلم موتی پرو رہا ہے۔ **بقول شاعر:**

یہ کس کو دیکھ کر دیکھا ہے میں نے بزم ہستی کو
کہ جو شے ہے نہایت ہی حسین معلوم ہوتی ہے

شعر نمبر:(iii)

کہوں کیا ہوئی عمر کیونکر بسر
میں جاگا کیا، بخت سویا کیا

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میں اپنی زندگی کی حقیقت کیا بتاؤں کہ قسمت نے ایک دن بھی میرا ساتھ نہیں دیا۔ میں تکالیف میں مبتلا رہنے کے سبب عمر بھر سو نہیں سکا، جب کہ میری قسمت مسلسل سو رہی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ اگر انسان کا نصیب ساتھ دے تو وہ مٹی میں ہاتھ ڈال دے تو وہ بھی سونا بن جاتی ہے اور اگر قسمت خراب ہو تو انسان سونے میں ہاتھ ڈالے تو وہ اسے مٹی محسوس ہوتا ہے۔ حد درجے کی کوششوں کے باوجود حالات سازگار نہیں ہوتے۔ انسان سکون تلاش کرتا ہے تو بے سکونی، آرام طلب کرتا ہے تو تھکاوٹ اور راحت طلب کرتا ہے تو تکلیف ملتی ہے۔ گویا اب ناکامی مقدر بن چکی ہے۔ **بقول شاعر:**

حسبِ خواہش نہ دل سکا کچھ بھی
ہم نے جیون لٹا کے دیکھا ہے

شعر نمبر:(iv)

رہی سبز بے فکر کشتِ سخن
نہ جوتا کیا میں، نہ بویا کیا

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر خواجہ حیدر علی آتش اپنی شاعری کا تعارف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری شاعرانہ صلاحیت خداداد ہے۔ اس کے لیے مجھے الگ سے کوئی مشق یا محنت نہیں کرنا پڑی بلکہ جس موضوع کا خیال ذہن میں آتا خود بخود اس کے متعلق اشعار میری زبان پر آنا شروع ہو جاتے۔ مزید یہ کہ میری شاعرانہ کھیتی میری بے فکری اور عدم توجہ کے باوجود بھی ہمیشہ سرسبز رہی۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر یہاں یہ کہنا چاہتا ہے کہ باقی شعراء کو اپنی صلاحیتیں نکھارنے اور منوانے کے لیے رات دن مسلسل انتھک محنت کرنی پڑتی ہے، لیکن مجھے کسان کی طرح زمین ہموار نہیں کرنا پڑتی اور نہ ہی اس میں ہل چلانے پڑتے ہیں۔ میرے خیالات و تاثرات خود بخود اشعار میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

شعر نمبر:(v)

برہمن کو باتوں کی حسرت رہی
خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر کہتا ہے کہ بتوں کے پجاری ہندو عالم کی شدید خواہش تھی کہ وہ بتوں سے باتیں کرے مگر اللہ کی قدرت سے بُت بات کرنے کی طاقت ہی نہ رکھتے۔ برہمن شاید بھول گیا ہے کہ آج تک کسی بُت نے اُس سے بات نہیں کی، مگر وہ ایسا ناسمجھ ہے کہ پھر بھی بے بس مورتیوں کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ اُسے کون بتائے کہ ایک بار بتوں کو ذہن سے نکال کر نظامِ کائنات پر غور کر لے۔

بقول شاعر:

کیوں سُنے عرض مضطرب مومن
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اس شعر میں "برہمن اور بت" استعارہ ہیں "محبوب اور عاشق" کے لیے۔ برہمن سے مراد عاشق ہے اور بت سے مراد محبوب ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محبوب سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں۔ مجھ سے پیار بھری باتیں کرے لیکن وہ اپنی سنگ دلی کے باعث لب کشائی نہیں کرتا۔ وہ ایک بت ہے۔ جس طرح بت نہیں بولتے اسی طرح محبوب بھی بات نہیں کرتا۔

شعر نمبر:(vi)

مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا
وہ اشکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا

تشریح: زیرِ تشریح میں شاعر کہتا ہے کہ عشق کا راستہ دُشوار ہے مگر جو لوگ اسے اپنا لیتے ہیں اُنہیں غم کھانے میں مزا آتا ہے۔ ایسے لوگوں کے ہاتھ بُرائی سے آلودہ نہیں ہوتے کیوں کہ اُن کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اُنہیں دھوئے رکھتے ہیں۔ وہ صدمات سہنے اور غم کھانے کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ غم اِن پر اثر نہیں کرتا۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ مجھے اپنی محبوب کی بے رُخی کی وجہ سے پریشان رہنے اور صدمہ اُٹھانے کی اب عادت پڑ چکی ہے۔ اس کی جدائی میں ہر وقت میں اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے ہاتھ با آسانی دھوئے جا سکتے ہیں۔

بقول شاعر:

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

شعر نمبر:(vii)

زنخداں سے آتش محبت رہی
کنویں میں مجھے دل ڈبویا کیا

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اپنی غزل کے مقطع میں اپنے محبوب کے خدوخال کی تعریف کرتے ہوئے اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے آتش! میرے دل نے محبوب کی ٹھوڑی کے گڑھے میں گر کر مجھے کنویں میں گرنے والے شخص کی طرح ڈبو دیا ہے۔ کنویں میں گرے ہوئے شخص کی مانند میں بھی محبوب کی ٹھوڑی کے گڑھے سے نہیں نکل سکا۔

Scanned with CamScanner

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر محبوب کی ٹھوڑی کے گڑھے کو کنوئیں سے تشبیہ دیتا ہے۔ کہتا ہے جس طرح کوئی شخص کنوئیں میں گر جائے تو ڈوب جاتا ہے اسی طرح میں بھی محبوب کی ٹھوڑی کے کنوئیں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ **بقول شاعر:**

دل ہوا اُس پہ یوں فدا انجم
جیسے کم بخت میرا تھا ہی نہیں

غزل نمبر3۔ شاعر: میرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

نوٹ: مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جا سکتا ہے۔

شاعر کا تعارف: غالب ہر دور کے اہم شاعر ہیں۔ اردو شاعری میں ان کا مقام بہت بلند ہے۔ جسے سب نے نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ ان کی فنی عظمت کو ہر ایک نے سراہا ہے اس لیے انہیں اُردو شعراء کی صفِ اوّلین میں ممتاز جگہ ملی ہے۔

شعر نمبر:(i)

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے ناسمجھ دل! تجھے کون سا مسئلہ درپیش ہے جو تو نچلا نہیں بیٹھ رہا۔ ذرا تو ہی بتا کہ اس کا علاج کیا ہے؟ آخر میں بھی جان لوں کہ تجھے کس طرح راحت اور آرام میسر آ سکتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر ایک حکیم کا کردار ادا کرتے ہوئے اپنے دل سے مخاطب ہے کہ تیرے مرض کی میں تشخیص کرتا ہوں۔ تو جس مرض میں مبتلا ہے وہ عشق کا مرض ہے یہ ایک ایسا مرض ہے جس کا کوئی علاج بھی نہیں ہے۔ تو گویا سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو ایک لا علاج مرض میں دھکیل رہا ہے، اس سے بڑی نادانی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسی لیے شاعر اپنے دل کو ناداں کہا ہے۔

بقول شاعر:

کسی کروٹ سکون پاتا نہیں
یہ دل ہے یا سلگتا آبلہ

شعر نمبر:(ii)

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر کہتا ہے کہ محبوب اپنے عاشق کے جذبات کی قدر نہیں کرتا۔ اُس کی بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ عاشق کے جذبات سے قطعی طور پر بیگانہ رہتا ہے اور اُسے شرفِ ملاقات نہیں بخشتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عاشق اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اِدھر اُدھر گلہ شروع کر دیتا ہے۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی بے پروائی کا گلہ کر کے محبوب کو اس بات پر مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اُسے عاشق کے جذبات کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے۔ غالب کو اس بات پر حیرانی ہے کہ میں تو محبوب کے اشارے پر جان چھڑکتا ہوں۔ اس کے اشارے پر سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہوں اور وہ میری صورت دیکھنے سے بھی بے زار ہے۔ کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے لیکن یہاں تو معاملہ ہی بالکل اُلٹ ہے ہمارا محبوب وفا کا بدلہ جفا سے، پیار کا بدلہ نفرت سے اور چاہت کا بدلہ بے زاری سے دیتا ہے۔

بقول شاعر:

ساری دنیا کے ہیں وہ میرے سوا
میں نے دنیا چھوڑ دی جن کے لیے

شعر نمبر:(iii)

میں بھی منہ میں زباں رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مجھے بات کرنے کا سلیقہ ہے۔ میرے منہ میں بھی زبان ہے۔ اے میرے محبوب! تیرے انداز عجیب و غریب ہیں۔ محبت کرنے والوں سے بولنا کوئی بہت بڑا جرم نہیں۔ تو سب سے بولتا ہے۔ حال احوال پوچھتا ہے۔ کبھی تو نے مجھ سے بات کرنے کی بھی زحمت نہیں کی۔ کاش! کہ تو مجھ سے پوچھ لیتا کہ تمہارے دل میں کیا ہے؟

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ عاشق محبوب کی بے اعتنائی پر طنز کرتا ہے کہ میرا محبوب مجھ سے میرا حالِ دل کیوں نہیں پوچھتا۔ میرے دل میں جذبات کا محشرستان برپا ہے۔ میری آرزو ہے کہ محبوب میرے جذبات سے آگاہ ہو۔ **بقول شاعر:**

ہے کچھ ایسی ہی بات جب چپ ہوں
ورنہ کیا بات کرنی نہیں آتی

شعر نمبر:(iv)

ہم کو اُن سے ، وفا کی ہے اُمید
جو نہیں جانتے ، وفا کیا ہے

تشریح: زیرِ تشریح میں شاعر کہتا ہے کہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جس سے وفا کرتا ہے جواباً اس سے وفا اور محبت کی توقع رکھتا ہے۔ قسمت کی بات ہے کہ ہم محبوب سے وفا کی توقع کر رہے ہیں لیکن انہیں وفا کا مطلب ہی نہیں آتا۔ سچا عاشق محبوب کی خواہشات کو ہر چیز پر مقدم جانتا ہے۔ میدانِ عشق میں قدم رکھنے کے بعد عاشق کی اپنی تمنائیں ختم ہو جاتی ہیں اور محبوب کے کام اُس کی زندگی کا مقصد بن جاتے ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاعر کا خیال ہے کہ اس کا محبوب وفا کے معنی سے ہی ناواقف ہے۔ پھر بھی وہ اُمید لگائے بیٹھا ہے کہ محبوب محبت کے اس مقدس رشتے کو نبھائے گا۔ میرا محبوب بے وفا نہیں ہے بلکہ وہ ابھی کم سن اور معصوم ہے۔ وہ وفا اور جفا کے تصور سے نابلد اور ناواقف ہے۔

بقول شاعر:

اپنی پہچان کا اُس سے حوالہ چاہوں
کتنا پاگل ہوں اندھیرے سے اجالا چاہوں

شعر نمبر:(v)

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا
اور درویش کی صدا کیا ہے؟

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر کہتا ہے کہ دُنیا کی زندگی دھوکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی حیثیت مکھی کے پَر سے زیادہ نہیں۔ تاہم ناسمجھ لوگ زندگی کی ہاؤ ہُو میں پڑ کر اپنے لیے تباہی کا سامان جمع کر لیتے ہیں۔ وہ جینے کے آداب کو پسِ پشت ڈال کر اپنے ہی بھائیوں کے گلے کاٹنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں

downloaded from https://informissised.com

Scanned with CamScanner

آخرت کی فکر پیدا کرنا اور انہیں جینے کا سلیقہ سکھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اس طرح شاید اُن کا بھلا ہو جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب تک انسان اپنی تخلیق کا مقصد نہیں سمجھ لیتا، وہ زندگی گزارنے کا سلیقہ نہیں سیکھ سکتا۔ ایسی صورت میں اُس کی زندگی حیوانوں سے بھی بدتر ہوتی ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر کی طرف سے نصیحت کے رنگ میں معشوق سے لطف و کرم کی التجا کی گئی ہے۔ عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب! اگر تو ہم فقیروں پر نظرِ التفات کرے گا تو تجھ پر بھی خدا کرم کرے گا۔ یہ ایک سادہ اور موثر شعر ہے اور اس میں حقیقت بیان کی گئی ہے کہ بھلائی کرنے والے کو بھلائی کا صلہ ملتا ہے۔

بقول شاعر:

ہم فقیروں کو بھی حسن کی خیرات ملے
جس کو دیتا ہے خدا راہِ خدا دیتا ہے

شعر نمبر:(vi)

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر اپنے محبوب پر اپنی جان قربان کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کی خوشی کے لیے دُعا کرنے کی بجائے اس کی راہ میں اپنی جان قربان کر دینا چاہتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ میری جان نثاری میرے سچے عاشق کی گواہی دے گی۔ میرا عشق محض باتیں نہیں، بلکہ عمل ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ میں دوسروں کی طرح محض دُعا دینا کافی نہیں سمجھتا۔ اس لیے اپنی جان قربان کرتا ہوں اور اپنی محبت کا عملی ثبوت دیتا ہوں۔ دُعا کا مقصد یہ ہوتا ہے جس کے لیے دُعا کی جائے وہ بہتر سے بہتر حالت میں رہے۔ جو شخص جان دینے کے لیے آمادہ ہو اس کی کون سی دُعا ہے جو اس میں شامل نہ ہوگی؟ شاعر کے نزدیک کوئی دُعا جان نثاری سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔

بقول شاعر:

موت سے کہہ دے جان حاضر ہے
شرط ہے تیرے بھیس میں آئے

شعر نمبر:(vii)

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مُفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے؟

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے محبوب! میں تسلیم کرتا ہوں کہ غالب بے وقعت شخص ہے، مگر یہ مفت ہاتھ آ رہا ہے، لہٰذا اسے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس شعر میں غالب سے مراد مرزا اسداللہ خاں غالب نہیں بلکہ کوئی عاشق ہے۔ شاعر کہہ رہے ہیں کہ محبوب کے دربار میں گو عاشق کی کوئی خاص حیثیت نہیں ہے۔ مگر اس کی بے دام خدمات کو یونہی رد کر دینا درست نہیں۔ پس محبوب کو چاہیے کہ اسے بالکل نظر انداز کرنے کی بجائے کسی حد تک قبول کر لے۔ ممکن ہے کہ کل کوئی ایسی مہم آن پڑے جس کو سر کرنے کے لیے اس کی ضرورت پڑ جائے۔ **بقول شاعر:**

دل لے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں
الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا

اس شعر کا دوسرا مفہوم ہو سکتا ہے کہ شاعر "مرزا غالبؔ" یہ تسلیم کرتا ہے کہ میری حیثیت کچھ نہیں لیکن اے محبوب! ایک غلام مفت آپ کو مل رہا ہے، پھر اسے لینے میں مضائقہ کیوں ہے۔

غزل نمبر 4. شاعر: بہادر شاہ ظفر

نوٹ: مندرجہ ذیل شاعر کا تعارف ہر شعر کی تشریح سے پہلے تحریر کیا جا سکتا ہے۔

شاعر کا تعارف: بہادر شاہ ظفر نے تقریباً تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی اور ان کی پہچان ان کی غزل گوئی ہے۔ زبان کی صفائی اور روزمرہ کے استعمال نے ان کی غزل کو ایک خاص رنگ عطا کیا ہے جس کی بدولت انہیں اُردو کے اچھے غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

شعر نمبر:(i)

لگتا نہیں ہے دِل مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر اپنی محرومیوں اور دُکھوں کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا دل ویرانی سے گھبراتا ہے۔ دنیا سے جی اُکتا گیا ہے۔ سچ ہے اس فانی دنیا میں کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ شاعر اپنے دکھوں پر خون کے آنسو روتا ہے۔ **بقول شاعر:**

کہاں تک بھاگ پائیں گے غموں سے
مقدر میں ہمارے جو لکھے ہیں

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اس غیر آباد شہر میں میرا دل نہیں لگ رہا۔ چونکہ فانی دُنیا میں کوئی کامیاب نہیں ہوا لہٰذا میرا ناکامی کا رونا خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ بہادر شاہ ظفر مغلیہ سلطنت کے وارث تھے مگر قسمت نے انہیں تاج و تخت سے محروم کر کے دربدر کر دیا تھا۔ ذرا اندازہ کیجیے کہ ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد ان کے جوان بیٹوں کے سروں کو خوان پوش میں لپیٹ کر انہیں ناشتے کے طور پر پیش کیا گیا تو ان کے دل پر کیا بیتی ہوگی۔ پھر اسی پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ زندہ بچ جانے والے اہلِ خانہ کے ساتھ رنگون جیسے دور دراز ملک میں منتقل کر کے انہیں ان کے وطنِ اصلی سے بھی انہیں جدا کر دیا گیا۔ یہ ایسے تکلیف دہ مراحل ہیں آدمی ان کا نام لینے سے کانپنے لگتا ہے۔ چہ جائے کہ ان میں ڈوب کے لکھنا پڑے۔ **بقول شاعر:**

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

شعر نمبر:(ii)

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تشریح: زیرِ تشریح میں شاعر انسانی زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم دُنیا میں چار دن کی بظاہر طویل لیکن مختصر عمر مانگ کر لائے تھے، لیکن افسوس! یہ ضائع ہوگئی۔ اس میں سے کچھ وقت خواہشیں کرنے میں گزر گیا جب کہ بقیہ وقت اُن خواہشوں کے پورے ہونے کے انتظار میں بسر ہو گیا۔ دُنیا کی زندگی بہت مختصر

downloaded from https://nfohubmissised.com/

Scanned with CamScanner

ہے۔ اس میں آخرت کے اعمال بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ ایسا سفر ہے جس میں انسان کو زادِ راہ کے طور پر محض اتنا سامان درکار ہوتا ہے جو راستے کی ضرورتیں پوری کر سکے لیکن اگر مسافر سفری ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر آرائش و زیبائش کی بے مقصد چیزیں جمع کرنا شروع کر دے تو یہ اس کی حماقت ہوگی۔ ایسی صورت میں پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ شاعر نے مختصر زندگی کو عمر دراز سے تشبیہ دے کر اس بات کو واضح کیا ہے کہ انسانی آرزوئیں اور تمنائیں بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن وقت کی قلت کے باعث وہ ہر خواہش کو پوری نہیں کر سکتا۔ **بقول شاعر:**

خواہش کوئی بھی دل کی پوری نہیں ہوئی
گلشن یہ آرزو کا یہ مہکا نہ آج تک

شعر نمبر: (iii)

بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

تشریح: زیرِ تشریح میں شاعر بہادر شاہ ظفر نے اپنے لیے بلبل کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے موقع پر جب اُسے گرفتار کر کے لایا جا رہا تھا تو اُس نے دہلی کے لال قلعہ پر آخری حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا:

خطِ پیشانی کوئی کیونکر مٹائے
لکھی قسمت میں جو ذلت ہو، سو ہو

عین موسمِ بہار میں بلبل کی قسمت میں قید لکھی ہوئی تھی۔ لہٰذا اُسے نہ تو باغ کے مالی سے گلہ ہے کہ اُس نے بلبل کی حفاظت نہیں کی اور دشمنوں سے آگاہ نہیں کیا اور نہ ہی اُسے شکاری سے کسی قسم کی کوئی شکایت ہے کہ اُس نے اسے گرفتار کیا۔ بلکہ اُسے یقین ہے کہ رُسوائی میری قسمت میں ہی لکھی ہوئی تھی۔ اس لیے مجھے اپنے محافظوں اور دوستوں سے کوئی گلہ نہیں ہے۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاعر کے نزدیک بہار کے موسم میں بلبل کو قید کرنے میں باغ کا محافظ اور شکاری دونوں بے قصور ہیں۔ دراصل یہ بلبل کی قسمت تھی جو اُسے مل گئی۔ پس اُسے باغ کے محافظ اور شکاری سے شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔ **بقول شاعر**

کب تلک چاک قفس سے جھانکیے
برگِ گل یاں بھی صبا کوئی تو لائے

شعر نمبر: (iv)

ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

تشریح: مذکورہ بالا شعر میں بہادر شاہ ظفر کہتے ہیں کہ میری زندگی غموں سے عبارت ہے میں غموں سے نڈھال ہو چکا ہوں مزید غم برداشت کرنے اور سہنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ اس لیے میں دُکھوں سے ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے لیے کوئی اور جگہ تلاش کریں۔

بقول شاعر:

مطلق نہیں گنجائش اب حوصلے میں اپنے
آزار کوئی کھینچے یوں کب تئیں بس ظالم

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ میری نامکمل خواہشوں نے میرا جینا حرام کر دیا ہے۔ میرے زخمی دل میں اتنی جگہ نہیں کہ یہ ڈیرے ڈال سکیں۔ پس اُنہیں کہہ دو کہ یہ کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائیں۔ میرا سینہ تو پہلے ہی غموں سے چھلنی ہے۔ مزید دُکھ سہنے کے میں اب قابل نہیں رہا۔

شعر نمبر: (v)

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میری زندگی ختم ہو گئی ہے اور موت آ گئی ہے۔ خوش کُن بات یہ ہے کہ اَب پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور میں قبر کے کونے میں میٹھی نیند سوؤں گا۔ موت اس قدر خوفناک چیز ہے کہ اس کا نام آنے پر بڑے بڑے بہادروں کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔

اس شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ شاعر کے مطابق جس طرح سورج غروب ہوتے ہی ہر طرف اندھیرا پھیل جاتا ہے اور شام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کی زندگی میں عروج کے بعد زوال آ ہی جاتا ہے اور اس کی زندگی میں تاریکی پھیل جاتی ہے۔ آخر کار ایک دن اُس کی زندگی کا چراغ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گل ہو جاتا ہے۔

بقول شاعر:

زندگی جبرِ مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا، یاد نہیں

شعر نمبر: (vi)

کتنا ہے بد نصیب ظفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

تشریح: زیرِ تشریح میں شاعر بہادر شاہ ظفر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے وطن کی ترقی کے لیے پوری زندگی وقف کر دی۔ ظلم و ستم اور قید جیسی آزمائشوں کا سامنا کیا۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ جان سے اس عزیز وطن میں جس کی ترقی کی خاطر میں نے اپنا سب کچھ قربان کیا۔ مجھے مرنے کے بعد دفن ہونا نصیب ہو جائے، لیکن آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ میری موت کا وقت بالکل قریب آ چکا ہے۔ مجھے میرے مرنے کے بعد اِدھر دیارِ غیر میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور دفن کے لیے اپنے وطن میں دو گز زمین بھی نہیں مل سکے گی۔ یہ میری سب سے بڑی بد نصیبی ہے۔

شہنشاہِ عالم کو دفن کرنے کی داستان بھی بڑی کرب ناک ہے۔ دیارِ غیر میں اُن کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ صرف چند لوگوں نے اُن کی آخری رسوم ادا کیں اور انہیں اُن کی قیام گاہ کے صحن میں خاموشی سے دفن کر دیا۔

بقول شاعر:

مٹی نصیب ہو نہ سکی کوئے یار کی
آخر اٹھا دیئے گئے اس کی گلی سے ہم

☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

اسباق کے خلاصہ جات

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے اسباق کے خلاصہ جات

1. ہجرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

سبق "ہجرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ" میں مولانا شبلی نعمانی ہجرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو دعوت حق میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر مکہ کی زمین تنگ کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ نبوت کے تیرھویں سال اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے پہنچ چکے تھے۔ لیکن خود حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ابھی حکم الٰہی کے منتظر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ دوسری طرف کفار مکہ نے چراغ نبوت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گل کرنے کی خاطر مل کر کوئی حل سوچنے کی کوشش کی۔ مختلف لوگوں نے مختلف آراء پیش کیں۔ آخر کار اس رائے پر اتفاق کیا گیا کہ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا جائے۔ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ گھر سے باہر نکلیں تو سب مل کر ایک ہی وار سے (نعوذ باللہ) شہید کر دیں۔ چنانچہ شام ہوتے ہی انہوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔

ہجرت کے وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس بہت سے لوگوں کی امانتیں جمع تھیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو قریش کے ارادے کا علم ہو چکا تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر لٹایا اور فرمایا صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر دینا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ان کے درمیان سے نکل کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مکہ سے روانہ ہو کر جبل ثور کی غار میں پہنچے۔ تین دن تک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ وہاں قیام فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام رات گئے بکریاں چرانے غار کے پاس لے آتا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا دودھ پی لیتے۔ ابن ہشام کے مطابق روزانہ شام کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔

صبح قریش نے بستر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سویا ہوا پایا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا اور حرم پاک میں لے گئے اور پھر انہیں رہا کر کے وہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار ثور کے دہانے تک پہنچ گئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی آہٹ پا کر گھبراہٹ کا اظہار کیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا" لاتحزن ان اللہ معنا "(سورۃ توبہ: ۴۰)

ترجمہ: "گھبراؤ نہیں بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

قریش نے اعلان کیا کہ جو شخص حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ بطور انعام دیئے جائیں گے۔ عین اس وقت جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ غار ثور سے روانہ ہو رہے تھے سراقہ نے ان دونوں کو دیکھ لیا۔ وہ گھوڑا دوڑا کر قریب آیا تو اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر پڑا۔ اس واقع نے اس کی ہمت پست کر دی۔ اور اس نے حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس آ کر امن کی درخواست کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے چمڑے کے ٹکڑے پر امن کا فرمان لکھ دیا اور سراقہ واپس چلا گیا۔

اہل مدینہ صبح سویرے روزانہ شہر سے باہر جمع ہوتے اور دوپہر کو بڑی حسرت سے واپس چلے جاتے۔ ایک دن انتظار کے بعد لوگ واپس جا چکے تھے کہ یہودی نے قلعے سے دھول اڑتی دیکھ کر نشانیوں سے پہچان کر پکارا:
"اہل عرب! لو تم جس کا انتظار کر رہے تھے، وہ آ گیا ہے۔" یہ سنتے ہی تمام شہر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اُٹھا۔

2. مرزا غالب کے عادات و خصائل

مرزا غالب اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے وہ لوگوں سے خوش دلی سے ملتے، دوستوں کی خوشی و غم کو اپنی خوشی اور غم تصور کرتے۔ اُن کے دوستوں میں ہر مذہب اور قوم کے لوگ تھے۔ ان کے خطوط کا جواب خود لکھتے تھے۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھتے۔ غزلوں کی اصلاح بخوشی کرتے۔ لوگ بیرنگ خط لکھتے لیکن وہ تنگدل نہ ہوتے۔

غالب کی طبیعت میں بے حد مروت اور لحاظ پایا جاتا تھا۔ اخیر عمر میں اشعار کی اصلاح سے گھبرانے لگے تھے لیکن پھر بھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اصلاح کیے واپس نہ بھیجتے تھے۔ ان کی آمدنی تھوڑی لیکن حوصلہ زیادہ تھا۔ کوئی مانگنے والا ان کے در سے خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا تھا۔ ان کے مکان کے سامنے اندھے، لنگڑے لولے اور اپاہج مرد و عورت پڑے رہتے تھے۔ غالب کے مزاج میں طنز و مزاح اور دل لگی زیادہ تھی۔ اس وجہ سے اگر انہیں حیوانِ ظریف کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ایک دفعہ بہادر شاہ ظفر نے رمضان کے مہینے کے بعد مرزا غالب سے پوچھا کہ مرزا صاحب کتنے روزے رکھے۔ غالب نے جواب دیا" پیر و مرشد! ایک نہیں رکھا"۔ ایک محفل میں ابراہیم ذوق نے سودا کو میر تقی میر پر ترجیح دی تو غالب نے کہا" میں تو تم کو میری سمجھتا تھا لیکن معلوم ہوا کہ تم تو سودائی ہو۔"

پھلوں میں غالب کو آم بہت پسند تھے۔ آموں کے موسم میں ان کے دوست دور دور سے ان کے لیے عمدہ آم بھیجتے تھے۔ وہ خود بھی بعض دوستوں سے آم منگوا لیتے تھے۔ ان کی طبیعت آموں سے سیر نہیں ہوتی تھی۔ اہل شہر تحفہ بھیجتے تھے۔ مرزا صاحب خود بھی آم بازار سے منگواتے تھے۔ باہر سے دور دور کا آم سوغات کے طور پر آتا تھا مگر مرزا صاحب کا جی پھر بھی نہیں بھرتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہئیں۔ "میٹھا ہو اور بہت ہو۔"

Scanned with CamScanner

3. کاہلی

سرسید احمد خان اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ لوگ کاہلی کا معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ لوگ ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنے، کام اور محنت مزدوری میں چستی نہ کرتے، اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں سستی کرنے کو کاہلی سمجھتے ہیں۔ سب سے بڑی کاہلی دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینا ہے اور جو لوگ اپنی روزانہ محنت سے بسر اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں، بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کو محنت کی ضرورت نہیں ہوتی وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں اور کاہل انسان بن جاتے ہیں۔

ہزار پڑھے لکھوں میں سے شاید ایک کو ایسا موقع ملتا ہوگا کہ اپنی تعلیم اور اپنی عقل کو ضرورتاً کام میں لائے لیکن اگر انسان ان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہے اور اپنے دلی قویٰ کو کام میں نہ لائے تو وہ نہایت سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

پس ہر انسان کو چاہیے کہ اپنی قوتوں کو بروئے کار لائے جس انسان کو مناسب آمدنی اور اخراجات حاصل کرنے کے لئے محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنی اندرونی قوتوں کو بے کار چھوڑ دے تو اس کا انجام بہت ہی خراب ہوگا۔ اس کا شوق وحشیانہ حرکتوں کی طرف راغب ہو جائے گا اور وہ بہت سی سماجی برائیوں میں مبتلا ہو جائے گا۔ ہمارے ملک میں ہمارے لوگوں کو عقلی اور دلی قوتوں کو کام میں لانے کے مواقع نہیں مل رہے اس کا اصل سبب ہماری اندرونی قوتوں کو استعمال نہ کرنا ہے۔ ہمیں اندرونی قوتوں کو استعمال میں لانے کے لئے فکر اور کوشش کرنی چاہیے۔ کسی نہ کسی بات کی فکر اور کوشش ضرور ہونی چاہیے۔ جب تک ہماری قوم اصلی کاہلی یعنی دل اور اس کی قوتوں کو بے کار پڑا رکھنے کی عادت کو نہیں چھوڑے گی اس کی بہتری کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی۔

4. شاعروں کے لطیفے

مولانا محمد حسین آزاد صاحب طرز نثر نگار اور شاعر تھے۔ یہ سبق ان کی کتاب آبِ حیات سے لیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے شاعروں کی شاعرانہ اور نجی زندگی کے تذکرے بڑے احسن انداز میں پیش کیے ہیں۔

1. ایک دفعہ لکھنؤ میں دو اشخاص کے درمیان میر تقی میر اور مرزا سودا کے کلام پر بحث طویل ہوگئی۔ خواجہ باسط جو کہ دونوں کے مرشد تھے، انھوں نے فیصلہ کیا کہ دونوں باکمال شاعر ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ میر کا کلام "آہ" ہے اور مرزا سودا کا کلام "واہ" ہے۔

2. ایک دن سودا کسی مشاعرے میں بیٹھے تھے۔ ایک کم عمر لڑکے نے غزل پڑھی گرمی کلام پر سودا چونک پڑے اور کہا میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت ان ہی دنوں میں لڑکا جل کر مر گیا۔

3. ایک دن انشاء اللہ خان، جرأت سے ملنے کے لیے آئے جرأت سر جھکائے کسی خیال میں مگن تھے۔ سید انشا نے وجہ پوچھی تو انھوں نے جواب دیا کہ ایک مصرع ذہن میں آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرا بھی ہو جائے تا کہ مطلع مکمل ہو جائے۔ سید انشا کے اصرار پر انھوں نے مصرع سنا دیا تو سید انشا نے فوراً دوسرا مصرع سنا کر شعر مکمل کر دیا۔

4. ایک مشاعرے میں ناسخ دیر سے پہنچے۔ جلسہ ختم ہو چکا تھا مگر آتش اور چند دیگر شعراء بھی موجود تھے۔ انہوں نے حال پوچھنے کے بعد کہا کہ جناب کی آمد کا انتظار تھا تو ناسخ نے مطلع پڑھا تو اس میں امام کا ذکر تھا اور چونکہ ان کا نام بھی امام بخش تھا اس لیے تمام اہل جلسہ نے تعریف کی۔

5. خواجہ حیدر علی آتش کے ایک شاگرد نے بے روزگاری سے تنگ آ کر بنارس جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ آتش نے اسے کہا کہ بنارس کے خدا کو میرا سلام کہنا۔ یہ سن کر شاگرد نے عرض کی: حضرت کیا یہاں کا اور بنارس کا خدا الگ الگ ہے۔ آتش نے فرمایا کہ جب تم جانتے ہو دونوں جگہوں پر خدا ایک ہے تو پھر ہم سے کیوں دور ہونا چاہتے ہو۔ چنانچہ شاگرد نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا۔

6. ایک دن معمول کا دربار تھا۔ استاد ابراہیم ذوق بھی اس محفل میں تشریف فرما تھے۔ ایک مرشد زادے تشریف لائے اور بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے قریب آ کر پیغام دیا اور فوراً رخصت ہوگئے۔ حکیم احسن اللہ خان نے بادشاہ سے پوچھا حضور! یہ مرشد زادے کا اس قدر جلدی آنا اور پھر جلدی چلے جانا کیا تھا؟

7. مرزا غالب کی تصنیف "قاطع برہان" پر بہت سے لوگوں نے تنقید کی۔ کسی نے مرزا غالب سے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کی کتاب کا جواب نہ لکھا۔ آپ نے کہا: "اگر کوئی گدھا تمہارے لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟"

5. نصوح اور سلیم کی گفتگو

سبق "نصوح اور سلیم کی گفتگو" ڈپٹی نذیر احمد کے مشہور ناول "توبۃ النصوح" سے لیا گیا ہے۔

ہیضے کی بیماری میں مبتلا نصوح نے جب خواب میں عاقبت کا دل دہلا دینے والا منظر دیکھا تو ہڑبڑا اٹھا۔ اس نے اپنی اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی کی اصلاح کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اپنی بیوی کو اپنا مددگار بنا لیا۔ ایک دن نصوح نے اپنے بیٹے سلیم کو اوپر بالا خانے میں بلا بھیجا۔ سلیم پہلے تو جانے سے گھبرایا لیکن والدہ کے کہنے پر چلا گیا۔ میاں صاحب اکیلے بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے۔ باپ نے بیٹے کو پیار سے بلا کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ باپ نے پوچھا کیوں صاحب! آج مدرسے نہیں گئے؟ بیٹے نے جواب دیا ابھی سکول جانے میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ باپ نے پوچھا کہ بھائی کے ساتھ جاتے ہو؟ بیٹے نے جواب دیا کہ جی ہاں، کبھی بھائی کے ساتھ اور کبھی اکیلا جاتا ہوں۔ سلیم نے بھائی جان کے بارے میں بتایا کہ وہ ہر وقت شطرنج اور گنجفہ رکھتے ہیں۔ بھائی کے پاس اطمینان سے پڑھائی نہیں ہو سکتی۔ باپ نے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تمہیں گنجفہ اور شطرنج کھیلنے کا شوق ہے؟ بیٹے نے جواب دیا میرا ان کھیلوں میں جی نہیں لگتا۔ مجھے سارے کھیل برے لگتے ہیں۔ باپ نے کہا پانچ چھے مہینے پہلے تو تم کھیلوں میں خوب دلچسپی لیتے تھے۔ میں نے خود تمہیں کھیلتے دیکھا ہے۔ اب دلچسپی نہ لینے کی کیا وجہ ہے؟

سلیم نے جواب دیا کہ ہمارے سکول میں چار گورے لڑکے پڑھتے ہیں جو نہایت شریف ہیں۔ وہ راہ چلتے ہوئے گردن ہمیشہ نیچی رکھتے ہیں اور سامنے دیکھتے ہیں۔ اگر راستے میں کوئی بڑا مل جائے تو جان پہچان کے بغیر بھی اسے سلام کرتے ہیں۔ کئی برسوں سے اسی محلے میں رہتے ہیں لیکن کسی کو ان کی خبر ہی نہیں۔ وہ کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں ہیں۔ سکول میں کبھی بھی کسی نے ان کے خلاف شکایت نہیں کی۔ ڈیڑھ بجے ایک گھنٹے کی چھٹی ہوتی ہے تو وہ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔

منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت ہے۔ مولوی صاحب کے کہنے پر میں سبق یاد کرنے کے لیے ان کے گھر گیا۔ وہاں اس کی نانی حضرت بی جائے نماز بچھائے قبلہ رو بیٹھی تھی۔ میں سیدھا دالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جا بیٹھا۔ حضرت

بی نے مجھے بُلا کر سمجھایا کہ بڑے کو سلام کرتے ہیں۔ میں مدتوں تک اُن کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی اپنے نواسوں کی طرح مجھ سے پیار کرتی تھیں۔ اُس وقت سے میرا دل ہر قسم کے کھیلوں سے اُکتا گیا تھا۔

6. پنچایت

جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑی دوستی تھی۔ وہ ایک دوسرے پر مکمل اعتماد کرتے تھے۔ ان کی دوستی بچپن سے ہوئی تھی جب دونوں شیخ جمعراتی کے شاگرد تھے۔ جمن کی ایک بوڑھی خالہ تھیں، جن کا خاوند فوت ہو چکا تھا۔ اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ جمن نے سبز باغ دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔ جب تک رجسٹری نام نہ ہوئی تو اس نے خالہ جان کی خوب خاطر داریاں کیں، لیکن جمن کے نام رجسٹری ہوتے ہی خالہ کی خاطر داریوں پر مہر لگ گئی۔ کچھ دیر تو خالہ کو روٹی پانی ملتا رہا بعد میں کم ہوتے ہوتے انتہائی کم ہو گیا۔ اس پر خالہ نے بہتیرا سمجھایا، پر جمن کی بے اعتنائی بڑھتی گئی۔ پھر خالہ نے پنچایت کی دھمکی دی۔ جمن کو ڈر نہ تھا' کیونکہ سارے گاؤں والے اس سے ڈرتے تھے۔ غرض خالہ نے پنچایت بلالی۔

خالہ نے پنچایت کو بتایا کہ تین سال ہو گئے ہیں' میں نے ساری جائیداد جمن کے نام کر دی ہے اور اس نے مرنے تک روٹی' کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن میں کھانے پینے سے بھی تنگ ہوں، اسے سمجھاؤ۔ خالہ نے چودھری الگو کو اپنا سرپنچ مقرر کر دیا۔ سرپنچ کی کرسی پر بیٹھ کر الگو کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ اس نے حق انصاف سے کام لیتے ہوئے جمن کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ پھر ان کی دوستی ٹوٹ گئی۔

الگو چودھری ایک میلے سے بیلوں کی جوڑی لے کر آیا تھا، پنچایت کو گزرے ایک ماہ ہی ہوا تھا کہ ایک بیل مر گیا۔ الگو کو شک تھا کہ اسے زہر دیا گیا ہے۔ اس کے پاس ایک بیل کسی کام کا نہ تھا، اس نے وہ بیل ایک مہینہ کے لیے ادھار پر سمجھو سیٹھ کو دے دیا۔ سمجھو سیٹھ نے بیل سے خوب کام لیا۔ کام زیادہ لیتا' چارہ کم ڈالتا۔ اس طرح سے بیل کمزور اور لاغر ہو گیا۔ ایک دن سمجھو سیٹھ منڈی سے گھی، گڑ، بیچ کر تیل اور نمک لاد کر آ رہا تھا۔ رات ہو رہی تھی۔ سیٹھ کو جلدی تھی۔ وہ کوڑے مارتا رہا۔ ایک دفعہ بیل ایسا گرا کہ پھر اُٹھ نہ سکا۔ سیٹھ سارا سامان چھوڑ کر آ نہ سکتا تھا۔ رات کو چور سامان اور پیسے چُرا کر لے گئے۔

جب سیٹھ سمجھو کے گھر پہنچا تو رو پڑا۔ اس سیٹھ کی بیوی الگو چودھری کو گالیاں دینے لگی کہ اس نے منحوس بیل اسے دیا۔ الگو نے سیٹھ سے رقم کا مطالبہ کر دیا۔ وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گیا۔ آخر کار پنچایت بلائی گئی۔ سیٹھ نے جمن کو سرپنچ بنا دیا۔ جمن کو سرپنچ پر اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ اس نے دونوں کے بیانات کو غور سے سنا اور فیصلہ الگو کے حق میں کر دیا۔ سیٹھ نے جمن کو اس لئے چنا تھا' کیونکہ وہ جمن اور الگو کی دشمنی کے بارے میں جانتا تھا' مگر

جمن نے انصاف کر کے دشمنی کی وہ دیوار گرا دی اور اب وہ دوبارہ دوست بن گئے۔ بھیا! جب تم نے میری پنچایت کی میں دل سے تمہارا دشمن تھا۔ مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ الگو رونے لگا۔ دونوں کے دل صاف ہو گئے۔ اب دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔

7. آرام وسکون

سید امتیاز علی تاج کا شمار اُردو کے صفِ اول کے ڈرامہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ آرام وسکون ان کا معروف ریڈیائی ڈراما ہے۔ جس میں آرام وسکون کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

میاں (اشفاق) کو کام کی کثرت اور مناسب آرام نہ ملنے کے باعث بخار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر آتا ہے اور کہتا ہے کہ مریض کو دوا کی نہیں آرام وسکون کی ضرورت ہے۔ بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ وہ تو کئی بار یہی بات کہہ چکی ہیں مگر ان پر اثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر اسے صرف آرام کا مشورہ دیتا ہے اور کھانے کی کچھ چیزیں لکھ دیتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد بظاہر وہ آرام وسکون کی بڑے زور وشور سے تاکید کرتی نظر آتی ہیں لیکن حقیقتاً آرام وسکون کی سب سے بڑی دشمن وہی ہیں۔ وہ خواہ مخواہ یہاں بولنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ کبھی وہ میاں صاحب کو لاپروائی برتنے پر طنز کرتی ہیں تو کبھی نوکر کی کم بختی آ جاتی ہے۔ کبھی پانی دیر سے لانے پر سقے کی شامت آ جاتی ہے تو کبھی گھنٹی کی ڈھنڈیا پڑ جاتی ہے۔ ابھی یہ مرحلہ طے ہوا ہی ہے کہ ریٹھے کوٹنے کا شور ہونے لگتا ہے پتہ چلتا ہے کہ یہ سب بیگم صاحبہ کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہے۔ یہ جانے بنا کہ کتنا شور ہو رہا ہے؟ ابھی اس مصیبت سے جان چھوٹتی ہے تو بچے کے کھلونا گاڑی کا شور ماحول کو اور بھی خراب کر دیتا ہے۔

خاوند تکرار اور شور سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے۔ بچے کو جب ماں ڈانٹتی ہے تو وہ رونا شروع کر دیتا ہے۔ بچہ چپ کرتا ہے تو نوکر کمرے میں جھاڑو دینا شروع کر دیتا ہے۔ اسی اثنا میں کسی کا فون آ جاتا ہے۔ گھنٹی مسلسل بجتی رہتی ہے۔ کوئی نہیں اٹھاتا۔ تنگ آ کر خاوند خود اٹھاتا ہے۔ دوسری طرف سے عورت تکرار شروع کر دیتی ہے۔ میاں زور سے فون بند کر دیتا ہے۔ بیوی واپس آتی ہے۔ خاوند کہتا ہے تیرا فون آیا تھا۔ بیوی جھگڑا شروع کر دیتی ہے کون تھی! پوچھا کیوں نہیں وغیرہ وغیرہ۔

میاں اس قدر شور غل سے گھبرا اُٹھتا ہے اور چلا کر کہتا ہے کہ "ہائے توبہ۔" وہ جلدی جلدی کراہتا ہوا گھبرا کر اُٹھ بیٹھتا ہے اور بیوی سے ٹوپی اور شیروانی طلب کرتا ہے اور آرام وسکون کے لیے دفتر کو اپنے گھر پر ترجیح دیتے ہوئے اُس کی راہ لیتا ہے۔

8. لہو اور قالین

میرزا ادیب اُردو ادب کے مشہور ڈراما نگار تھے۔ سبق "لہو اور قالین" ان کا ایک "یک بابی ڈراما" ہے۔ جس میں ہمارے معاشرتی رویوں پر تنقید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اپنی عزت وشہرت کے لیے کسی کو سیڑھی نہیں بنانا چاہیے۔ اس ڈرامے کے مرکزی کردار ایک سرمایہ دار تجمل حسین اور ایک مصور اختر ہیں۔ سردار تجمل حسین نے اپنی کوٹھی "النشاط" کا ایک وسیع کمرہ ایک مصور اختر کو دے رکھا ہے۔ وہ اسے اسٹوڈیو کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ دو سال پہلے اختر ایک تنگ وتاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ اس نے بے شمار تصویریں بنائیں جو کوڑیوں کے بھاؤ بکیں۔ تصویروں کی ایک نمائش میں اس کی ملاقات تجمل حسین سے ہو گئی جسے اس کی تصویریں پسند آ گئیں۔ وہ اختر کو اس کے غربت خانے سے اپنی کوٹھی پر لے آیا۔ اس نے اپنی کوٹھی کا ایک وسیع' شاندار اور مصوری کے ضروری سامان سے سجا ہوا کمرا اس کے لیے مخصوص کر دیا۔ اختر کی شاہکار تصویریں تجمل فروخت کرتا، جن کی بدولت وہ خوب پیسہ اور شہرت کماتا۔

ایک دفعہ اختر کی ایک تصویر کو ججوں نے پہلے انعام کا مستحق قرار دیا۔ تجمل اس سے بڑا خوش ہوا۔ اس نے اختر کو مبارک باد دی۔ اختر نے تجمل کی کوٹھی سے چلے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تجمل نے کہا میں نے تمہیں مصوری کا پرسکون ماحول مہیا کیا ہے۔ تمہیں ہر قسم کی سہولت مہیا کی ہے۔ تم یہاں سے جاتے ہو تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ تجمل نے کہا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ میں تمہارا کسی اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ کرواتا ہوں۔ اختر نے کہا آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اور میں

Scanned with CamScanner

اپنی مرضی سے یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔

آپ تصویر کا ایک رخ دیکھ رہے ہیں۔ اس تصویر کا دوسرا رخ آپ کی سوچوں کا شیش محل زمین بوس کر دے گا۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے جتنی شاہکار تصویریں میرے نام کے ساتھ اس شاندار محل سے باہر گئی ہیں ان میں سے ایک بھی میری نہیں تھی۔ اس اثنا میں تجمل حسین کا پرائیویٹ سیکرٹری رؤف آ جاتا ہے۔ اس کی بغل میں ایک اخبار ہوتا ہے۔ تجمل رؤف کو باہر جانے کا حکم دیتا ہے۔ رؤف باہر جاتے جاتے اختر کو کہتا ہے کہ آپ کے ایک نیازی نامی مصور دوست نے آج صبح اس نے خودکشی کر لی ہے۔ اختر نے تجمل سے کہا تم قاتل ہو۔ یہ قتل تم نے کیا ہے۔ قانون تمہیں کچھ نہیں کہے گا لیکن انسانیت کی نظروں میں تم قاتل ہو۔ تم نے مصور کے فن کو قتل کیا اور مصور کی جان بھی لی ہے۔ لہٰذا تم نے دو قتل کیے ہیں۔ تجمل اختر کو پاگل قرار دیتے ہوئے رؤف سے کہتا ہے کہ اس پاگل کو دھکے دے کر باہر نکال دو۔ اسے پاگل خانے لے جاؤ یا پھر پولیس کو بلا لو۔ اختر کو زبردستی باہر نکال دیا جاتا ہے جبکہ تجمل دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتا ہے۔

9. امتحان

مرزا فرحت اللہ بیگ کا شمار اُردو کے ممتاز مزاحیہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اُن کا اندازِ تحریر سادہ اور پُر لطف ہے۔ اس سبق میں وہ لکھتے ہیں کہ لوگ امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں۔ لیکن مجھے اُن کی گھبراہٹ پر ہنسی آتی ہے۔ امتحان میں دو ہی صورتیں فیل یا پاس۔ اس سال پاس نہ ہوئے تو اگلے سال ہی سہی۔ میرا جی چاہتا ہے تمام عمر امتحان ہوتے جائیں لیکن پڑھنے اور یاد کرنے کے بغیر۔ میں نے دو سال میں لاء کلاس کا کورس اس طرح مکمل کیا کہ اس کلاس میں داخلے سے میرے کسی مشغلے میں کوئی فرق نہ آیا۔ میں کبھی کبھی کلاس میں چلا جاتا تھا۔ میری حاضری میرے دوست لگا دیتے تھے۔ دو سال گزر گئے۔ امتحان دینے کا اجازت نامہ بھی مل گیا۔ امتحان قریب آ جانے کے باعث والدین نے تیاری کی تاکید کی۔ میں نے علیحدہ کمرے کا تقاضا کیا۔ بڑی بی نے میرے لیے کمرہ خالی کر دیا۔ میں نے دروازوں کے شیشوں پر کاغذ چسپاں کر دیئے۔ لیمپ روشن کر کے شام سے سات بجے سو جاتا تھا اور صبح نو بجے اٹھتا تھا۔ اگر کسی نے آواز دی اور آنکھ کھل گئی تو ڈانٹ دیا کہ خواہ مخواہ میری پڑھائی میں خلل ڈالتے ہو اور اگر آنکھ نہ کھلی تو صبح سونے کے الزام پر میں فوراً جواب دیتا تھا کہ میں پڑھتے وقت کسی کا جواب نہیں دیتا۔

امتحان قریب آ گیا میں نے امتحان نہ دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ میں فیل ہو جاؤں گا۔ والدین نے کہا بیٹا! دو سال محنت کی ہے امتحان بھی دے دو۔ کامیابی اور ناکامی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے تقدیر اور تدبیر کے بارے میں لیکچر دے کر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی۔ میرے والدین نے میری ایک نہ مانی اور مجھے امتحان دینے پر مجبور کر دیا۔ ایک دن وہ آیا کہ ہم کمرہ ہال میں داخل ہونے کا اجازت نامہ ہاتھ میں لے کر امتحان کے مقام پر پہنچ گئے۔ غیبی امداد اور پرچوں کی الٹ پھیر کے سوا کوئی پاس ہونے کی امید نہیں تھی۔ پونے دس بجے گھنٹی بجی اور ہم اللہ کا نام لے کر کمرہ امتحان میں داخل ہو گئے۔ امتحان کا عملہ بڑا خلیق اور ملنسار تھا۔ مجھے اپنی سیٹ تلاش کرنے میں دقت ہوئی تو عملے میں سے ایک نے مجھے جگہ تلاش کر دی۔ ہنس ہنس کر میرے ساتھ باتیں کیں۔ ٹھیک دس بجے پرچہ تقسیم ہوا۔ میں نے پرچے کو سرسری نگاہ سے پڑھ کر میز پر رکھ دیا۔ مجھے خود تو پرچے کا علم نہیں تھا لیکن ایک نگران سے سنا کہ پرچہ مشکل ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ کس مضمون کا پرچہ ہے؟ میں نے جوابی کاپی کی ہدایات کو پڑھا۔ پہلے صفحے کی خانہ پری کی اور پھر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ گارڈ صاحب فوراً میرے پاس پہنچے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جناب یہ کس مضمون کا پرچہ ہے۔ اس نے مسکرا کر بغیر بولے پرچے کے عنوان پر انگلی رکھ دی۔ پتا چل گیا کہ ''اصول قانون'' کا پرچہ ہے۔ میرا دل کھل گیا۔ قلم اٹھا کر لکھنا شروع کر دیا۔ اس پر ہر ایک کو لکھنے کا حق حاصل ہے۔ ایک آدمی قانون بناتا ہے اور دوسرا اس کو توڑتا ہے۔ میں نے نزدیکی گارڈ صاحب اور ایک نگران سے مدد لینے کی کوشش کی۔ کسی نے کوئی مدد نہ کی۔ میں ہر روز آدھے گھنٹے کے بعد کمرے سے باہر آ جایا کرتا تھا لیکن مصیبت یہ آن پڑی کہ والد صاحب روز گیارہ بجے آ جاتے تھے۔ ان کے خوف سے آخری وقت تک کمرہ امتحان میں بیٹھنا پڑتا تھا۔ امتحان ختم ہو گیا۔

اب ممتحنوں کے پاس جانے کی کوششیں شروع ہوئی۔ میرے والد صاحب ایک صاحب کے پاس زبردست سفارشی رقعہ لے کر گئے۔ ان سے عرض کی کہ اگر آپ کوشش فرمائیں تو یہ خادم زادہ ہمیشہ آپ کا ممنون احسان رہے گا۔ وہ بہت ہنسے اور کہا کہ بندہ خدا اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ خود کوشش کرے۔ بے چارے بڑے میاں ایسے نادم ہوئے کہ پھر کسی کے پاس نہ گئے۔ کچھ دنوں بعد رزلٹ آیا تو میں بری طرح فیل تھا۔ والد صاحب کو بڑا دکھ ہوا۔ نمبروں کی نقل حاصل کی۔ انہوں نے نتیجہ یہ نکالا کہ کسی بدمعاش چپڑاسی نے پرچے بدل دیے ہیں ورنہ ایسا نہ ہوتا کہ تین گھنٹے لکھا جاتا اور رزلٹ صفر ملتا۔ میری تسلی کے لیے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی۔ آخر کب تک بے ایمانی ہوگی۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ مجھے ایک سال کی مزید فرصت مل گئی۔

10. ملکی پرندے اور دوسرے جانور

شفیق الرحمٰن اُردو کے مشہور مزاح نگار ہیں۔ ان کا مزاح شائستہ اور سلجھا ہوا ہوتا ہے۔ اس سبق میں مصنف نے مختلف پرندوں اور جانوروں کے متعلق بڑا ہی مزاحیہ انداز میں لکھا ہے۔

کوا: کوا صبح صبح موڈ خراب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ کوا گا نہیں سکتا مگر کوشش بھی نہیں کرتا۔ وہ صرف کائیں کائیں کرتا ہے، جس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ برفانی علاقوں کے کوے کچھ سفید یا سفیدی مائل ہو سکتے ہیں۔ پہاڑی کوا ڈیڑھ فٹ لمبا اور کافی وزنی ہوتا ہے۔ کوے کی نگاہ بڑی تیز ہوتی ہے۔ کوا باورچی خانے کے نزدیک بہت خوش ہوتا ہے۔ اگر کہیں بندوق چلے تو کوے اسے اپنی ذاتی توہین سمجھ کر اتنا شور مچاتے ہیں کہ بندوق چلانے والا مہینوں تک پچھتا تارہ جاتا ہے۔

بلبل: بلبل ایک روایتی پرندہ ہے وہ ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ شاعروں نے بلبل نہ دیکھی ہے، نہ اُسے سنا ہے۔ عام طور پر بلبل کو آہ و زاری کی دعوت دی جاتی ہے لیکن بلبل کو ایسی باتیں بالکل پسند نہیں ہیں۔ بلبل پروں سمیت محض چند انچ لمبی ہوتی ہے یعنی اگر پروں کو نکال دیا جائے تو کچھ زیادہ بلبل نہیں بچتی۔ ماہرین کی رائے کے مطابق بلبل اپنی گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے غمگین سروں میں گاتی رہتی ہے۔ بے سری ہو جائے تو ہمارے موسیقاروں کی طرح جھوٹے بہانے نہیں کرتی۔

بھینس: بھینس موٹی اور خوش طبع ہوتی ہے۔ بھینس ہر جگہ پالی اور پائی جاتی ہے۔ مصنف موٹے لوگوں پر طنز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر بھینس ورزش کرتی اور غذا کا خیال رکھتی تو یہ بھی دبلی پتلی ہو سکتی تھی۔ بھینس کا مشغلہ جگالی کرنا ہے۔ بھینس اکثر تالاب میں لیٹی رہتی ہے۔ بھینس کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں سوچ سکتی۔

الو: الو ایک بردبار اور دانش مند پرندہ ہے۔ لیکن پھر بھی الو ہی ہے۔ یہ ہمیشہ کھنڈروں میں رہتا ہے۔ الو کی بیس قسمیں بتائی جاتی ہیں۔ مصنف کے خیال میں پانچ چھے قسمیں کافی ہیں۔ فطرت کے مداح لوگ الو کو پسند کرسکتے ہیں۔ الو دن بھر آرام کرتا ہے اور رات کو تو ہی تو کا وظیفہ پڑھتا رہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ ان خود پسند انسانوں سے ہزار درجہ بہتر ہے جو ہر وقت میں ہی میں کا ورد کرتے ہیں۔ الو چپ چاپ رہتا ہے۔ مزاح کی حس سے محروم ہے اس لیے وہ کبھی نہیں مسکراتا۔

بلی: بلی ایک پالتو جانور ہے۔ بلی کی کئی قسمیں بتائی جاتی ہیں۔ بلیوں کو سدھایا جاتا ہے۔ آپ بلی کو سال بھر سدھائیں مگر سال بھر کی مشقت کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اگر گھر میں آپ دودھ کھلا چھوڑ دیں تو وہ پی جائے گی۔ اگر آپ دودھ کو بند کر کے تالا بھی لگا دیں تو پھر بھی وہ دودھ پینے کا فن جانتی ہے۔ بلیاں آپس کی لڑائی میں ناخنوں سے ایک دوسرے کا منہ نوچتی ہیں۔ بلی اور کتے کی رقابت مشہور ہے کیونکہ دونوں اپنے آپ کو انسان کا وفادار سمجھتے ہیں۔ بلیاں بناؤ سنگھار کرتی رہتی ہیں۔ بلیاں دوپہر کو سوتی ہیں۔ سالہا سال اکٹھے گزارنے کے باوجود انسان اور بلی اجنبی رہتے ہیں۔

11. قدر ایاز

ممتاز مزاح نگار کرنل محمد خان کی تحریر کو اردو میں خاص مقام حاصل ہے۔

سبق قدر ایاز ان کی مزاحیہ آپ بیتی ہے۔ مصنف (کرنل محمد خان) کو خوش قسمتی سے چھاؤنی میں ایک وسیع عریض بنگلا ملا تھا۔ یہ بنگلا دو ایکڑ زمین پر مشتمل تھا۔ عمارت کے سامنے وسیع باغ تھا۔ جس میں طرح طرح کے پودے لگے ہوئے تھے۔ بنگلہ پوری طرح آراستہ تھا۔ کرنل صاحب نے ہر کمرے میں قالین یا دری بچھائی ہوئی تھی اور مناسب فرش بھی تھا۔ کرنل صاحب کے بچے بھی اس ظاہری اور مصنوعی خوشحالی پر مگن تھے۔ کرنل صاحب کا بیٹا سلیم جو میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوا ہی تھا۔ دوستوں سے کھیلوں میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے نوکر علی بخش کو ڈانٹا کہ تم گنوار، بدتمیز اور دیہاتی ہو۔ اس کی وجہ یہ کہ سلیم کے دوست کو باہر برآمدے میں بٹھا کر پانی پلایا۔ ڈرائنگ روم میں کیوں نہ بٹھایا اور نہ جوس پلایا۔

کرنل صاحب نے ایک لڑکے کی کہانی سنائی کہ پرائمری پاس کر کے ہائی سکول گیا۔ وہ چودھری کا بیٹا تھا۔ سر پر صافہ باندھا تھا۔ بدن پر کرتہ اور تہمد پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا ماسٹر جی نے شلوار پہننے کو کہا تو کہنے لگا۔ سُتھن تے کڑیاں پاؤندیاں نیں۔ سلیم ہنسنے لگا کرنل نے بتایا کہ پہلے بہت کم لوگ پتلون پہنتے تھے۔ ہیڈ ماسٹر ہاکی اور شکار کے شوقین تھے۔ ایک دن وہ گاؤں پہنچ گئے۔ انہوں نے ماسٹر جی کو چوپال میں بٹھایا۔ جہاں گھوڑی بندھی ہوئی اور دوسری طرف پر گاؤں کے لوگ بیٹھے حقہ پی رہے تھے۔ ماسٹر جی کیلئے چارپائی بچھائی گئی۔ سلیم نے پوچھا کرسی نہ تھی تو کرنل نے جواب دیا کہ وہ چھوٹی قسم کے چودھری تھے۔ پھر سلیم نے پوچھا کہ گھوڑی کو انہوں نے کمرے میں کیوں باندھا۔ پھر کرنل نے جواب دیا کہ دیہاتی اتنے مہذب نہیں ہوتے کہ مہمان ڈرائنگ روم میں لے آئیں۔ کرنل صاحب نے کہانی سناتے ہوئے کہا استاد کی خاطر مدارات شروع ہوگئی۔ نائی پاؤں دبانے لگا اور نوکر مکی کے بھٹے بھنوا کر لے آیا۔ لیکن ماسٹر جی نے چائے کی فرمائش کی لیکن تب چائے گاؤں میں ملتی نہیں تھی۔ خیر ان کو ایک حکیم کے گھر سے چائے تو مل گئی ان کو بنانا نہیں آتی تھی۔ گاؤں میں لسی کا رواج تھا۔ چائے تو جیسے تیسے بنی لیکن ماسٹر جی نے ایک ہی گھونٹ پیا۔ رات کو ماسٹر جی کو مرغ کا سالن کھلایا گیا۔ ماسٹر جی کا بستر لگایا گیا۔

رات کو گھوڑی کے ہنہنانے پر ماسٹر جی پریشان تھے۔ چودھری نے چارا ڈالا تو وہ خاموش ہوگئی اور ماسٹر جی کی پریشانی بھی ختم ہوگئی۔

صبح ماسٹر جی نے مسجد کے غسل خانے میں غسل کیا۔ ناشتہ کیا اور چلے گئے۔

چودھری سکول گیا تو لڑکوں نے مذاق بھی کیا لیکن وہ پڑھتا رہا اور کالج چلا گیا۔ کالج کی تعلیم کے لیے انہوں نے زمین بیچ دی۔ پھر وہ فوج میں بھرتی ہوگیا۔

چھوٹے چودھری کو ملنے کی خواہش سلیم نے کی۔ کرنل نے اپنے بازو پھیلاتے ہوئے کہا پھر آؤ ملو چھوٹے چودھری سے سلیم ایک لمحے کے لیے حیران کھڑا دیکھتا رہا پھر اپنے باپ سے لپٹ گیا۔ سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک تھی۔ ایاز اپنے اصلی لباس میں بھی بہت بھلا لگ رہا تھا۔

12. حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں

عوام میں ذوقِ آگہی پیدا کرنے کے لیے حکومت پاکستان نے عملی کوششوں کا آغاز کردیا ہے۔ پاکستان حالتِ جنگ میں ہے اور دنیا کے بیشتر ممالک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہیں۔ آئے روز بم دھماکوں کی خبریں سننے کو ملتی ہیں جس کے باعث گھروں میں صفِ ماتم بچھ جاتی ہے۔ ہمارے قصبے کا ایک مشہور و معروف نام ''بی جان'' بہادری اور دلیری کا پیکر ہیں۔ وہ اس نام کی اس لیے حقدار ہیں کہ وہ ایک شہید کی بیٹی، شہید کی بیوی اور شہید کی ماں ہیں۔

سبق ''حوصلہ نہ ہارو، آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں'' میں ایک خاتون ''بی جان'' کے ذریعے دہشت گردی کی روک تھام کے لئے چند اقدامات بتائے گئے ہیں۔ ''بی جان'' ایک شہید کی ماں، شہید کی بیوی اور شہید کی بیٹی ہے اسے ٹیلی وژن کے ذریعے سانحہ پشاور کے بارے معلوم ہوا تو اسے اپنا بیٹا یاد آ گیا جو ایک بم دھماکے میں شہید ہوا تھا۔ اس کا یہ بیٹا فوج میں آفیسر منتخب ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی ٹریننگ پر جانے کے لئے بازار میں خرید و فروخت کرنے گیا تھا کہ ایک بم دھماکے کی زد میں آ گیا۔ بی جان نے دھماکے کرنے والے سفاکوں کے بارے بہت غور و خوض کیا۔ بالآخر اس نے اپنے قصبے کے لوگوں کو جمع کیا اور اپنے ہاں ایک آگاہی سنٹر بنانے کا اعلان کیا۔ اس نے بتایا کہ انفرادی طور پر اپنی مدد آپ کے تحت ہمیں چند اقدامات کرنے ہوں گے۔ سکول کی چار دیواریاں اونچی کریں۔

محلے میں مشکوک پھیری والوں پر نظر رکھیں۔ کرایہ دار اور گھریلو ملازم رکھنے سے پہلے ان کے شناختی کارڈ متعلقہ تھانے میں جمع کروائیں۔ لاوارث اشیا پر نظر رکھیں اور سکولوں کے اوقات کار میں کسی اجنبی شخص کو سکول میں داخل نہ ہونے دیں۔ اس کے علاوہ ''بی جی'' نے یہ بھی بتایا کہ اپنے گھریلو ماحول کو بہتر بنائیں تا کہ محب وطن باعمل انسان بن سکیں۔ محبت، رواداری اور برداشت کے جذبات کو ترقی دیں۔ دوسرے لوگوں کے عقیدہ اور مذہب کا احترام کریں۔ دوسروں کی غمی خوشی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آخر میں بی جی نے یہ بھی بتایا کہ اگر ہم اپنی مدد آپ کے تحت اپنے محلے، قصبے اور ٹاؤن کی سطح پر کام کریں تو یقیناً ہم دہشت گردی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حصہ نظم (خلاصہ/مرکزی خیال)

مختلف بورڈز میں پوچھی گئی نظموں کے مرکزی خیال اور خلاصہ جات

نظم نمبر 1۔ حمد

نظم کا نام: حمد **شاعر کا نام:** الطاف حسین حالی

خلاصہ: اللہ تعالیٰ ہر شے پر محیط ہے کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے۔ انسانی دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے قبضے کی دلیل یہ ہے کہ حالی جیسا نافرمان شخص بھی اُس کی تعریف کر رہا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تعریف کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پردوں میں چھپا ہوا راز داں ہے اور اُس سے لو لگانے والا فرد، بادشاہت کو بھی بے وقعت سمجھتا ہے۔ جو لوگ رنج و مصیبت میں گلہ کرتے ہیں اسی کو اپنا آخری سہارا سمجھتے ہیں۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ صبح کو ہوا گھر گھر اس کا پیغام پہنچا رہی ہے۔

مرکزی خیال:

اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز پر قبضہ کیے ہوئے ہے۔ حالی جیسا نافرمان شخص ہی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے پر مجبور نہیں بلکہ صبا بھی گھر گھر جا کر اُس کی قدرت کے گیت گا رہی ہے۔

نظم نمبر 2۔ نعت

نظم کا نام: نعت **شاعر کا نام:** امیر مینائی

خلاصہ:

صبا کی خوشبو بتا رہی ہے کہ یہ مدینے سے آئی ہے۔ صبا ایک طرف، باغ میں طوطی اور بُلبُل بھی نعت خوانی کر رہے ہیں۔ مظاہر فطرت کا یہ جذبہ و شوق دیکھ کر شاعر کا دل چاہتا ہے کہ وہ مدینے چلا جائے۔ شاعر در رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر مرنے جینے کی آرزو میں تڑپ رہا ہے۔ اس کے لیے خاک مدینہ باعث حرمت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں تشریف لائے مگر لامکاں پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کردار بے داغ ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عمر بھر کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی۔

مرکزی خیال:

صبا سے مدینے کی خوش بو آ رہی ہے اور باغ میں طوطی اور بُلبُل نعت خوانی کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر شاعر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے در پر جینے اور مرنے کی خواہش کرتا ہے۔

نظم نمبر 3۔ برسات کی بہاریں

نظم کا نام: برسات کی بہاریں **شاعر کا نام:** نظیر اکبر آبادی

خلاصہ:

نظیر اکبر آبادی اپنی نظم برسات کی بہاریں میں کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ لہلہا رہا ہے۔ باغات میں بہار آ گئی ہے۔ بارش کے چھوٹے چھوٹے قطرے درختوں پر جم جاتے ہیں اور موتیوں کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ پانی اس قدر زیادہ ہے کہ بحر و بر میں تمیز نہیں رہی۔ نیچے وادیاں، پہاڑ اور جنگل سبزے میں لپٹے ہوئے ہیں اور اوپر بادل کی سیاہ چادر تن گئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان تو انسان تیتر بھی حمد و ثنا میں گُم ہیں۔

مرکزی خیال:

برسات نے پانی کی قلت دُور کر دی ہے، جس کے سبب ہر چیز تر و تازہ ہو گئی ہے۔ اس سماں سے ہر چیز خوشی محسوس کر رہی ہے۔

نظم نمبر 4۔ پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

نظم کا نام: پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ اقبالؒ

خلاصہ:

خزاں کے موسم میں درخت سے ٹوٹنے والی شاخ بہار کے بادل سے سرسبز نہیں ہو سکتی۔ ایسی شاخ خزاں کی نذر ہو کر ہمیشہ کے لیے پتوں اور پھولوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ مسلمان قوم بھی آج کل زوال کا شکار ہے اے مسلمان! تو قوانین فطرت سے ناآشنا ہے اس لیے ٹوٹی ہوئی شاخ سے سبق لے۔ مسلمان کی ترقی صرف اتحاد سے ہی ممکن ہے۔ جس طرح ٹوٹی ہوئی شاخ کبھی ہری نہیں ہو سکتی اسی طرح اپنی ملت سے الگ ہو کر ترقی نہیں کر سکتا۔

مرکزی خیال:

خزاں کے موسم میں درخت ٹوٹنے والی شاخ بہار کے بادل سے بھی سرسبز نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کو کامیابی کے لیے مِلّت اسلامیہ سے رابطہ قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

شہدائے پشاور کے لیے ایک نظم

شاعر کا نام: امجد اسلام امجد

خلاصہ:

معروف شاعر امجد اسلام امجد پشاور آرمی سکول کے شہدا بچوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے شہید بچو! تم قیامت تک زندہ رہو گے۔ تم میرے وطن کے شہزادے اور میرے چمن کے پھول ہو۔ ہر ماں کی آنکھوں کی نمی، یا باپ کے بکھرے خواب، بہن کی اُلجھی سانسوں میں اور ہر بھائی کی بکھری یادوں میں تم آباد رہو گے۔ ہم تمھیں زندگی بھر نہیں بھلا سکیں گے۔ شہدا کو اللہ کی طرف سے ابدی حیات مل جاتی ہے۔ اُن کی خوش بو پورے چمن میں سفر کر رہی ہوتی ہے۔ وہ ہر گھر میں یادوں کی صورت آباد ہو چکے ہیں۔ میرے یہ شہید ننھے بچے قیامت تک زندہ رہیں گے، ان کے تذکرے ہر دور میں ہر زبان پر رہیں گے۔

مرکزی خیال:

پشاور سانحہ آرمی پبلک سکول کے شہدا! تمھیں ابدی حیات مل چکی ہے۔ تمھارے تذکرے اب ہر گھر میں ہوتے ہیں، کیوں کہ تم رہتی دنیا تک زندہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

حصہ خطوط

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے خطوط

والد صاحب کے نام (امتحان میں کامیابی کی اطلاع) کے لیے خط

امتحانی کمرا

یکم اپریل ۔۔۔۔۔۔ ۲۰ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم!

کل کی ڈاک سے آپ کا خط موصول ہوا جسے پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ آپ نے خط میں مجھ سے امتحان کے نتیجے کی بابت دریافت کیا ہے۔ مبارک ہو، آپ کو یہ جان کر انتہائی خوشی ہو گی کہ یکم اپریل میرے لئے کامیابی کی خوشخبری لائی۔ آج سالانہ امتحان کے نتیجے کا اعلان ہونا تھا۔ میں دھڑکتے دل کے ساتھ بے رنگ سا سکول پہنچا۔ سکول کا وسیع میدان طلباء سے بھرا ہوا تھا۔ اساتذہ کرام تشریف لا رہے تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی آمد کا انتہائی بے چینی سے انتظار تھا نو بج چکے تو ہیڈ ماسٹر صاحب تشریف لے آئے اور نتیجے کی فہرستیں کلاس کے انچارج صاحبان کے حوالے کر دی گئیں۔ ہر ایک انچارج نے اپنی اپنی کلاس کے نتیجے کا اعلان کیا۔ پاس ہونے والے طلباء کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ابا جان! نتیجے کی تقریب کے مہمان خصوصی ہمارے ملک کے مشہور و معروف مصنف اور ہر دل عزیز و معروف شخصیت حافظ محمد آصف سلطان سلوترا صاحب تھے۔ جب مجھے سند اعزاز کے لیے بلایا گیا تو تقریب کے میزبان نے میری عزت اور حوصلہ افزائی کی خاطر بڑے شاندار جملے کہے۔ میں وہ جملے ہو بہو نقل کر رہا ہوں تا کہ آپ بھی لطف اندوز ہو سکیں۔ وہ جملے حسب ذیل ہیں:

"شاہینوں کے شہر کے سپوت، اساتذہ کی عزت کو چار چاند لگانے والا ہونہار طالب علم جس کا انگ انگ اعتماد کی گواہی دیتا ہے، جس کے شرم و حیا سے دوشیزہ بھیک مانگتی ہے، جس کی محنت پر فرہاد جیسا عاشق بھی گھٹنے ٹیکتا ہے، جس کے دوستوں کا ادبی ذوق اور عزم صمیم بھی لائق تحسین ہے۔ جس کی خطاطی پر خطاط انگشت بدنداں ہیں۔ آپ کی بے پناہ محبتوں کے جلو اور تالیوں کی گونج میں جماعت نہم میں تاریخ ساز نمبر لے کر پہلی پوزیشن پر براجمان ہونے والے طالب علم جناب شہزاد افضل پرنسپل سے سند امتیاز وصول کرنے کے لیے اسٹیج پر تشریف لاتے ہیں۔

ابا جان! یہ سب آپ اور امی جان کی دُعاؤں کا ثمر ہے۔ چند روز بعد اگلی جماعت کی پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ میں پورے یقین سے کہتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال رہی تو میں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کے لیے پڑھائی پر اپنی تمام صلاحیتیں صرف کروں گا۔ امی جان، بھائی جان اور باجی سب خیریت سے ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔

والسلام

آپ کا پیارا بیٹا

ا۔ب۔ج

والدہ صاحبہ کے نام گرمیوں کی چھٹیاں اُن کے پاس گزارنے کے لیے خط

امتحانی کمرا

۳۰ مئی ۔۔۔۔۔۔ ۲۰ء

محترمہ امی جان!

السلام علیکم!

اُمید ہے کہ خالق کائنات کے فضل و کرم سے آپ خیریت و عافیت سے ہوں گے۔ ماں ہونے کے ناطے اولین کی فرض کی ادائیگی میں تاخیر کے باعث آپ کی بے چینی کا مجھے بے حد احساس ہے۔ آپ کے خطوط ملتے رہے ہیں۔ میں کسی خط کا جواب دے پاتا ہوں اور بعض بغیر جواب کے رہ جاتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اولاد کی تعلیم ہمیشہ آپ کی ترجیحات میں شامل رہی ہے۔ امی جان اولاد کے مستقبل کی یہی تڑپ مجھے دن کے اُجالے سے لے کر چاند کی چاندنی تک محنت کے برابر کا احساس دلاتی ہے کہ مجھے والدین اور ملک و قوم کا نام روشن کرنے کے لیے اپنے قیمتی وقت کا ایک ایک لمحہ تعلیم میں گزارنا ہے۔

امی جان! مئی کا مہینہ ختم ہونے کو ہے اور جون کی آمد آمد ہے۔ جون کا مہینہ نسبتاً زیادہ گرم ہوتا ہے۔ گرمی پورے جوبن پر ہوتی ہے۔ موسم گرما کی تعطیلات اسی مہینے میں ہوا کرتی ہیں۔ امید ہے کہ پانچ چھ جون سے چھٹیاں ہو جائیں گی۔ چھٹیاں ہوتے ہی فوراً میں آپ کی خدمت میں پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ گھر آ کر ابا جان کا ہاتھ بٹاؤں گا۔ کاشتکاری اور گھر کے کام کاج میں ان کی مدد کروں گا۔

میں آپ کی صحت کے بارے میں بڑا پریشان رہتا ہوں۔ مجھے ہر وقت آپ کی صحت کا خیال رہتا ہے۔ خدا آپ کی صحت سلامت رکھے آپ کا سایہ دیر تک ہمارے سر پر قائم رہے۔ آپ کی دعائیں میرے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔ میں ہر نماز میں آپ کے لئے دعائیں مانگتا ہوں۔ آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ آپ کی دعاؤں نے مجھے ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار کرایا ہے۔ آپ کی دعاؤں سے میں نویں جماعت میں اوّل پوزیشن لے کر دسویں جماعت میں پہنچا ہوں اور آئندہ بھی مجھے آپ کی دعاؤں کی سخت ضرورت رہے گی۔ ہنستا، مسکراتا اپنے مشن پر کاربند، امتحان کی تیاری میں مگن، دعاؤں کی درخواست کے ساتھ، آپ کا شعیب اجازت چاہتا ہے۔ زیادہ آداب۔

والسلام

آپ کا بیٹا

ا۔ب۔ج

خیریت کی اطلاع میں تاخیر کی وجہ معلوم کرنے کے لیے بڑے بھائی کے نام خط

امتحانی کمرا

۱۵ مئی ۔۔۔۔۔۔ ۲۰ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم!

بھائیوں میں سب سے بڑے ہونے، والدین اور بہن بھائیوں کا احترام بجا لانے، شرم و حیا کا پیکر ہونے اور محنت پر یقین کامل رکھنے والی انس کو شخصیت کے

downloaded from https://inforumsissed.com/

Scanned with CamScanner

باعث گھر میں آپ کی یاد ہر وقت پھول کی خوشبو کی طرح ہمارے دماغ میں تر و تازہ رہتی ہے۔ کھانے کے اوقات، دادی جان سے کہانیاں سنتے ہوئے، آپ کی غیر موجودگی ہمیں رُلاتی ہے۔ مگر آپ کی اپنے مقصد کو اوڑھنا بچھونا بنانے کی صفت ہم سب گھر والوں کے لیے باعث صد افتخار ہے۔

آپ کو گھر سے گئے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنی خیریت سے آگاہ کرنے کے لئے آج تک ایک خط بھی نہیں بھیجا۔ ہم سب آپ کی خیریت کے بارے میں بہت پریشان ہیں۔ خصوصاً والدہ صاحبہ بڑی فکر مند ہیں۔ وہ ہر وقت آپ کی خیریت کے بارے میں پریشان رہتی ہیں۔ خدا کرے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں۔ خدا آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آپ کی یاد ہم لوگوں کو بے قرار کرتی رہتی ہے۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ جب سورج اپنی کرنیں بکھیرتا ہے یا رات اپنے پر پھیلاتی ہے تو امی جان آپ کی یاد میں لازماً بے قرار ہو جاتی ہیں۔ بسا اوقات آپ کی تصویر سے دل بہلاتی رہتی ہیں۔

ابا جان! آپ کی تصویر کو لے کر سارے گھر والوں کو دکھاتے پھرتے ہیں۔

بھائی جان! اتنی لاپروائی ٹھیک نہیں۔ اُمید واثق ہے کہ آپ ہماری دل لگی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے قیمتی وقت سے چند لمحات ہمارے نام کرتے ہوئے، جلد از جلد محبتوں بھرا والا نامہ ارسال کریں گے۔ امی کے علاوہ میرے ساتھ بیٹھے، ابو، آپی اور دادی جان سب آپ کو سلام کہتے اور دُعائیں دیتے، آپ کے خط کے بے تابی سے منتظر ہیں۔ زیادہ آداب۔

والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ب۔ج

آپا کے نام چھٹیوں میں اپنے ہاں آنے کی دعوت کے لیے خط

امتحانی کمرا

۲۰ نومبر ـــــــــ ۲۰ء

محترمہ آپا جان!

السلام علیکم!

اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ لوگ خیریت و عافیت سے ہوں گے۔ آپ کا خط آیا پڑھا اور امی جان کو سنایا۔ ابا جان نے بھی پڑھا۔ سب خوش ہوئے اور آپ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کیں۔

اچھی آپا! آپ نے اپنی خیریت تو لکھی مگر دولھا بھائی کے متعلق کچھ نہیں بتایا کہیں دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اگر گھر ہوتے تو آپ ضرور لکھتیں۔ اچھا پپو کا سنایئے وہ سکول جاتا ہے یا نہیں۔ پیاری بہن! بچوں کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوں وہ پڑھ لکھ کر بہترین شہری اور انسان بنیں۔ ملک کو قابل اور پڑھے لکھے آدمیوں کی بے حد ضرورت ہے۔ یہی ہونہار اور لائق بچے پڑھ کر خاندان اور قبیلے کا نام روشن کرتے ہیں۔ علم کی روشنی تمام متعلقین کی آنکھوں کے نور کو بڑھاتی ہے۔ آپ کو ہمارے ہاں آئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ موسم سرما کی چھٹیوں میں آپ ضرور ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

آپ کی آمد کا مجھے شدت سے انتظار ہے۔ آپ آئیں گے تو ہم پروگرام ترتیب دیں گے۔ لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔ اس میں جگہ جگہ تفریحی و تاریخی مقامات ہیں۔ بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ، داتا دربار، مینار پاکستان، شالامار باغ اور باغ جناح کی سیر سے آپ بہت لطف اندوز ہوں گے۔ اگر دولھا بھائی آ سکیں تو اُن کو بھی اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ آنے سے پہلے اپنے پروگرام سے مطلع کریں تاکہ ہم آپ کو لینے کے لیے بروقت لاری اڈہ پہنچ جائیں۔

والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ب۔ج

اپنے چچا کے نام چچی جان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے خط

امتحانی کمرا

۱۸ اگست ـــــــــ ۲۰ء

محترم چچا جان!

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی امان میں رکھے۔ بڑے بھائی جان کی زبانی یہ بات سن کر بہت صدمہ ہوا کہ چچی جان گزشتہ ایک ہفتے بخار میں مبتلا ہیں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں آیا۔ شاید آپ نے خط نہ لکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ابا جان نے خط لکھا۔ بخار اترا ہے یا نہیں؟ سب سے پہلے یہ بتایئے کہ چچی جان کی صحت کیسی ہے؟ ڈاکٹر صاحب کی کیا رائے ہے؟ اگر آپ کے ہاں تسلی بخش علاج کی سہولت نہیں ہے تو انہیں یہاں لے آیئے۔ یہاں لاہور میں اچھے سے اچھا اور بہتر سے بہتر علاج میسر آ سکتا ہے۔ یہاں بہت قابل ڈاکٹر دستیاب ہیں۔ آپ کو یہاں رہائش کی بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ امی جان چچی جان کی خوب دیکھ بھال کریں گی۔ تکلیف فرمایئے اور چچی جان کو یہاں لے آیئے۔ خدائے بزرگ و برتر چچی جان کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اُن کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔ وہ تو ہر بات کو حرزِ جان بنا لیتی ہیں۔ کسی کو کانٹا چبھا نہیں کہ تکلیف ان کے دل میں۔ کبھی ایک بیٹے کے لیے افسردہ ہیں تو کبھی دوسرے کے لیے غمزدہ۔ یہ کارِ جہاں تو یونہی چلتا رہے گا۔ اس کی فکر میں اپنے آپ کو موت کے منہ میں دھکیلنا عقلمندی نہیں۔ خدارا! انہیں سمجھایئے اور اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ چچی جان کی خدمت میں سلام عرض کر دیجیے گا اور تمام گھر والوں کو ڈھیروں آداب۔

والسلام

آپ کا بھتیجا

ا۔ب۔ج

اپنے چھوٹے بھائی کے نام پڑھائی میں عدم دلچسپی کے لیے خط

امتحانی کمرا

۱۶ مارچ ـــــــــ ۲۰ء

قیصر میاں!

السلام علیکم!

کل کی ڈاک میں آپ کا خط موصول ہوا۔ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی کہ آپ صحت یاب ہو گئے ہیں۔ آج ہی تمہارے انچارج اُستاد صاحب کی طرف

downloaded from https://anfohubhumsolsed.com/

Scanned with CamScanner

ے ماہانہ تعلیمی رپورٹ موصول ہوئی، جسے پڑھ کر انتہائی مایوسی ہوئی کہ تعلیمی لحاظ سے آپ کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے۔ آپ کے دوست ایسے لوگ ہیں جو شریف کم اور آوارہ زیادہ ہیں۔

پیارے بھائی! عقل سے کام لو! ایسے دوستوں کی صحبت تعلیم میں ناکامی اور اخلاق میں پستی کا سبب بنتی ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ اپنی تمام تر مصروفیات ترک کر کے پڑھائی پر توجہ دو۔ اپنا ایک ٹائم ٹیبل بنالو۔ اس کے مطابق تمام مضامین کو برابر وقت دو۔ آپ جانتے ہو کہ سالانہ امتحان میں صرف بیس دن باقی ہیں۔ محنت نہیں کرو گے تو فیل ہو جاؤ گے۔ آپ نے برے دوستوں کی صحبت اختیار کر رکھی ہے۔ آپ کے دوست شریف کم اور آوارہ زیادہ ہیں اگر آج آپ نے اپنے آپ کو نہ سنبھالا تو ساری زندگی پچھتانے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اپنے آپ کو سنبھالو برے دوستوں کی صحبت چھوڑ دو۔ شریف اور محنتی دوستوں کا انتخاب کرو۔ انسان کے اخلاق و کردار کی تشکیل میں صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

قیصر! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کو سمجھانا میرا فرض بنتا ہے۔ ہمیں آپ سے بڑی توقعات ہیں۔ آپ ذہین ہیں۔ اپنی ذہانت کو صحیح سمت میں لائیں۔ محنت کریں اور نام پیدا کریں۔ پڑھنے لکھنے میں پوری توجہ صرف کریں۔ امتحان سر پر ہے۔ غفلت کا وقت نہیں ہے محنت نہیں کرو گے تو فیل ہو جاؤ گے۔ اپنی اور خاندان کی ناک کٹواؤ گے۔ ابا جان سخت ناراض ہوں گے۔ دوستوں میں کیا عزت رہ جائے گی۔ ماں بہن بھائیوں کو کتنی کوفت ہوگی۔ اب بھی وقت ہے ہوش کے ناخن لو، اپنی سوچ اپنے اصلی ہدف پر مرکوز کرو۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا، صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ زیادہ دعا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے۔ آمین

والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ب۔ج

دوست کی ناراضی دور کرنے کے لیے اُس کے نام خط

امتحانی کمرا

۱۷ اپریل ۔۔۔۔۔ ۲۰ء

عابد بھائی!

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی امان میں رکھے۔ آپ کی خیر خواہی کا طالب بندہ انتہائی پریشان ہے۔ مجھے ایک طویل عرصہ سے انتظار شدید ہے۔ آپ کی طرف سے کوئی گرامی نامہ موصول نہیں ہوا۔ خط و کتابت کے سلسلے تعطل کا شکار ہیں۔ ہوا کے دوش پر چند پیغامات موصول ہوتے ہیں، جن میں محبتیں کم اور تلخیاں زیادہ ہوتی ہیں، کیونکہ شکوہ وہیں ہوتا ہے جہاں کوئی توقع ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی توقع نہیں توقع کا گلہ موجود ہے۔

یہ میرا تیسرا خط ہے جس میں اپنا حالِ دل سنا رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنی سالگرہ کی تقریب میں میرے نہ آنے کی وجہ سے ناراض ہو۔ تم روٹھتے ہو روٹھو ہم منانے کو تیار ہیں مگر یہ تو کہو کہ روٹھے کیوں ہو۔ تم شاید اس لیے روٹھے ہو کہ تمہیں منایا جائے۔ تمہاری خوشامد کی جائے، منتیں کی جائیں۔ معافی مانگی جائے۔ کیا دوستی روٹھنے منانے کا نام ہے۔ میں نے پچھلے خط میں تمہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تھی۔ تم نے کوئی توجہ ہی نہ دی۔ خط کا جواب تک نہ دیا۔

ارے بھائی! کب تک روٹھے رہو گے۔ اب ضد چھوڑ دو۔ سنا ہے سیدوں کا حوصلہ بڑا ہوتا ہے۔ ان کے دل میں ایسی ویسی باتیں جگہ نہیں پاتیں۔ آپ بھی تو سید ہیں۔ سید پاک فطرت ہوتے ہیں۔ دل میں بغض، کینہ اور ناراضی نہیں رکھتے۔ پھر روٹھنا کیا معنی؟ آپ کی سالگرہ میں نہ آنے کی وجہ کچھ یوں ہے کہ جس دن مجھے تمہارے ہاں آنا تھا اس سے ایک دن پہلے میں بھائی جان کے ساتھ موٹر سائیکل پر تمہارے لیے کچھ تحفے اور کتابیں خریدنے کے لئے بازار گیا۔ واپسی پر ایک بدحواس ریڑھے والے نے ہمیں ٹکر مار دی۔ میں اور بھائی جان بری طرح زخمی ہوئے جس کی وجہ سے ہم بروقت آپ کے ہاں نہیں پہنچ سکے۔ میری اس وضاحت سے شاید تمہاری ناراضی دور ہو جائے اور بھائی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ سید ہیں۔ کہیے اب تو ناراضی دور ہوئی یا نہیں؟ اگر نہیں قائم ہے اور اسے قائم رکھنا ہے تو میں منانے کے لئے خود حاضر ہو جاؤں گا۔ پاؤں پکڑوں گا۔ اس پاک ہستی کا واسطہ دوں گا جس نے آپ کو سید ہونے کا شرف بخشا ہے۔

اب تو مان جایئے اب میرے خط کا جواب بھی دیجیے گا جس میں ناراضی نہ ہونے کا ذکر ضرور ہو۔ ابو اور امی کو میرا اسلام نیاز پیش کر دیجیے گا۔

والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ب۔ج

دوست / سہیلی کے نام شکایت کا خط کہ وہ آپ کو کیوں بھلا بیٹھی / بیٹھا ہے

امتحانی کمرا

۱۱ مارچ ۔۔۔۔۔ ۲۰ء

پیاری سہیلی ایمن!

السلام علیکم!

اُمید ہے مزاج گرامی خیریت و عافیت سے ہوں گے۔ آج کے اس خود غرض دور میں آپ جیسی مخلص، نیک اور بے پناہ محبت کرنے والی دوست کا ملنا نعمت خداوندی سے کم نہیں ہے۔ یقین مانیے! آپ میرے دل میں آباد ہو۔ جب بھی کراچی سے آپ کا کوئی رشتہ دار گاؤں آتا ہے تو میں اس سے ضرور آپ کی خیریت معلوم کرتی ہوں۔ لیکن تم نے ہمیں بھلا دیا۔ تم کراچی کیا گئیں کئی سالوں پر مشتمل ماضی کو اس طرح بھلا دیا جیسے وہ ایک خواب تھا۔

ٹھیک ہے نئی جگہ پر نئی سہیلیاں بنائے بغیر چارہ نہیں ہوتا مگر ساتھ کھیلی بچپن کی سہیلی کو بھلا دینا کہاں کی شرافت ہے؟ جس طرح آپ نے مجھے بھلا دیا ہے۔ کیا میں بھی آپ کو ویسے بھلا دوں؟ ایسا ممکن نہیں ہے۔ آپ بے شک مجھے بھلا دیں مگر میں آپ کو نہیں بھلا سکتی۔ اپنی امی جان سے پوچھ کر لکھیے اور ضرور لکھیے کہ بچپن کی سہیلیوں کو بھلا دینا اچھا ہے یا یاد رکھنا۔ تاکہ اس کے مطابق میں بھی اپنے آپ کو تیار کر سکوں۔ ایمن! میری امی اور بہن بھائی آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔

آئندہ ماہ اپریل کی چھٹیاں ہونے والی ہیں۔ میں ان تعطیلات میں امی جان کے ساتھ تمہارے ہاں آ رہی ہوں۔ مل بیٹھیں گے تو شکوے شکایات کے دفتر کھلیں گے۔ دل کا غبار نکلے گا۔ گلے شکوے محبت کو لگنے والے زنگ کو دور کر دیتے ہیں۔ ہم مل کر تاریخی مقامات کی سیر کریں گے گھومیں گے، جھومیں گے اور ماضی کی

خوشگوار یادوں کو ایک بار پھر تر و تازہ کریں گے۔ اپنی امی اور ابا جان کو ہماری آمد کی اطلاع کے ساتھ ساتھ سلام نیاز عرض کر دینا۔ اقراء اور ماریہ کو پیار۔

والسلام

آپ کی سہیلی

ا۔ب۔ج

دوست کے نام خط (ہمشیرہ کی شادی پر فضول رسموں اور جہیز جیسی لعنت سے بچنے کی تلقین)

امتحانی کمرا

۲۵ اپریل ۔۔۔۔۔ ۲۰ء

میرے پیارے دوست اعجاز نواز!

السلام علیکم!

آپ کا ارسال کردہ گرامی نامہ ملا۔ خیریت معلوم ہونے پر انتہائی مسرت و شادمانی ہوئی۔ آپ نے لکھا کہ اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ کو آپ کی چھوٹی ہمشیرہ کی شادی ہو رہی ہے۔ خط کو تفصیل سے پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ پروگرام نہایت شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے۔ بارات دھوم دھام سے آئے گی۔ بینڈ باجا اور موسیقی کا پروگرام پیش کیا جائے گا۔ جہیز کی نمائش ہوگی۔ آتش بازی کا مظاہرہ ہوگا، مہمانوں کو انواع و اقسام کے کھانے کھلائے جائیں گے۔ میں جناب کا انتہائی شکرگزار ہوں کہ آپ نے اس پرمسرت موقع پر مجھ حقیر کو یاد فرمایا لیکن اس سلسلے میں حق بات بتانا اور صحیح رہنمائی کرنا میرا فرض ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام کام غیر ضروری، غیر شرعی اور سراسر فضول ہیں۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: "کھاؤ پیو مگر بے جا خرچ نہ کرو"۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کتنی سادگی کے ساتھ کیں۔ بارات کیسے آئی۔ مہمانوں کو کیا کھلایا گیا اور کیا جہیز دیا گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے موقع پر دولھے کے پاس کیا تھا؟ کیا خریدا گیا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا دیا گیا؟ دعوت ولیمہ میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمانوں کو کیا کھلایا؟ بھائی جان! اسلام ہمیں سادگی کا درس دیتا ہے۔ ہماری حکومت نے آتش بازی اور جہیز کی نمائش پر پابندی لگا رکھی ہے۔ ایک سے زائد کھانوں پر بھی پابندی ہے۔ مہمانوں کی تعداد بھی مقرر کر رکھی ہے لیکن ہم لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے۔ جس ملک اور قوم میں قانون کا احترام نہ ہو وہ ملک اور قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔

میں نہایت معذرت کے ساتھ یہ بات بھی جناب کے گوش گزار کر دوں کہ میں ہر اس تقریب میں قطعاً شرکت نہیں کرتا جہاں فضول خرچی ہو اور غیر اسلامی رسومات کا مظاہرہ ہو۔ آپ اپنے گھر میں بڑے ہیں اور آپ کی بات گھر میں مانی جاتی ہے۔ اپنے والد کو قائل کریں تاکہ وہ اپنی بیٹی کی شادی انتہائی سادگی کے ساتھ کریں تو میں سر کے بَل حاضر ہو جاؤں گا ورنہ میرا حاضر ہونا ناممکن ہے۔ امید ہے کہ آپ میری اس حق گوئی کو معاف کر دیں گے۔ اگر آپ کو میری یہ حق گوئی ناگوار گزرے تو میں پیشگی معذرت خواہ ہوں۔ گستاخی معاف۔

محترم ابا جان اور امی جان کو میرا سلام نیاز پیش کرنا۔ ننھے بہن بھائیوں کو دعائیں۔

والسلام

آپ کا دوست

ا۔ب۔ج

تاجر کتب کے نام کتابیں منگوانے کے لیے خط

امتحانی کمرا

۱۵ جولائی ۔۔۔۔ ۲۰ء

مکرمی جناب منیجر اغزالی بک ڈپو لاہور

السلام علیکم!

گزشتہ کل اپنے ایک دوست کے پاس آپ کے ادارے کی شائع کردہ کتب دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ کا ادارہ طلبہ کے لیے ایسی کتب تیار کرتا ہے جو نصابی ضروریات اور جدید طریق امتحان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔ ان کی کمپوزنگ اور طباعت کا معیار بھی بہت اعلیٰ ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ نہایت مناسب قیمت، اغلاط سے پاک اور بورڈ پیٹرن کے عین مطابق ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کا ادارہ مطبوعات کے سلسلے میں سو فیصد کوالٹی کا قائل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ ادارہ ہٰذا کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ براہِ کرم مندرجہ ذیل کتب بہت جلد بذریعہ وی۔ پی۔ ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

فہرست کتب:

1۔ اسلامی جنگیں جلد اول، دوم، سوم
2۔ اردو قواعد و انشا برائے نہم و دہم
3۔ انگلش گرائمر برائے جماعت نہم و دہم
4۔ فیروز اللغات اردو　5۔ اقبال کی شاعری کا خصوصی مطالعہ

والسلام

خیر اندیش

ا۔ب۔ج

ہمسائے کے نام خط (ریڈیو اونچا نہ چلانے کی استدعا)

امتحانی کمرا

۲۴ فروری ۔۔۔۔۔ ۲۰ء

مکرمی جناب محمد قیصر سلطان صاحب!

السلام علیکم!

اُمید ہے آپ کے مزاج بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ فرنیچر کا کام کرتے ہیں، یہ بڑا محنت طلب کام ہے اور اپنا دل بہلانے کے لیے ساتھ ساتھ موسیقی سنتے رہتے ہیں۔ مزید آپ کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ چلو! ریڈیو نشریات کے باعث دکان پر آنے والے گاہکوں کا دل لگا رہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ ابو کی سخت طبیعت کے باعث گھر میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا رواج نہیں اور میں ابھی اس موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ آپ اونچی آواز میں ریڈیو سنیں۔ دل ہی دل میں آپ کا شکرگزار ہوتا تھا کہ چلو آپ کی وساطت کچھ سننے کو ملا، لیکن ان دنوں سالانہ امتحان قریب ہونے کے باعث یہ معاملہ اُلٹ محسوس ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ میرا سالانہ امتحان 20 مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ میرے اساتذہ کی نصیحت ہے کہ کم از کم امتحان کے

Downloaded from https://

Scanned with CamScanner

دنوں میں تو طالب علم تمام تر توجہ تعلیم پر مرکوز کرے۔

آپ کے ریڈیو کی اونچی آواز کے باعث میری پڑھائی میں خلل آتا ہے اور میرے مطالعے کی یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔ ہمسائیوں کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ میں آپ کے شوق میں مخل نہیں ہونا چاہتا تاہم اتنی التماس ضرور کرتا ہوں کہ ریڈیو کی آواز آہستہ رکھیں تا کہ میری تمام تر توجہ تعلیم پر مرکوز ہو۔

یہ آپ کا احسان ہوگا۔ امید ہے کہ آپ برا بھی نہیں منائیں گے اور میری التجا قبول فرما کر مجھے ممنونیت کا موقع دیں گے۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ب۔ج

ایڈیٹر کے نام "ماہنا نقوش" کے اجرا کے لیے خط

امتحانی کمرا

۱۰ اکتوبر۔۔۔۔۔۔۲۰ء

مکرمی جناب مینجر صاحب ماہنامہ نقوش۔لاہور

السلام علیکم!

چند دن قبل ایک دوست سے آپ کا رسالہ "ماہنامہ نقوش" پڑھنے کا موقع ملا۔ مجھے پسند آیا کیونکہ یہ ایک معلوماتی رسالہ ہے۔ اداریہ اور مضامین پڑھنے کے بعد انتہائی مسرت ہوئی کہ یہ رسالہ ملک وملت کی اصلاح و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ ہر قسم کی سیاسی، لسانی، مذہبی اور علاقائی نفرت سے ماورا ہو کر محبت کے پھول نچھاور کر رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نوجوان نسل کو صراطِ مستقیم کی طرف ابھارا گیا ہے۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ آپ اپنا باوقار رسالہ "ماہنامہ نقوش" بھیج کر ممنون فرمائیں۔

رسالہ بذریعہ وی۔پی۔ بھیجیں اور ایک سال کے لیے میرے نام جاری کر دیں۔ انشاء اللہ قیمت بر وقت ادا کرتا رہوں گا۔

آپ کا احسان عظیم ہوگا۔

والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ب۔ج

والد صاحب کے نام خط (جس میں اپنی تعلیمی حالت سے آگاہ کیا ہو)

امتحانی کمرا

۱۳ مئی۔۔۔۔۔۲۰ء

پیارے ابا جان!

السلام علیکم!

اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ کل آپ کا خط ملا جسے پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ آپ نے میری تعلیم اور صحت کے بارے میں دریافت فرمایا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں پہلے مرحلے کے امتحان کی مصروفیت کی وجہ سے آپ کے خط کا جواب نہ دے سکا۔ اُمید ہے کہ آپ محسوس نہیں فرمائیں گے۔ ہمارا پہلے مرحلے کا امتحان ختم ہو چکا ہے اور تمام مضامین کے نمبر بھی بتا دیے گئے ہیں۔ آپ یہ سن کر یقیناً بے حد خوش ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعا سے میں نے ہر مضمون میں اچھے نمبر حاصل کیے ہیں اور اپنی جماعت میں دوسرے درجے پر آیا ہوں۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے خوش ہو کر مجھے شاباش دیتے ہوئے ایک قیمتی کتاب "اسوۂ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ" بطور تحفہ عنایت فرمائی ہے۔ یہ خبر امی جان کو بھی بتا دیں تا کہ انہیں بھی تسلی ہو۔ وہ میری تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بہت فکر مند رہتی ہیں۔ یقیناً اب میں آپ سے بھی انعام لینے کا حق دار ہوں۔ میری یہ کامیابی آپ کی، اور امی جان کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے۔ آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو آئندہ بھی اسی طرح آپ کی امیدوں پر پورا اتروں گا۔

امی جان کی خدمت میں بہت بہت سلام، باجی کو سلام۔

والسلام

آپ کا پیارا بیٹا

ا۔ب۔ج

مالک مکان کو مکان کی مرمت کی طرف توجہ دلانے کے لیے خط

امتحانی کمرا

۱۷ جون۔۔۔۔۔۲۰ء

محترم طارق سلطان صاحب!

السلام علیکم!

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ آپ کو اس ماہ کا کرایہ ہم نے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا ہے۔ امید ہے آپ کو مل گیا ہوگا۔ ایک بات بھی آپ سے عرض کرنا تھی کہ آپ کو یاد ہوگا، کرایہ نامہ تحریر کرواتے وقت آپ نے جلد از جلد مرمت کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن آپ کی بیرون ملک مصروفیات رابطہ میں رکاوٹ بنیں۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ موسم برسات کی آمد آمد ہے جبکہ اس مکان کی چھت خستہ حال ہے، دیواریں بھوت بنگلہ کا سماں پیش کر رہی ہیں اور فرش جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ آپ کو پچھلے تین ماہ میں چار خطوط ارسال کیے۔ ممکن ہے وہ آپ تک نہ پہنچے ہوں یا آپ کی توجہ کا حق دار نہ ٹھہرے ہوں۔ پھر سے خط لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

آپ سے التماس ہے کہ موسم برسات سے پہلے ایک دفعہ اپنے مکان کا معائنہ ضرور کریں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں مکان کی مرمت خود کروا لیتا ہوں اور مکان کے کرایے سے ہر ماہ کٹوتی ہوتی رہے گی۔ مجھے آپ کی عنایت سے بجا طور پر توقع ہے کہ میری چند سطور ہمدردانہ توجہ کی مستحق ٹھہریں گی اور یہ مکان مرمت کا حق دار بنے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ب۔ج

دوست کو اپنے ہاں موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کے لیے خط

امتحانی کمرا

31 مئی۔۔۔۔۔۔۔۲۰ء

پیارے عابد سلطان!

السلام علیکم!

میں خیریت سے ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔
کل آپ کا خیریت نامہ موصول ہوا یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کو تین دن تک موسم

گرما کی چھٹیاں ہو رہی ہیں اور تین ماہ کے لیے آپ کا سکول بند ہو جائے گا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے دو ماہ قبل مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ موسم گرما کی چھٹیوں میں ایک ہفتہ میرے ساتھ گاؤں میں گزاریں گے۔

پیارے اُنس! آپ لوگ شہر میں رہتے ہیں، جہاں گرد و غبار کا زور، بسوں، کاروں، رکشوں، گاڑیوں کا شور اور آب و ہوا بھی صحت کے لیے انتہائی مضر ہوتی ہے۔ اس سے بڑھ کر ستم یہ ہے کہ کھانے پینے کی کوئی چیز ملاوٹ سے پاک نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ شہر میں بسنے والے لوگ مختلف موذی امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ شہر کے لوگوں کو تبدیلی آب و ہوا کی خاطر کبھی کبھار دیہات ضرور آنا چاہیے۔

عزیز حضور والا! میرے گاؤں میں حسنِ فطرت کی فراوانی ہے۔ یہاں گاؤں کے چاروں اطراف لہلہاتے کھیت، ہرے بھرے سایہ دار درخت، کھلی فضا اور تازہ ہوا قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ یہاں کے لوگ سادہ اور مخلص ہیں۔ براہ کرم! آپ بلا تاخیر چھٹیاں ہوتے ہی میرے ہاں تشریف لائیں۔ میں اپنی بساط سے بڑھ کر آپ کی خاطر مدارت کروں گا۔ آپ آئیں! میں آپ کو دیہات کی تفریحات کے مناظر بھی دکھاؤں گا۔ یہاں کے لوگ کبڈی، کشتی اور اس قسم کے دوسرے کھیل کھیلتے ہیں۔ آپ اپنی ڈائری ضرور ساتھ لانا تاکہ تمام یادگار مقامات کی سیر و تفریح اور خوشگوار واقعات کو ہم اپنی یادوں کا ہمیشہ کے لیے حصہ بنا سکیں۔

چچا جان اور چچی جان کی خدمت میں سلام عرض کرنا۔

والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ب۔ج

خط برائے حصول سوئی گیس کنکشن

امتحانی کمرا

۹ مارچ ۔۔۔۔۲۰ء

محترم منیجر صاحب

السلام علیکم!

میں ضلع چنیوٹ کے قصبہ/محلہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں پانچ سال سے مقیم ہوں۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقہ سے سوئی گیس کی مین لائن گزرتی ہے۔ جس سے پچھلے سال ہمارے قصبہ/محلہ کو گیس فراہم کر دی گئی ہے۔ جس سے چند بااثر افراد استفادہ کر رہے ہیں جبکہ ہم لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ کب ہمیں گیس کنکشن دیئے جائیں۔ اہل کار اس سلسلہ میں غفلت اور لاپروائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

بحیثیت سربراہ کمپنی آپ سے استدعا ہے کہ ہمیں گیس کنکشن جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے تاکہ ہم اس نعمت سے استفادہ کر سکیں۔

والسلام

اہل قصبہ/محلہ

بڑے بھائی کے نام خط (چھٹی کے پروگرام کا ذکر)

امتحانی کمرا

۱۵ اپریل ۔۔۔۔۲۰ء

محترم صابر سلطان!

السلام علیکم!

بھائی جان! کل ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہمیں بتایا ہے کہ اگلے ہفتے اپریل کو اتوار کے دن سکول کی طرف سے تعلیمی و تفریحی پروگرام کا انتظام کیا گیا ہے، جس میں اسلامیات اور تاریخ کے اساتذہ ہمراہ ہوں گے۔ پروگرام کے مطابق ہم صبح سات بجے راولپنڈی سے لاہور کے لیے روانہ ہوں گے۔ لاہور میں تین روز قیام کے دوران ہم بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دینے کے بعد جناح باغ اور چڑیا گھر کی سیر سے لطف اندوز ہوں گے۔ اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی اور جامعہ اشرفیہ کا دورہ بھی کریں گے۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ ہم عجائب گھر، شالا مار باغ، شاہی مسجد، شاہی قلعہ اور جہانگیر کا مقبرہ بھی دیکھیں گے۔ آمد و رفت اور رہائش کی تمام تر ذمہ داری سکول کی ہوگی، جبکہ کھانے پینے کے اخراجات طلبہ خود اٹھائیں گے۔ بھائی جان! یہ ایک مفید تعلیمی اور تفریحی پروگرام ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس میں شامل ہو کر اپنی معلومات میں اضافہ کروں اور اس تفریحی پروگرام سے لطف اندوز ہو سکوں۔ ابا جان کی خدمت میں سلام۔

والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ب۔ج

بہن کو کسی تاریخی عمارت کی سیر کا حال بتانے کا خط

امتحانی کمرا

۱۸ اگست ۔۔۔۔۲۰ء

پیاری بہن جویریہ!

السلام علیکم!

اُمید ہے کہ خالق کائنات کے فضل سے آپ لوگ خیریت سے ہوں گے۔

ہم لوگ بھی اللہ کی رحمت سے فضل یاب ہو رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ سالانہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوں گی۔ آپ نے تعلیم کے علاوہ میری مصروفیات کے بارے میں پوچھا ہے۔ پیاری بہن جیسے کہ آپ کو علم ہے کہ مجھے تاریخی جگہوں کی سیر کا بہت شوق ہے۔ پچھلے اتوار میں اپنے ایک دوست کے ساتھ مقبرہ جہانگیر کی سیر کے لیے گیا۔ جب ہم دریائے راوی کے پل پر سے گزر رہے تھے تو دریا کا منظر بڑا دلکش تھا۔ تھوڑی دیر میں ہم مقبرہ کے صدر دروازے سے گزر کر اُس کی تاریخی عمارت کی چار دیواری میں داخل ہوئے۔ مقبرے کی پُرشکوہ عمارت اور حسین باغات کا دلکش منظر ہمارے سامنے تھا۔ مزار کے طلسماتی ماحول میں ہم پر ایک عجیب و غریب کیفیت طاری ہوئی اور ہم چند لمحوں کے لیے اپنے شاندار ماضی کی یادوں میں کھو گئے۔ سنگِ مرمر کا بنا ہوا یہ ہشت پہلو مزار سنگِ سرخ کے بنے ہوئے پانچ فٹ اُونچے ایک مربع چبوترے پر ہے جس پر ہر قسم کے پتھروں بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ یہ مقبرہ مغلیہ طرزِ تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔

تین بجے ہم بھوک سے بے تاب ہو گئے۔ چنانچہ سایہ دار درختوں کے نیچے دری بچھا کر کھانا کھایا اور کچھ دیر آرام کیا۔ کچھ ساتھیوں نے گیت سنائے اور کچھ نے لطیفے۔ یہ رنگا رنگ اور پُرلطف محفل پانچ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد ہم بس پر سوار ہو کر واپس سکول آئے اور وہاں سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ یہ سیر ہمیں مدتوں یاد رہے گی۔

والسلام

آپ کا بھائی

کاشف اشرف

Scanned with CamScanner

خالہ کے نام اپنے نئے محلے داروں کے بارے میں خط

امتحانی کمرا

۱۳ ستمبر ۔۔۔۔۲۰ء

محترمہ خالہ جان

السلام علیکم!

اُمید ہے آپ سب لوگ خیریت سے ہوں گے۔ میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہم اب اپنے نئے مکان میں منتقل ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے نئے مکان کا ماحول بھی نہایت صاف ستھرا ہے اور ہمارے پڑوسی بھی نہایت شریف اور سلجھے ہوئے لوگ ہیں۔ سامان کی منتقلی کے دوران سب نے ہماری بہت مدد کی اور کسی بھی قسم کی پریشانی نہیں ہونے دی۔

والدہ محترمہ کے بقول اچھا ہمسایہ بھی قسمت سے ملتا ہے۔ اُن کا برتاؤ بہت شائستہ اور مشفقانہ ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم برسوں سے اکٹھے رہ رہے ہیں۔ ہم سب ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں اور بہن بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔ اچھے پڑوسیوں کا ملنا بھی ایک نعمت خداوندی ہے اور مقامِ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس نعمت سے خوب نوازا ہے۔ آپ جب تشریف لائیں گے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ کو یہاں کا ماحول دیکھ کر بے حد خوشی محسوس ہوگی۔ ابا جان اور امی جان کی جانب سے بڑوں کو سلام اور فاطمہ کو پیار۔

والسلام

آپ کا لاڈلا بھانجا

حسنین

منیجر سے فیکٹری دیکھنے کی اجازت طلب کرنے کا خط

امتحانی کمرا

یکم اکتوبر ۔۔۔۔۔۲۰ء

مکرمی منیجر صاحب!

السلام علیکم!

ہم کلاس نہم کے طلبہ آپ کی فیکٹری کا معائنہ کرنے کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی فیکٹری میں یوریا کھاد کی بہت اعلیٰ پیداوار ہوتی ہے اور آپ کی فیکٹری مصنوعی کھاد بنانے میں ایک بلند مقام رکھتی ہے۔ آپ کے پاس جدید ترین پلانٹ ہے جو شب و روز ملکی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ آپ زراعت کی ترقی میں گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پلانٹ اور مختلف مشینوں کو اپنے سامنے کام کرتا دیکھ کر ہماری معلومات میں زبردست اضافہ ہوگا۔

لہٰذا ہم استدعا کرتے ہیں کہ ہمیں ۷ اکتوبر ۔۔۔۲۰ء کو صبح دس بجے فیکٹری ہٰذا میں داخل ہو کر دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ ہم کل ۲۵ کے قریب طلباء ہوں گے اور تین گھنٹے تک فیکٹری کی حدود میں رہیں گے۔ آپ کے تعاون کے لیے ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہوں گے۔

والسلام

طلباء جماعت نہم

فریق (اول)

امتحان کی تیاری میں مشکل آنے پر اپنے اُستاد کے نام خط

امتحانی کمرا

۳ مارچ ۔۔۔۔۔۔۲۰ء

اُستادِ محترم!

السلام علیکم!

آپ کی دُعا سے بندہ ان دنوں امتحان کی تیاری میں مصروف ہے۔ ویسے تو میرے تمام مضامین خوب اچھی طرح تیار ہیں لیکن مجھے ایک مشکل درپیش ہے، جس کے باعث مجھے فکرمندی ہے کہ اگر آپ میری رہنمائی فرمائیں تو میری یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ دراصل ناسازیِ صحت کی بدولت میرے قیمتی لیکچر رہ گئے تھے جو امتحانی نقطۂ نظر سے انتہائی اہم تھے۔

آپ تو جانتے ہیں کہ امتحان میں پہلی بار پوزیشن میری اولین ترجیح رہی ہے۔ ان دنوں مجھے چھوڑے جانے والے موضوعات کو سمجھنے میں خاصی مشکل پیش آ رہی ہے۔ مشکل کی اس گھڑی میں آپ کے چند سنہری اقوال کو یاد کرتے ہوئے، آپ کی شفیق شخصیت یاد آئی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے اپنے شاگردوں کے لیے ان راستوں کو روشن کرنے کی ٹھانی ہے جو میرے لیے گمنام تھے"۔

"مجھے اپنے شاگردوں کے لیے ان راستوں کو آسان کرنا ہے جو میرے لیے کٹھن تھے۔"

"میں نے اپنا تن من دھن طالب علموں کی علمی بلند پروازی پر قربان کرنا ہے۔"

آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

خون دل دے کے نکھاریں گے رُخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

سر! اسلامیات کی کتاب میں آیات اور احادیثِ مبارکہ کی جو وضاحت کی گئی ہے وہ ناکافی ہے۔ اِس لیے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اِس مشکل کے حل کے لیے میری مدد فرمائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی رہنمائی میں ان حصوں کو خوب اچھی طرح اور تفصیل کے ساتھ سمجھ سکوں۔ لہٰذا آپ مہربانی فرما کر مجھے کوئی وقت ایسا بتائیں کہ جس میں آپ سہولت کے ساتھ میری رہنمائی کر سکیں۔ اُمید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے جس کے لیے میں آپ کا ہمیشہ ممنون رہوں گا۔

والسلام

آپ کا فرمانبردار شاگرد

ا۔ب۔ج

اپنے والد صاحب کے نام خط جس میں موسم گرما کی تعطیلات ان کے ساتھ گزارنے کے بارے میں آگاہ کیجیے۔

امتحانی کمرا

۱۳ مئی ۔۔۔۔۲۰ء

پیارے ابا جان!

السلام علیکم!

میں نے ۲۰ اپریل کو آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔ آج تک آپ کے جواب کا انتظار کرتا رہا ہوں لیکن جواب نہیں آیا۔ اب مئی کا مہینا ختم ہونے کو ہے اور جون کی آمد آمد ہے۔ یہ مہینا گرمی کا ہوتا ہے اسی لیے موسم گرما کی تعطیلات اس

مہینے میں ہوا کرتی ہیں۔اُمید ہے دس بارہ تاریخ تک تعطیلات ہو جائیں گی اور میں فوراً آپ کی خدمت میں پہنچنے کی کوشش کروں گا اور گھر آ کر امی جان کا ہاتھ بٹاؤں گا۔

مجھے ہر وقت آپ کی صحت کا خیال رہتا ہے۔اللہ کرے کہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رہے اور ہم آپ کی دعاؤں کی برکت سے اس قابل ہو جائیں کہ ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ میں ہر نماز میں آپ کی درازیٔ عمر اور صحت کے لیے دُعا مانگتا ہوں۔آپ کی دُعاؤں نے مجھے دسویں جماعت میں پہنچایا ہے اور آئندہ بھی میری ترقی میں رفیق رہیں گے۔زیادہ آداب۔

والسلام

آپ کا بیٹا

(ا۔ب۔ج)

چچا کے نام خط جس میں سیر اور تعلیم کا ذکر ہو

امتحانی کمرا

۶ دسمبر۔۔۔۔۔۲۰ء

پیارے چچا جان!

السلام علیکم!

ایک ماہ سے آپ کا خط نہیں آیا یعنی آپ نہیں آئے ممکن ہے آپ کسی مصروفیت کے وجہ سے خط نہ لکھ سکے ہوں۔

چچا جان! ہم سب کی خواہش ہے کہ اس سال دسمبر کو چھٹیاں آپ کے ہاں گزاریں۔شہر کی تنگ و تاریک گلیوں اور آلودہ ماحول کو چھوڑ کر ہم آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔دیہات کی کھلی ہوا اور قدرتی مناظر رب کریم کی خاص نعمتیں ہیں۔ وہاں کھانے پینے کی ہر چیز خالص ملتی ہے۔کھلی فضا میں رہنے سے امی جان کی صحت بھی ٹھیک ہو جائے گی۔

ہمیں ۲۲ دسمبر سے چھٹیاں ہوں گی۔ہم ۲۳ دسمبر کو آپ کے ہاں پہنچ جائیں گے۔چچا جان ان چھٹیوں میں ہم ناصر بھائی کے ساتھ مل کر پڑھائی کریں گے اور تاریخی عمارات کی سیر بھی کریں گے۔کیونکہ پڑھائی کے ساتھ تفریح بھی نہایت ضروری ہے تاکہ ذہن تر و تازہ رہے۔

چچا جان! میں آپ کو یہ وضاحت بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم مہمان ضرور ہوں گے مگر ہماری حیثیت گھر والوں کی سی ہوگی۔ہم لوگ مل کر تعطیلات سے لطف اُٹھائیں گے اور آپ کے ساتھ مل کر کھیتوں میں مختلف کام بھی سرانجام دیں گے۔

چچی جان کی خدمت میں آداب، ننھے ساجد کو بہت بہت پیار۔

والسلام

آپ کا پیارا بھتیجا

ا۔ب۔ج

ضلعی پولیس آفیسر کے نام شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لیے خط

امتحانی کمرا

۲۰ اکتوبر۔۔۔۔۔۲۰ء

جناب ضلعی پولیس آفیسر ضلع۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم!

میں آپ کی توجہ شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔شہر میں جرائم کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔موبائل اور پرس چھیننے جیسی وارداتوں سے شہری پریشان ہیں۔اس کے علاوہ چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔شہر اور اس کے گرد و نواح میں قتل و غارت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

آپ سے استدعا ہے کہ آپ اہل کاروں کو حکم صادر فرمائیں کہ وہ ان جرائم پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کریں اور شہریوں کی عزت و مال کا تحفظ یقینی بنائیں تاکہ شہری سُکھ کا سانس لے سکیں۔

والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ب۔ج

درخواستیں

ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست برائے رخصت ضروری کام

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب /پرنسپل صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، ا۔ب۔ج

عنوان: درخواست برائے ضروری کام

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں آپ کے سکول میں نہم جماعت کا طالب علم ہوں۔شرم اور ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہوئے یہ جملہ لکھ رہا ہوں کہ "مجھے گھر پر ضروری کام ہے۔" میں نے اپنے اساتذہ اور آپ کی مربیانہ شفقت سے یہی سیکھا ہے کہ طالب علم کی زندگی میں سب سے ضروری کام اس کی تعلیم ہے۔اسی بات کا اثر ہے کہ میں نے پچھلے تین سال میں سکول سے ایک بھی چھٹی نہیں کی۔

میری والدہ صاحبہ اور بڑے بھائی جان حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے سعودی عرب جا رہے ہیں۔اُن کی روانگی دوپہر دو بجے ہوگی (ان شاء اللہ)۔ہم سب اہل خانہ انہیں لاہور ایئرپورٹ تک الوداع کرنے جا رہے ہیں۔علم کے قیمتی موتیوں سے محرومی کے دکھ کو سینے میں سموئے ہوئے آپ سے مورخہ ۲۸ جولائی۔۔۔۲۰ کی چھٹی کی درخواست کر رہا ہوں۔مجھے اُمید واثق ہے کہ آپ میری مجبوری کو زیرِ غور لاتے ہوئے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں گے۔آپ کی بے حد نوازش ہوگی۔

عین نوازش ہوگی۔

۲۸۔جولائی۔۔۔۲۰ء

العارض

آپ کا تابع فرمان

ا۔ب۔ج

متعلم جماعت نہم

ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست برائے رخصت بیماری

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب / گورنمنٹ ہائی سکول ا۔ب۔ج

عنوان: درخواست برائے رخصت بیماری

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے کل رات سے سخت بخار ہے۔موسم کی تبدیلی کی وجہ سے میں کل شام سے شدید بخار اور زکام میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ساری رات

Scanned with CamScanner

بخار سے ترپتا رہا ہوں۔ ابا جان رات ڈاکٹر سے دوائی لائے تھے لیکن اس سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بخار اترنے کا نام نہیں لے رہا۔ ابا جان نے میرا درجہ حرارت چیک کیا ہے جو اس وقت 104 ہے۔ میں چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔ اب میں نے محلے کے انتہائی قابل ڈاکٹر سے دوائی ہے۔ انہوں نے دوا کے ساتھ پرہیز بتایا اور چار دن آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

علالت کے باعث سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ اس امر کی تصدیق کے لیے ہسپتال سے جاری شدہ سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ لف ہے۔ برائے مہربانی مجھے ۱۲ ستمبر۔۔۔۲۰ء ۱۵ ستمبر۔۔۔۲۰ء تک چار دن کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی بے حد نوازش ہوگی۔

۱۲ ستمبر۔۔۔۲۰ء — العارض

ا۔ب۔ج

متعلم جماعت نہم

ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست برائے فیس معافی

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول ا۔ب۔ج

عنوان: درخواست برائے فیس معافی

جناب عالی!

مؤدبانہ التماس ہے کہ میں ایک غریب طالب علم ہوں۔ میرے والد صاحب ایک پرائیویٹ دفتر میں معمولی تنخواہ پر کام کرتے ہیں۔ ان کی تنخواہ بہت تھوڑی ہے جس سے گھریلو اخراجات پورے کرنا دشوار ہوگیا ہے۔ میرے چار چھوٹے بہن بھائی زیر تعلیم ہیں۔ اس مہنگائی کے دور میں والد صاحب ہمارے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔

جناب عالی! مجھے تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے۔ میرا سابقہ تعلیمی ریکارڈ میرے تعلیمی شوق کی گواہی دیتا ہے۔ میں نے آٹھویں جماعت میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ لیکن گھر کے موجودہ حالات میرے تعلیمی سلسلے کو منقطع کرنے کے درپے ہیں۔

آپ سے بصد ادب گزارش ہے کہ میری مکمل فیس معاف کی جائے اور تعلیمی اخراجات کے لیے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا جائے تاکہ ایک غریب طالب علم تعلیم کی روشنی سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل کر سکے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ایک بے بس اور غریب طالب علم کی درخواست پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔ میں تاحیات آپ کا ممنون ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اقبال بلند فرمائے۔

مورخہ ۵ ستمبر۔۔۔۲۰ء — العارض

ا۔ب۔ج

متعلم جماعت نہم

ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول

عنوان: درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ

جناب عالی!

نہایت اَدب سے گزارش ہے کہ میں آپ کے سکول میں نہم جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں آپ کے باوقار تعلیمی ادارے میں تین سال تک زیر تعلیم رہا ہوں۔ یقیناً اس ادارے میں زیر تعلیم ہونا کسی اعزاز سے کم نہیں۔ میرے والد صاحب محکمہ ریلوے میں ملازم ہیں۔ ان کا تبادلہ چنیوٹ سے لاہور ہو گیا ہے۔ ان کے ساتھ تمام اہل خانہ بھی لاہور منتقل ہو رہے ہیں۔ وہ مجھے لاہور کے کسی اچھے سکول میں داخل کروانا چاہتے ہیں۔ مجھے سکول چھوڑنے، اپنے اساتذہ، آپ کی پدرانہ اور مربیانہ شفقت، عنایت سے محروم ہونے کا دلی صدمہ ہے لیکن کیا کیا جائے مجبوری ہے۔ اگر آپ کے سکول میں ہاسٹل کی سہولت ہوتی تو میں کبھی بھی اپنے مادرِ علمی سے دور نہ ہوتا۔

لہٰذا ملتمس ہوں کہ مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ میں اپنے والدین کے ہمراہ لاہور جا سکوں اور وہاں کسی اچھے ادارے میں داخلہ لے کر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکوں۔ آپ کی بے حد نوازش ہوگی۔

تاریخ: ۲۵۔اپریل ۔۔۔۲۰ء — العارض

ا۔ب۔ج

متعلم جماعت نہم

ہیلتھ آفیسر کے نام محلے کی صفائی کے لیے درخواست لکھیں

بخدمت ہیلتھ آفیسر صاحب میونسپل کارپوریشن

عنوان: محلے کی صفائی کے لیے درخواست

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہمارے گاؤں کینیڈا کالونی چنیوٹ کی صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا پانی مچھروں کی افزائش کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ غلاظت کے ڈھیر دن بھر گلیوں میں پڑے رہتے ہیں۔ خاکروب انتہائی لاپرواہیں۔ وہ کوڑا کرکٹ اُٹھانے اور نالیاں صاف کرنے کے لیے شاذونادر ہی آتے ہیں۔ بدبو اور تعفن اس قدر بڑھ گیا ہے کہ لوگ محلے سے نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں۔

جناب والا! یہاں وبائی امراض پھیلنے کا خطرہ ہے۔ اس پر مزید یہ کہ موسم برسات بالکل قریب ہے۔ غلیظ اور گندی گلیوں اور محلوں میں بارش ہونے سے وبائی امراض پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہیضہ تو اس موسم کی محبوب بیماری ہے۔ اسلام ہمیں صفائی اور پاکیزگی کا درس دیتا ہے۔ ''صفائی نصف ایمان''۔ صاف ستھرا ماحول صحت کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ غلیظ اور گندا ماحول صحت کے لئے انتہائی مضر ہے۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ گلیوں اور محلے سے غلاظت اٹھوانے اور محلے کی باقاعدہ صفائی کے احکامات جاری فرمائے جائیں۔ اگر آپ اس وقت صفائی کا اہتمام کروا دیں تو اہل محلہ آپ کے لیے دُعاگو ہوں گے۔

مورخہ: ۱۸۔اکتوبر۔۔۔۲۰ء — العارض

ا۔ب۔ج

محلہ ک۔ل

پوسٹ ماسٹر صاحب کے ڈاکیے کی شکایت کی درخواست

بخدمت پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل پوسٹ آفس، ا۔ب۔ج

عنوان: درخواست برائے شکایت ڈاکیا

جناب عالی!

میں آپ کی توجہ ڈاک سے متعلق ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں کچھ عرصے سے ڈاک کی تقسیم کا نظام بے قاعدگی کا شکار ہو

8

رہا ہے، جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اکثر خطوط وقت پر موصول نہیں ہوتے اور ڈاک خانے کی مہر جس تاریخ کی لگی ہوتی ہے، خط اس کے کئی دن بعد تقسیم کیے جاتے ہیں۔ کئی پارسل وقت پر نہیں ملتے اور کئی گم ہو جاتے ہیں۔ لوگ حصول روزگار کے لئے درخواست دیتے ہیں۔ انٹرویوز گزر جانے کے بعد کال لیٹر ملتے ہیں۔ لوگوں کے مستقبل تباہ ہو رہے ہیں۔

جناب والا! مختصر یہ کہ ہمارے علاقے میں ڈاکیا قیصر سلطان اپنے فرائض منصبی ایمانداری سے ادا کرنے سے سراسر قاصر ہے۔ وہ اپنی عادت ثانیہ پر مامور کسی دکاندار یا راہ گیر کو قیمتی خطوط حوالے کر کے اپنی ذمہ داری سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات تو شہر میں چنگ چی رکشہ سٹینڈ پر کھڑے رکشہ ڈرائیوروں کے حوالے کر دیتا ہے۔ ڈاکیا کی یہ دیرینہ غفلت ضروری اور اہم خطوط وقت پر نہ ملنے یا بالکل نہ ملنے کا باعث بنتی ہے۔ ہم نے کئی بار اس سے ڈاک وقت پر اور خود پہنچانے کی منت سماجت کی ہے لیکن وہ بعض اوقات تو سیاسی پشت پناہی کے باعث ہمیں چیلنج کرتا کہ آپ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟

لہٰذا التماس ہے کہ یا تو اس ڈاکیے کی سرزنش کی جائے یا کوئی نیا ڈاکیا اس محلے کے لئے متعین کیا جائے۔ جو ہر روز کی ڈاک ہر روز تقسیم کرے۔ مکرر عرض ہے کہ آپ اس درخواست کو زیر توجہ لا کر نوازیں تا کہ ہم لوگ زیادہ نقصان سے بچ سکیں۔

مورخہ: ۱۸۔ فروری ۔۔۔ ۲۰ء

العارض

ا۔ب۔ج

اہل محلہ د۔ڈ۔ر

فوڈ کنٹرولر صاحب کے نام راشن ڈپو کے خلاف درخواست

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرول صاحب، ا۔ب۔ج

عنوان: راشن ڈپو کے خلاف درخواست

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے محلہ کا راشن ڈپو جس کا نمبر ۵۳۰ ہے ہمارے لئے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔ ہفتے میں کئی کئی دن تو یہ ڈپو بند رہتا ہے اور جب کھلتا ہے تو اس کا کلرک سب کو صبح، شام پر ٹرخا دیتا ہے۔

چینی کی بوریاں آتی ہیں مگر نہ جانے کہاں چلی جاتی ہیں۔ شاید کوئی خوش نصیب چینی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہو۔ ورنہ عام طور پر یہ جواب ملتا ہے کہ چینی ملتی ہی نہیں تو دیں کہاں سے؟ یا راشن ختم ہو گیا ہے یا ابھی آیا ہی نہیں ہے۔ ہم لوگ بازار سے مہنگے داموں چیزیں خریدنے پر مجبور ہیں۔ براہ کرم! اس راشن ڈپو کے کرتا دھرتا لوگوں کو حکم دیا جائے کہ وہ باقاعدگی سے مقررہ اوقات کے مطابق راشن ڈپو کھولیں اور بند کریں۔ صارفین کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئیں۔ راشن ڈپو پر ملنے والی چیزوں کو بلیک میں فروخت نہ کریں۔ آپ کی بروقت توجہ اور کارروائی کے لئے ہم انتہائی ممنون ہوں گے۔

فقط آداب۔

مورخہ: ۳۰۔ ستمبر ۔۔۔ ۲۰ء

العارض

ا۔ب۔ج

اہل محلہ ف۔ق۔ل

کہانیاں

مختلف بورڈز میں پوچھی گئی اہم کہانیاں

1. شیر کا گھر

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ شیر پور کا گاؤں دریا سے ذرا ہٹ کر آباد تھا۔ دریا پار ایک جنگل تھا۔ جس میں جنگل کا بادشاہ شیر بھی رہا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ بھی کئی شیر اکثر اپنی اپنی کچھار سے نکلتے اور دریا کے کنارے آ کر دھاڑا کرتے تھے۔ شیروں کی وجہ سے گاؤں کے لوگ دریا عبور کر کے جنگل میں جانے سے گھبراتے تھے۔ دریا پر پل نہ ہونے کی وجہ سے دریا کے پار جنگل میں جانے کا واحد ذریعہ کشتی تھی۔

شیر پور میں نور دین بڑھئی کے کام میں اپنی مثال آپ تھا۔ اس کے کام کے چرچے دور دور تک تھے۔ لوگ اس سے اپنا لکڑی کا کام کرواتے تھے۔ ایک دفعہ لکڑی کا پنجرہ بنانے کے لیے بڑھئی کو لکڑی کی ضرورت پڑ گئی۔ گاؤں میں لکڑی نہ ملنے کی وجہ سے بڑھئی نے لکڑی کے حصول کے لیے جنگل میں جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے صبح سویرے اپنے بیٹے کو ساتھ لیا اور کشتی کے ذریعے دریا پار کر کے جنگل میں پہنچ گیا۔ ایک درخت سے اس نے اپنے کام کی لکڑی کاٹی اور وہیں بیٹھ کر پنجرہ بنانے لگا۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھا کہ ایک شیر ادھر آ گیا اور بولا: بڑے میاں! کیا بنا رہے ہو؟ حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے بڑھئی نے جواب دیا۔ ''جنگل کے بادشاہ کا گھر بنا رہا ہوں۔'' شیر اپنی تعریف سن کر اتراتے ہوئے بولا: ''اس چھوٹے سے پنجرے میں ہم کیسے سما سکتے ہیں؟'' بڑھئی چالاک تھا کہنے لگا۔ ''جنگل کے بادشاہ! اس میں داخل ہو کر دیکھ لیجیے۔''

شیر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پنجرے میں داخل ہو گیا۔ بڑھئی نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔ اب شیر پنجرے میں قید تھا اور باہر نکلنے کے لیے بے تاب۔ بڑھئی شیر سے خوفزدہ بھی تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ شیر کو سزا بھی دینا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا۔ ''لوٹے میں پانی کو خوب گرم کر کے لاؤ۔'' لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ جب پانی ابلنے لگا تو بڑھئی نے لوٹا اٹھایا اور شیر پر گرم پانی ڈالنے لگا۔ جوں جوں ابلتا ہوا پانی پڑتا شیر تڑپتا۔ حتیٰ کہ اس کے بدن کی کھال تک جل گئی اور شیر ''ادھ موا'' سا ہو گیا۔

بڑھئی نے شیر کی حالت دیکھ کر پنجرے کا دروازہ کھول دیا۔ شیر باہر نکلا اور بدحواس ہو کر جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ بڑھئی نے بلا ٹلنے پر خدا کا شکر ادا کیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ جلا بھنا شیر اپنے ساتھ مزید دو شیر لے کر بڑھئی اور اس کے بیٹے کو سزا دینے کے لیے آ گیا۔ دونوں باپ بیٹا ڈر گئے اور فوراً قریبی درخت پر چڑھ گئے۔ شیر درخت کے نیچے کھڑے ہو کر بڑھئی تک پہنچنے کا کوئی راستہ تلاش کرنے لگے۔ آخر جلا بھنا شیر نیچے کھڑا اور باقی دونوں شیر اس کے اوپر کھڑے ہو گئے۔ اس طرح وہ بڑھئی اور اس کے بیٹے کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ بڑھئی نے اپنی جان جاتے دیکھی تو ایک دم سے چلا کر کہا۔ ''لوٹا لاؤ'' ''لوٹا لاؤ۔''

لوٹے کا نام سنتے ہی سب سے نیچے والا شیر گھبرا کر بھاگا۔ اوپر والے دونوں شیر بھی نیچے گر پڑے اور گھبراہٹ میں جلے بھنے شیر کے پیچھے بھاگے اور پھر کبھی اس طرف آنے کی کوشش نہ کی۔ بڑھئی کی حاضر دماغی نے دونوں باپ بیٹوں کو جنگل کے بادشاہ کے ہاتھوں زخمی ہونے سے بچا لیا۔

Scanned with CamScanner

اخلاقی سبق: حاضر دماغی اور عقلمندی بہترین حکمت عملی ہے۔

(یا) عقل مندی ذریعہ نجات ہے۔

2. گیدڑ کی مکاری

افریقہ کے بڑے جنگل میں ایک بہت بڑا ہاتھی رہتا تھا۔ جنگل میں موجود گیدڑ اُسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے اور ہاتھی کا گوشت مزے لے لے کر کھانے کے نت نئے منصوبے بناتے۔ مگر اتنے بڑے قد آور ہاتھی کے سامنے ان کا بس نہ چلتا تھا۔ ہاتھی سے مقابلہ کرنا ان کے لیے قریباً ناممکن تھا۔

ایک عرصے تک گیدڑ اپنے دِل میں یہی خواہش لیے پھرتے رہے آخر ایک رات ایک جگہ جمع ہو کر ہاتھی کو مارنے کی فکر کرنے لگے۔ ان میں سے ایک سیانے گیدڑ نے ہانک لگائی "میں تمہیں زندہ ہاتھی کا گوشت کھلا سکتا ہوں۔" سارے گیدڑوں نے خوش ہو کر اسی کو اپنا لیڈر بنالیا۔ رات کے وقت جب ہاتھی جنگل میں ٹہل رہا تھا۔ وہی گیدڑ اس کے قریب آ کر بڑے ادب سے سلام کر کے بولا۔ "حضور! آپ جیسا خوب صورت اور طاقتور جانور پورے جنگل میں نہیں ہے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو ہم تمام گیدڑوں نے آپ جیسے طاقتور بادشاہ کی رعایا بننے کا فیصلہ کیا ہے۔"

ہاتھی گیدڑ کے منہ سے اپنی خوشامد سن کر بہت خوش ہوا اور بادشاہ بننے پر راضی ہو گیا۔ اب دونوں نے فیصلہ کیا کہ ہاتھی کو بادشاہ بنانے کی منظوری تمام گیدڑوں سے لے لی جائے۔

غرض ہاتھی گیدڑ کے ساتھ چل پڑا۔ گیدڑ اسے ایسی جگہ لے گیا جہاں آگے کافی گہری دلدل تھی۔ گیدڑ ہلکا پھلکا جانور چھلانگیں لگاتا ہوا دلدل پر آگے آگے چلنے لگا۔ خوشامد پسند ہاتھی بادشاہ بننے کے نشے میں مست گیدڑ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ دلدل ہاتھی کا وزن کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ ہاتھی کے پاؤں دلدل میں دھنس گئے۔ آخر وہ گھٹنوں تک دلدل میں دھنس گیا۔ اب نہ وہ آگے جا سکتا تھا نہ ہی پیچھے ہٹ سکتا تھا۔

ہاتھی چنگھاڑ کر بولا! "اب میں کیا کروں" گیدڑ نے کہا! بادشاہ سلامت! آپ بھاری بھرکم میں اکیلا آپ کی کیسے مدد کر سکتا ہوں اگر حکم ہو تو اپنی باقی قوم کو بھی بلا لوں۔" ہاتھی مرتا کیا نہ کرتا، کہنے لگا "ہاں! جلد بلا لاؤ۔" گیدڑ نے آواز لگائی۔ آن کی آن میں سینکڑوں گیدڑ جمع ہو گئے اور لگے ہاتھی کا گوشت کھانے۔ ہاتھی نے غصے میں بہت سونڈ ہلائی چنگھاڑا مگر گیدڑوں نے دلدل میں پھنسے خوشامد پسند ہاتھی کا صفایا کر دیا۔

اخلاقی نتیجہ: "خوشامد بری بلا ہے"۔

3. جس کا کام اسی کو ساجھے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گرمی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سورج آگ برسا رہا ہے۔ ان لمحات میں جنگل کے کنارے سایہ دار درخت کے نیچے ایک بڑھئی لکڑی کے لٹھ چیرنے میں مصروف تھا۔ بڑھئی بڑا محنتی انسان تھا وہ کام کو پوری دلجمعی اور توجہ سے کیا کرتا تھا۔ کام کے سوا کسی اور طرف دھیان نہ دیتا تھا۔

ایک دفعہ گرمی کے موسم میں وہ درخت کے نیچے بیٹھا لکڑی کے لٹھ چیر رہا تھا۔ اسی درخت کے اوپر ایک بندر بھی رہتا تھا جو بڑھئی کو کام کرتے بڑی توجہ سے دیکھا کرتا تھا۔ بندر کی خواہش تھی کہ کبھی وہ بھی بڑھئی کی طرح کام کرے۔

بڑھئی اکثر لکڑی چیرتے وقت لکڑی کی درز میں ایک پچر ٹھونک لیا کرتا تھا۔ بندر نے یہ سارا کھیل دیکھ رکھا تھا اور موقع کی تلاش میں رہتا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ بڑھئی کسی کام کے سلسلے میں جھٹ سے اٹھا۔ آری اور پچر دونوں اپنی اپنی جگہ چھوڑ کر خود چلا گیا۔ بندر نے موقع پایا، درخت سے اتر کر، لٹھ پر آ بیٹھا اور ادھر ادھر جھانک کر لکڑی کے درز میں پچر کے ساتھ کھیلنے لگا۔ زور لگاتا اور اسے ہلاتا رہا۔ ہلتے ہلتے آخر پچر درز سے نکل آئی اور درز بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی بندر کا ہاتھ درز میں آ کر پھنس گیا۔ بہتیرا چیخا چلایا، تڑپا مگر ہاتھ ایسا پھنسا کہ نکل نہ سکا۔ آخر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

بڑھئی نے بندر کی چیخیں سنیں تو بھاگا بھاگا آیا۔ بندر کو بے حس و حرکت پڑے پایا۔ جلدی سے پچر اٹھائی اور لکڑی کے درز میں ٹھونک دی۔ درز کھلی تو بندر پھر بھی نہ ہلا۔ بڑھئی نے دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ اسے درز کی قید سے الگ پھینکا اور غصے سے کہنے لگا۔ "جس کا کام اسی کو ساجھے"۔ "بے وقوف بندر! بڑھئی کا کام کرنے کی آرزو میں تم جان سے ہاتھ دھو بیٹھے"۔

اخلاقی نتیجہ: "جس کا کام اسی کو ساجھے"۔

4. قوم کی خاطر ایثار

ایک جنگل گھنا اور کافی بڑا تھا۔ کئی جانوروں کا مسکن تھا۔ دیگر جانوروں کے ساتھ بندر بھی جنگل کے مشرقی حصے میں رہائش پذیر تھے۔ سارا دن اچھلتے کودتے۔ ندی کا پانی پیتے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ ایک دفعہ ریچھوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں مار مار کر بھگا دیا اور سارے جنگل پر قبضہ کر لیا۔ بندروں سے ان کا وطن چھوٹا، جنگل کے پھل چھوٹے اور وہ حیران و پریشان آوارہ گردی کرنے لگے۔ یہ حال دیکھ کر ایک بندر کا دل بہت کڑھا۔ اس نے سب کو جمع کیا اور کہا "میری بات مانو۔ مجھے زخمی کر دو۔ جگہ جگہ سے کھال نوچ لو اور جہاں سے ہمیں نکالا گیا تھا، وہیں مجھے پھینک دو۔ میں اچھی تدبیر کروں گا اور ریچھوں کی بلا سے نجات مل جائے گی اور تمہیں اپنا وطن واپس مل جائے گا۔" بندر ایسے غمگسار اور ایثار منہ سے یہ سلوک کرنا تو نہ چاہتے تھے مگر آخر مان گئے اور اس بندر کو ادھ موا کر کے ڈال گئے۔

ریچھوں نے ایک زخمی بندر کو دیکھا تو پوچھا۔ "تم یہاں کیسے آئے؟ تمہیں معلوم نہ تھا کہ ہم اس جنگل کے واحد مالک ہیں۔" زخمی بندر نے آہیں بھرتے ہوئے جواب دیا "میں نے اپنے ساتھیوں کو تمہارا غلام بن کر رہنے کو کہا تو انہوں نے میرا یہ حال کر دیا۔ اب وہ ایک ایسے جنگل میں چلے گئے ہیں، جہاں ہر طرف ہری بھری گھاس کا فرش بچھا ہوا ہے اور چشمے ٹھنڈا پانی اُگل رہے ہیں۔ پھل دار درختوں کے بے شمار جنگل ہیں۔ جنگل کیا ہے بہشت کا ٹکڑا ہے۔" ریچھ حریص تو ہوتے ہی ہیں۔ انہوں نے کہا! "تم ہمیں وہاں لے چلو، ہم تمہارا انتقام بھی لیں گے اور اس جنگل میں چین کی بانسری بجائیں گے تمہارے زخموں کا علاج بھی کریں گے۔"

بندر مان گیا۔ انہوں نے ایک ریچھ پر بندر کو لاد لیا اور سارے ریچھ بندر کی راہ نمائی میں چل پڑے۔ رات بھر چلتے رہے، ایک جگہ معمولی کیچڑ تھا اور اس سے آگے گہری دلدل۔ بندر نے کہا اس دلدل سے آگے وہ جنگل ہے جسے جنت نظیر کہا جاتا ہے۔ تم بے خطر بڑھو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ ریچھ آگے بڑھتے گئے اور دلدل میں دھنستے گئے۔ حتیٰ کہ آخری ریچھ تک دلدل کے پیٹ میں اتر گیا۔ اگلی صبح کو سارا جنگل سنسان تھا۔ کسی ریچھ کا پتا نہ تھا۔ بندر خوشی مناتے ہوئے واپس آ گیا۔ اس طرح ایک بندر کا یہ ایثار ساری قوم کا اقبال بن گیا۔

نتیجہ: ایثار میں عظمت (یا) جہاں چاہ وہاں راہ

5. سچ کی برکت

پرانے وقتوں میں قافلے پیدل سفر کرتے تھے۔ دن کی روشنی میں سفر جاری رہتا اور رات کی تاریکی میں تھکاوٹ دور کرنے کے لیے آرام کرتے۔ رات کا پچھلا

Scanned with CamScanner

پہر تھا، دن بھر کا تھکا ہارا قافلہ پڑا سو رہا تھا۔ اچانک شور اٹھا "ڈاکو آ گئے، ڈاکو آ گئے، سوئے ہوئے مسافر ہڑبڑا کر اٹھے اور اپنا اپنا سامان کو سنبھالنے لگے۔ ڈاکوؤں نے لوٹ مار مچا رکھی تھی۔ ایک ایک کی تلاشی لے رہے تھے، لوگوں کی جیبیں ٹٹول رہے تھے، جو کچھ انہیں ملتا چھین لیتے۔ لٹنے والے مسافر آہ و بکا کر رہے تھے مگر ظالم ڈاکوؤں کو کسی پر ترس نہ آتا تھا۔

اس قافلے میں شامل ایک نوعمر لڑکا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن مطلق پریشان نہ تھا۔ ایک ڈاکو اس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لڑکے! تیرے پاس کیا ہے؟

"چالیس اشرفیاں" لڑکے نے جواب دیا۔ ڈاکو مذاق سمجھ کر آگے بڑھ گیا۔ دوسرا ڈاکو آیا تو لڑکے نے اسے بھی یہی جواب دیا۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے تین ڈاکوؤں نے لڑکے سے یہی جواب پایا۔

ڈاکوؤں کے سردار تک بھی یہ بات پہنچی کہ ایک نوعمر لڑکے کے پاس چالیس اشرفیاں کیونکر ہو سکتی ہیں؟ سردار نے لڑکے کو اپنے پاس بلوایا اور پوچھا! "لڑکے! تیرے پاس کیا ہے"؟

لڑکے نے اطمینان سے جواب دیا! "چالیس اشرفیاں"

سردار نے پوچھا! "کہاں ہیں چالیس اشرفیاں؟"

"میرے کرتے کی تہہ میں سلی ہوئی ہیں" لڑکا بولا، کرتے کی تہہ کھولی گئی تو سچ مچ چالیس اشرفیاں نکل آئیں۔ سردار نے حیرت سے کہا: "لڑکے! تو نے اتنی بڑی رقم چھپا کیوں نہ لی؟" "میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا میں جھوٹ بول کر گنہگار کیوں ہوتا؟ لڑکے نے جواب دیا۔

سردار نے لڑکے کا جواب سنا تو سوچ میں پڑ گیا کہ" نوعمر لڑکا، ماں کی نصیحت کا اتنا پابند ہے اور میں ایک مدت سے اللہ کے حکم کے خلاف عمل کر رہا ہوں۔ اللہ کے حضور میرا کیا حال ہوگا؟

دل میں خدا کا خوف آتے ہی سردار نے حکم دیا۔ سارا مال قافلے کے لوگوں کو واپس کر دو اور خود لڑکے کے پاؤں میں گر پڑا، توبہ کی اور رہزنی کا پیشہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔ یہ لڑکا کون تھا؟ یہ تھے حضرت عبدالقادر جیلانی ؒ بغداد میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ یہ ان کے سچ کی برکت ہی تھی کہ ڈاکو توبہ کر کے راہ راست پر آ گئے۔

اخلاقی سبق: سچ میں برکت ہے (یا) سانچ کو آنچ نہیں

6. اتفاق میں برکت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک غریب رہتا تھا۔ اس کے پاس اعلیٰ نسل کے بیلوں کی جوڑی تھی۔ اس کا ذریعہ معاش یہی بیل تھے۔ وہ ان سے مختلف کام لیا کرتا تھا۔ ان کو ہل میں جوتتا، ان سے کنوئیں سے پانی نکلواتا اور بوجھ بھی اٹھواتا لیکن ان کو نہ تو وقت پر پانی پلاتا اور نہ ہی وقت پر چارہ ڈالتا۔ بیل روز بروز خوراک کی کمی سے کمزور ہوتے جا رہے تھے لیکن کسان اپنے حال میں مست تھا۔ اسے ان کی کوئی پروا نہ تھی۔

آخر ایک رات دونوں بیلوں نے سوچا یہاں پڑے پڑے تو بھوک سے سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گے۔ کیوں نہ بھاگ کر جنگل میں پناہ لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے دانتوں سے اپنے رسے کاٹے اور چپ چاپ جنگل کی طرف چل پڑے۔ جنگل میں پہنچے تو ہر طرف ہریالی اور خوشگوار فضا پا کر خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ یہ ان کی زندگی کا بہترین دن تھا۔ اب وہ سارا دن گھاس چرتے، ندی سے پانی پیتے اور اپنی قسمت پر ناز کرتے۔ ایک دو مہینوں میں ہی ہٹے کٹے ہو گئے۔ وہ اپنی مستی میں جھومتے جنگل میں ادھر ادھر پھرتے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ ایک بھوکا شیر شکار کی تلاش میں جنگل کے اس حصے کی طرف نکل آیا جدھر بیل رہتے تھے۔ صحت مند اور موٹے تازے بیل دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آ گیا۔ اس نے اپنی طاقت کے نشے میں آ کر ایک بیل پر چھلانگ لگا دی۔ بیل بھی اس کی طرف سے لاپروا نہ تھے۔ انہوں نے اسے اپنے سینگوں پر لیا اور اٹھا کر دور پھینک دیا۔ شیر پھر دھاڑتے ہوئے دوسرے بیل پر حملہ آور ہوا تو اس نے بھی اسے اپنے سینگوں کی مدد سے پچھاڑ دیا۔ اب تو شیر کو دونوں بیل باری باری اپنے سینگوں پر اٹھا اٹھا کر دور پھینک رہے تھے اور وہ درد سے کراہ رہا تھا۔ آخر زخمی شیر ڈر کے مارے بھاگا اور دوبارہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

دونوں بیلوں کو اپنے اتفاق اور طاقت پر فخر ہونے لگا کہ انہوں نے جنگل کے بادشاہ کو پچھاڑا۔ وہ اور بھی سینہ تان کر جنگل میں رہنے لگے کیونکہ اب انہیں کسی کا ڈر نہ تھا۔

اخلاقی سبق: اتفاق میں برکت ہے۔

7. نااتفاقی کا انجام

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ کسی جنگل میں دو طاقتور بیل رہتے تھے۔ وہ آپس میں گہرے دوست تھے اور ہر مشکل وقت میں ایک دوسرے کے کام آتے تھے۔ جنگل کی تازہ ہوا اور ہری ہری گھاس کھا کھا کر ان میں طاقت بھی بے پناہ آ گئی تھی۔ وہ اپنے ہر دشمن پر حاوی ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ جنگل کے بادشاہ شیر نے اپنی طاقت اور بادشاہت کے نشے میں ان کو شکار کرنا چاہا تو منہ کی کھائی۔ دونوں بیلوں نے مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیا اور ایسا سبق سکھایا کہ دوبارہ وہ ان کی طرف میلی نگاہ سے دیکھنے سے بھی گھبرانے لگا۔ شیر کو اپنی شکست کا بڑا رنج تھا۔ اس نے ایک دن لومڑی کے دریافت کرنے پر اصل بات بتا دی کہ کس طرح کم ذات بیلوں نے اس کی درگت بنائی تھی۔ لومڑی کی چالاکی تو مشہور ہے۔ اس نے بیلوں سے شیر کا بدلہ لینے کی ٹھان لی۔

دوسری طرف بیل اپنی طاقت اور آپس کے اتفاق پر بڑے مغرور ہو گئے تھے۔ وہ ہر طرف سینہ تان کر چلتے اور جنگل کے کسی جانور کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ایک دن لومڑی دونوں بیلوں میں سے ایک کے پاس گئی اور کہنے لگی تم کتنے طاقتور اور خوب صورت ہو۔ یہ تو تم ہی تھے جس نے شیر کو مار مار کر بھگا دیا ورنہ تمہارا دوسرا ساتھی تو صرف اپنا بچاؤ ہی کرتا رہا۔ دوسرے دن لومڑی نے اسی طرح کی باتیں دوسرے بیل سے بھی کیں۔

اب دونوں بیل ایک دوسرے سے کھنچے کھنچے رہنے لگے۔ ایک دن باتوں ہی باتوں میں ایک دوسرے کو طعنے دینے لگے کہ شیر کو تو میں نے بھگا دیا تھا دوسرا کہنے لگا اسے تو میں نے بھگایا تھا۔ غرض دونوں کی آپس میں تکرار ہاتھا پائی تک پہنچ گئی اور وہ ایک دوسرے سے ناراض ہو گئے۔ شیر نے لومڑی کی بات مان کر ایک دن اچانک ایک بیل پر حملہ کر کے اسے چیر پھاڑ دیا۔ دوسرا بیل اپنے ساتھی کو بچانے کے لیے آگے بھی نہ بڑھا۔ کچھ ہی دن بعد شیر نے دوسرے بیل پر حملہ کر کے اسے بھی ختم کر دیا۔ اس طرح دونوں بیلوں کی نااتفاقی نے دشمن کو طاقتور بنا دیا اور وہ دونوں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اخلاقی نتیجہ:
(1) نااتفاقی کا انجام برا ہوتا ہے۔
(2) نفاق پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

8. جھوٹ کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان گڈریا دریا کے کنارے اپنی بھیڑیں چرایا کرتا تھا۔ اسے جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ وہ اپنی اسی عادت سے مجبور ہو کر ایک دن اونچی آواز میں چلانے لگا "شیر آ گیا' شیر آ گیا، دوڑو میری مدد کرو!" اردگرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے کسان لاٹھیاں، کلہاڑے اٹھائے دوڑے آئے۔ جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر وغیرہ تو نہ تھا البتہ گڈریا دانت نکالے ہنس رہا تھا۔ لوگوں کے پوچھنے پر کہنے لگا: "میں تو تمہیں آزما رہا تھا کہ ضرورت پڑنے پر تم میری مدد کو آتے ہو کہ نہیں۔ ویسے شیر کے لیے تو میں خود ہی کافی ہوں۔ شیر آئے گا تو زندہ واپس نہ جائے گا"۔ لوگ گڈریے کا جھوٹ سن کر غصے سے بڑبڑاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ کچھ دنوں بعد گڈریے نے ایک مرتبہ پھر چلانا شروع کر دیا۔ "شیر آ گیا، شیر آ گیا، لوگو! دوڑو میری مدد کرو!" اردگرد کام کرنے والے لوگوں نے سمجھا کہ ہو سکتا ہے واقعی شیر آ گیا ہو۔ اس لیے اپنے کلہاڑے اور لاٹھیاں سنبھالے گڈریے کی مدد کو پہنچ گئے لیکن گڈریے کے قریب کوئی شیر بھی نہ تھا اور وہ ڈھٹائی سے ہنسے جا رہا تھا اور لوگوں سے کہہ رہا تھا "میں تو صرف تم لوگوں کو آزما رہا تھا لوگ ایک مرتبہ پھر اسے برا بھلا کہتے اپنے کھیتوں کو واپس چلے گئے۔ اب ہر کسی کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ گڈریا جھوٹا ہے اور اس کی کسی بات کا اعتبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن واقعی ایک شیر اس طرف آ نکلا۔ شیر کو دیکھ کر گڈریا بری طرح چلانے لگا کہ "شیر آ گیا، شیر آ گیا۔ لوگو دوڑو میری مدد کرو!" لیکن اردگرد کھیتوں میں موجود لوگوں نے اسے بھی گڈریے کا جھوٹ سمجھا اور کوئی بھی اس کی مدد کو نہ گیا۔ شیر گڈریے کی بھیڑوں کو شکار کرنے لگا۔ شیر نے شور مچاتے ہوئے گڈریے پر بھی چھلانگ لگا دی اور اس کی گردن مروڑ دی۔

سورج غروب ہو گیا۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ گڈریے کے رشتے داروں کو گڈریے کی فکر لاحق ہوئی۔ اسے تلاش کرتے کرتے جب دریا کے کنارے پہنچے تو وہاں مردہ گڈریے اور مردہ بھیڑوں کے سوا کچھ نہ ملا۔ گڈریے کو جھوٹ کی سزا مل چکی تھی اور مفت میں بھیڑوں کی جان بھی چلی گئی۔

اخلاقی سبق: جھوٹے پر کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

9. عقل مند بیوی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موسم گرما میں دوپہر کے وقت جب گرمی پورے زوروں پر تھی۔ ایک بڑھیا لاٹھی ٹیکتے ٹیکتے ایک بزاز کی دکان میں داخل ہوئی اور بیٹھ گئی۔ دکاندار رحم دل تھا اس نے گرمی سے ستائی ہوئی بڑھیا کو پانی پلایا اور خود گاہکوں کے ساتھ لین دین میں مصروف ہو گیا۔

بڑھیا بزاز کی دکان پر گاہکوں اور بزاز کی دلچسپ نوک جھونک سنتی رہی۔ گاہک جانے کے بعد اپنے ملازم کو بلا کر بزاز نے اسے کہا کہ یہ رقعہ لے جاؤ اور گھر میں دے کر کہنا کہ فلاں صندوق میں سے قیمتی کپڑے کا ایک تھان نکال کر دے دیں، گاہک کو دینا ہے۔ ملازم بزاز سے رقعہ لے کر گھر کی طرف چل پڑا۔ بڑھیا نے بھی اپنی لاٹھی سنبھالی اور آہستہ آہستہ ملازم کے پیچھے چل دی۔ تھوڑی دور جا کر اس نے ملازم کو روکا اور باتوں ہی باتوں میں بزاز کے گھر کا پتا پوچھ لیا۔ باتیں کرتے کرتے اچانک بڑھیا کو کچھ یاد آیا اور بولی "میرے پیارے بیٹے تمہاری دکان پر میں اپنی نقدی کی پوٹلی بھول آئی ہوں۔ ذرا بھاگ کر جانا اور میری پوٹلی پکڑ لانا۔ جا میرا بیٹا! بوڑھی ماں دعائیں دے گی۔ یہ رقعہ مجھے دے دے۔" ملازم بڑھیا کی باتوں میں آ گیا اور رقعہ اسے دے کر دکان کی طرف چل دیا تاکہ بڑھیا کی پوٹلی لا سکے۔ بڑھیا ملازم کو بھیج کر جلدی جلدی بزاز کے گھر کی طرف چل دی۔ گھر پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ بزاز کی بیوی نے دروازہ کھول کر پوچھا "بڑی بی فرمائیں آپ کو کیا کام ہے؟" بڑھیا بولی: "بی بی یہ او رقعہ! تمہارے خاوند نے بھیجا ہے کہ فلاں صندوق میں قیمتی کپڑے کا جو تھان پڑا ہے وہ نکال کر دے دو۔ دکان پر ایک گاہک کو دینا ہے۔" بڑھیا نے بہت اصرار کیا کہ اسے بزاز نے ہی دکان سے بھیجا ہے لیکن بزاز کی بیوی پر ذرا اثر نہ ہوا۔ آخر بڑھیا بولی "اچھا تھان نہیں دیتی ہو تو نہ دو۔ رقعہ تو مجھے واپس کر دو تاکہ میں تمہارے خاوند کو جا کر دکان پر دے دوں۔" بزاز کی بیوی نے کہا "رقعہ تو میرے خاوند نے بھیجا ہے جو میں نے لے لیا ہے۔ اب میں نہ تو تھان دوں گی اور نہ ہی رقعہ۔"

بڑھیا چالاک تھی، سوچنے لگی یہ عورت میرے دام میں آنے والی نہیں اور اگر ملازم آ گیا تو وہ مجھے پولیس کے حوالے بھی کر سکتا ہے۔ وہ چپکے سے وہاں سے بھاگی اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اسی روز سارے شہر میں شور مچ گیا کہ ایک ٹھگنی شہر میں گھس آئی ہے لوگ اس سے ہوشیار ہو جائیں۔ بزاز کی بیوی کی عقلمندی سے قیمتی کپڑے کا تھان بچ گیا۔

اخلاقی سبق: عقلمندی بہترین حکمت عملی ہے۔

10. دودھ میں پانی

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں ایک گوالا رہتا تھا۔ وہیں اس نے اپنی گائیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ دن بھر گائیں اِدھر اُدھر گھاس چرتی رہتیں۔ گوالا شام سے ذرا پہلے دودھ دوہتا اور اس میں بہت سا پانی ملا دیتا۔ قریب ہی ایک قصبہ تھا، شام کے اندھیرے میں وہ دودھ لے جاتا اور خالص دودھ کی صدا لگا کر بیچ دیتا۔ دودھ سے حاصل ہونے والی رقم سے ضرورت کی چیزیں خریدتا اور واپس اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا۔ دودھ کے اکثر گاہک شکایت کرتے کہ دودھ پتلا ہے، اس میں پانی نہ ملایا کرو۔ مگر گوالا تھا کہ ایک کان سے سنتا دوسرے سے اڑا دیتا اور کہتا، دودھ تو خشک ہوتا ہی نہیں، دودھ میں پانی کی ملاوٹ قدرتی امر ہے، میں پانی ملانے والا کون ہوتا ہوں؟"

اسی طرح ایک عرصہ گزر گیا۔ گوالے کے پاس بہت سا روپیہ جمع ہو گیا۔ اب اسے اپنی دولت مندی کا احساس ہونے لگا۔ وہ قصبے میں اکڑ کر چلتا اور کسی کی شکایت پر کان نہ دھرتا تھا۔ اس کا لالچ بڑھتا گیا اور وہ دودھ میں پہلے سے بھی زیادہ پانی ملانے لگا۔ گوالے کی بددیانتی پر قدرت کا قہر نازل ہونا ضروری ہو گیا۔ پھر ہوا یوں کہ ایک دن یکایک سیاہ گھٹا اٹھی، بڑھی، پھیلی اور آسمان پر چھا گئی۔ سورج چھپ گیا اور ہر طرف ایک تاریک شامیانہ تن گیا۔ بادلوں کو دیکھ کر گوالا بہت خوش ہوا کہ اب مینہ برسے گا، گھاس بڑھے گی، گائیں کھائیں گی اور پہلے سے بھی زیادہ دودھ دیں گی۔ بس وارے نیارے ہو جائیں گے۔ بادل گرجا، بجلی چمکی، بوندیں ٹپکیں اور موسلا دھار بارش ہونے لگی، اولے پڑنے لگے اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ پہاڑوں سے پانی کا سیلاب اترا اور اس شدت سے بڑھا کہ گوالے کی ساری گائیں اور جو کچھ گھر میں جمع تھا، بہا کر لے گیا۔

اب گوالے کے پاس نہ گائیں تھیں، نہ نقدی، پریشان تھا اور گھبراہٹ میں ہر شخص سے کہتا تھا کہ "میں نے ایسا سیلاب نہ کبھی سنا تھا نہ کبھی دیکھا تھا، معلوم نہیں اتنا پانی کہاں سے آ گیا؟" ایک عقلمند نے سنا تو کہا "یہ وہی پانی ہے جو تم دودھ میں ملایا کرتے تھے۔ خدا نے اس پانی کو سیلاب بنایا اور تمہیں بے ایمانی اور بددیانتی کی سزا دی۔"

اخلاقی سبق: ۱۔ بے ایمانی اور بددیانتی کی سزا ملتی ہے۔
۲۔ بددیانت اور بے ایمان کو اپنی سزا کے لیے تیار رہنا چاہیے۔
۳۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

Scanned with CamScanner

11. ہرنی کی دعا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شام قریب تھی، سبکتگین اپنے فرائض سے فارغ ہوا، گھوڑے کو لگام دی اور اچانک سوار ہو گیا۔ شہر سے نکلا، جنگل میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اس نے اپنے خوب صورت گھوڑے کو ذرا ایڑی لگائی تو وہ ہوا کی طرح اڑنے لگا۔ سبکتگین جلد ہی جنگل کے گھنے حصے میں پہنچ گیا تا کہ شکار کو تلاش کر سکے۔ ہر طرف گھوڑا دوڑایا مگر کوئی شکار نظر نہ آیا۔ گھوڑا دوڑا دوڑا کر جب وہ تھک گیا تو اس نے مغرب کی طرف دیکھا تو سورج غروب ہونے کو تھا۔ فوراً شہر کی طرف باگ موڑی اور آہستہ آہستہ جنگل کو طے کرنے لگا۔ راستے میں اچانک سبکتگین کی نظر ایک ہرنی پر پڑی جو اپنے چھوٹے سے بچے کو کھلا رہی تھی۔ شکاری جب شکار دیکھ لیتا ہے تو وہ صبر نہیں کر سکتا۔ سبکتگین نے گھوڑے کو اشارہ کیا۔ وہ سدھایا ہوا جانور اپنے مالک کے اشارے پر اچھلا اور ہرنی کی طرف چل پڑا۔ ہرنی نے شکاری کو دیکھا تو گھبراہٹ میں اپنے بچے کو ساتھ لے بھاگی۔ خود تو بھاگ گئی مگر بچہ وہیں رہ گیا۔ ہرنی کا بچہ ابھی چند دن کا تھا، خود بھاگ نہ سکتا تھا۔ اس کی ٹانگیں کمزور تھیں بھاگتا تو لڑکھڑا کر گر پڑتا۔

سبکتگین نے سوچا سارا دن شکار کے لیے مارا مارا پھرتا رہا، خالی ہاتھ جانے سے بہتر ہے کہ اس بچے کو پکڑ لیا جائے۔ چنانچہ وہ گھوڑے سے نیچے اترا، بچے کو پکڑا، اس کی ٹانگیں باندھیں اور گھوڑے پر رکھ کر سوار ہو گیا۔ گھوڑا شہر کے قریب آن پہنچا۔ سبکتگین کو اپنے پیچھے ایک سوگوار سی آواز سنائی دی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اداس اور پریشان ہرنی اپنے بچے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

بچے کے لیے ماں کی یہ محبت دیکھ کر سبکتگین کا دل نرم پڑ گیا۔ شاید اسے اپنی ماں بچھڑنے کا وقت یاد آ گیا۔ اس نے گھوڑا روکا، فوراً ہرنی کے بچے کی ٹانگیں کھولیں اور اسے زمین پر ڈال دیا۔ بچہ خوشی سے دوڑا اور اپنی ماں سے جا ملا۔ ماں اسے چاٹ رہی تھی۔ پیار کر رہی تھی اور کبھی کبھی سبکتگین کی طرف دیکھ کر آسمان کی طرف منہ اٹھاتی جیسے دعا مانگ رہی ہو کہ خدا تمہارا بھلا کرے تم نے میرے بچے کی جان بخش دی۔ سبکتگین نے کچھ دیر ماں اور بچے کی محبت کا یہ نظارہ دیکھا۔ پھر اندھیرے کو ہر طرف سے بڑھتے پایا۔ سورج کب کا غائب ہو چکا تھا۔ اس نے گھوڑے کی باگ اٹھائی اور جلد ہی شہر میں داخل ہو گیا اور اپنے گھر پہنچ گیا۔

رات نے پر پھیلا دیے۔ سارا شہر اندھیرے میں ڈوب گیا دن بھر کا تھکا ہارا سبکتگین بھی اپنے بستر پر نیند کے مزے لے رہا تھا کہ ایک بزرگ آئے سبکتگین کو دیکھا، السلام علیکم کہا اور بتایا کہ سبکتگین ہرنی کی دعا قبول ہو گئی ہے اب تم اور تمہاری اولاد ایک مدت تک غزنی پر حکومت کرو گے۔ بزرگ یہ خوشخبری سنا کر چلا گیا تو سبکتگین کی آنکھ کھل گئی۔ خواب کے واقعہ پر غور کیا مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا وہ اس خواب کو بھول جانا چاہتا تھا مگر نہ بھول سکا۔ آخر وہ دن آ گیا کہ حاکم غزنی فوت ہوا اور سبکتگین سر پر تاج رکھ کر غزنی کا بادشاہ بن گیا۔

اخلاقی سبق: نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی

12. انصاف

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ سلطان مراد عراق کا بادشاہ اور اسلامی دنیا کا حکمران تھا۔ عیسائیوں کی بڑی بڑی حکومتیں اس کے نام سے کانپتی تھیں۔ ویسے تو ہر مسلمان حکمران کو عمارتیں بنوانے کا شوق رہا ہے مگر سلطان مراد مسجدوں کی تعمیر میں خاصی دلچسپی لیتا تھا۔ اُسے اسلام سے محبت اور والہانہ لگاؤ تھا۔ وہ ایک سچا اور پکا مسلمان تھا۔ ایک دفعہ اس نے اپنے دل میں ایک مسجد کا نقشہ بنایا۔ یہ مسجد اس کا ایک حسین خواب تھی۔ اس زمانے میں ایک انجینئر کی بڑی شہرت تھی۔ بادشاہ نے اس انجینئر کو بلایا، اپنا نقشہ اسے بتایا اور مسجد کی تعمیر پر لگا دیا۔

وقت گزرتا رہا۔ دن ہفتوں میں، ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال بنتے گئے۔ مسجد بنتی رہی اور بنتی گئی لاکھوں اشرفیاں صرف ہو گئیں۔ آخر مسجد مکمل ہو گئی جو حقیقتاً ایک شاندار عبادت گاہ تھی۔ انجینئر اپنے کام سے بڑا مطمئن تھا۔ اس نے بڑے دعوے کے ساتھ بادشاہ کے حضور حاضری دی اور عرض کی۔ ''حضور! مسجد تیار ہے ملاحظہ فرمائیے۔'' بادشاہ اگلی صبح مسجد دیکھنے کے لیے گیا۔ مسجد کو ہر طرف سے دیکھا۔ اوپر سے، نیچے سے، شمال سے، جنوب سے مگر اتفاق دیکھیے کہ اچھی عمارت اپنے تقاضے لیے بادشاہ کی نظر کی تعریف کی منتظر ہے، مگر بادشاہ ہے کہ اسے یہ عمارت مطلق پسند نہیں آئی۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آخر غصے میں آ کر جب نہ سنبھل سکا تو حکم دیا کہ انجینئر کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حکم کی دیر تھی۔ جلاد نے حکم پایا تو ہاتھ کاٹ دیا۔ انجینئر کو یہ سزا بلاوجہ ملی تھی۔ اس کا کام واقعی تعریف کے لائق تھا۔ لیکن بادشاہ کے آگے وہ دم نہ مار سکتا تھا۔ اسے اور کچھ نہ سوجھا وہ سیدھا قاضی کی عدالت میں جا پہنچا اور دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی نے انجینئر کے دعویٰ کو مدنظر رکھ کر بادشاہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ بادشاہ عدالت میں حاضر ہوا تو عدالت میں انجینئر کو کھڑا پایا جس کے ہاتھ سے خون کے سرخ سرخ قطرے گر رہے تھے۔ بادشاہ یہ دیکھ کر گھبرا گیا۔

قاضی نے بادشاہ اور انجینئر کے بیانات لیے اور حکم دیا کہ بادشاہ کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اس کے ہاتھ سے بھی خون گرنا چاہیے تا کہ آئندہ غلط فیصلہ نہ کرے۔ بادشاہ چونکہ ایک سچا مسلمان تھا اور انصاف کے تقاضے پورے کرنا جانتا تھا اس نے قاضی کا فیصلہ سنا تو اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ انجینئر نے بادشاہ کو ایسا کرتے دیکھا تو اس کی چیخیں نکل گئیں اور بولا میں نے انصاف پا لیا، میں بادشاہ کو اپنا خون معاف کرتا ہوں اور کسی دباؤ کے بغیر بخشتا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ کی جان میں جان آئی۔ اس نے انجینئر کو بہت سا مال و زر دے کر رخصت کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کے قاضی اسلامی احکام کے نفاذ اور ان کی تکمیل میں اس قدر دلیر ہیں کہ بادشاہ کو بھی مجرم قرار دے دیتے ہیں اور اس سلسلے میں کسی کے ساتھ رعایت نہیں برتتے۔

اخلاقی سبق: ۱۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔

۲۔ عدل و انصاف اسلامی معاشرے کا ستون ہے۔

13. کوّے کا انتقام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی درخت کے ایک تنے پر کوّے نے اپنا گھونسلہ بنا رکھا تھا۔ کوّا اپنے خاندان کے ساتھ ہنسی خوشی امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کر رہا تھا۔ صبح ہوتے ہی وہ رزق کی تلاش میں نکل پڑتا اور شام کو واپس اپنے بیوی بچوں میں آ جاتا۔ کوّا حسب معمول اپنی مادہ کے ساتھ روزی کی تلاش میں نکلا جبکہ گھونسلے میں کوّے کے دو چھوٹے بچے موجود تھے، جو ابھی اڑ نہیں سکتے تھے۔ کوّے کی غیر موجودگی میں ایک سانپ پھنکارتا ہوا درخت پر چڑھ گیا اور کوّے کے بچوں کو کھا گیا اور گھونسلے کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ سانپ کا بل درخت کے قریب ہی تھا۔ شام کو جب کوّا واپس آیا تو اسے اپنے بچوں کی موت کا بڑا دکھ ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ ساری کارستانی سانپ کی ہے۔ مادہ کوّا کہنے لگی کہ ہم یہ درخت ہی چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ سانپ کا مقابلہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ کوّا اس کی بات نہ مانا بلکہ وہ انتقام لینے کی ترکیب سوچنے لگا۔ کوّا ہر صورت میں سانپ سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔

دوسرے دن صبح کو ہی کوّا بغیر بتائے چلا گیا۔ ادھر ادھر اڑتے ہوئے شاہی محل پر نظر پڑی، تو کوّا محل کی منڈیر پر آ کر بیٹھ گیا۔ اچانک کوّے کی نظر کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہار پر پڑی۔ موتیوں کا قیمتی ہار تھا۔ کوّے نے ہار پنجوں میں اٹھایا اور شور مچا کر

Scanned with CamScanner

پیادوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ پیادوں نے کوے کو ہار لے کر اُڑتے ہوئے دیکھا تو پیچھے دوڑے۔

کوا اڑتے اڑتے اپنے درخت پر پہنچ گیا۔ ادھر سانپ اپنی مستی میں بیٹھا جھوم رہا تھا۔ پیادے ہار کی تلاش میں اس درخت کے پاس پہنچے تو کوے نے منصوبے کے مطابق ہار سانپ کے آگے ڈال دیا۔ سانپ ہار دیکھ کر خوش ہو گیا اور قبضہ جما کر بیٹھ گیا۔ پیادوں نے ہار کے پاس خطرناک سانپ دیکھا تو لاٹھیاں لے کر پل پڑے اور لمحوں میں سانپ کا خاتمہ کر دیا اور ہار لے کر چلے گئے۔ اس طرح کوے نے اپنی عقل مندی کے سبب سانپ سے انتقام لے لیا۔

اخلاقی سبق: کوے کا انتقام (یا) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

14. لیموں نچوڑ

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ کسی شہر کے ایک ہوٹل میں ایک مسافر کھانا کھا رہا تھا۔ اسی دوران ایک اجنبی شخص بھی ہوٹل میں داخل ہوا۔ وہ ایک مفت خور تھا۔ اس کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا۔ اسے محنت مزدوری کر کے روزی کمانے کی عادت نہ تھی۔ بلکہ وہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھا رہتا اور دوسروں کے رحم و کرم پر مفت میں اپنا پیٹ بھرنے کا عادی تھا۔ وہ ہمیشہ اپنی جیب میں ایک لیموں رکھتا۔ جب بھی کوئی مہمان کھانا کھانے میں مصروف ہوتا وہ اس کے پاس پہنچ کر کہتا کہ جناب کھانے کا اصل مزا تو لیموں سے ہے۔ وہ مہمان بیچارا اخلاقاً اسے شریکِ طعام ہونے کی دعوت دیتا۔

ایک روز ایک شخص کھانا کھا رہا تھا تو اس نے کہا افسوس کی بات ہے کہ آپ کھانے میں لیموں استعمال نہیں کرتے۔ حالانکہ کھانے کا حقیقی لطف تو لیموں سے ہے۔ وہ مہمان ایک شریف الطبع انسان تھا اس نے کہا: آیئے جناب! آپ بھی میرے ساتھ کھانے میں شرکت فرمائیں۔ بس مفت خورے کو اور کیا چاہیے تھا۔ اس کی دلی مراد بر آئی۔ اس نے کھانے میں کچھ لیموں نچوڑا اور خوب ڈٹ کر کھانا کھایا۔ کھانے سے فراغت کے بعد اس نے مہمان کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے چلتا بنا۔ اب اس مہمان کو کھانے کا دوگنا بل ادا کرنا پڑا۔ سچ ہے کہ ایک لیموں نچوڑ کس قدر بے شرم اور بے غیرت ہوتا ہے۔ اسے عزتِ نفس کا قطعاً خیال نہیں ہوتا۔ وہ مفت خوری اور حرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔

اخلاقی سبق: مفت خوری گھٹیا فعل ہے۔

15. نادان کی دوستی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک امیر شخص نے ایک بندر پالا ہوا تھا۔ وہ ہر وقت بندر کو اپنے ساتھ رکھتا۔ بندر بھی اپنے آقا سے بہت مانوس ہو گیا تھا۔ ایک دفعہ امیر سفر پر روانہ ہوا۔ اس نے بندر کو بھی ہمراہ لیا۔ راستے میں امیر نے ایک جگہ ستانے کے لیے پڑاؤ کیا۔ وہ لیٹا تو اسے نیند آ گئی اور خراٹے لینے لگا۔ بندر اس کے پاس بیٹھ گیا اور پنکھا جھلنے لگا تاکہ امیر کے منہ پر مکھیاں نہ بیٹھیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک مکھی بار بار امیر کے منہ پر آ کر بیٹھتی ہے۔ اس نے بہت کوشش کی لیکن بے سود۔ آخر وہ تنگ آ گیا اور اس نے امیر کا خنجر اٹھا لیا۔

اب جب مکھی امیر کے منہ پر آ کر بیٹھی تو بندر نے خنجر پوری قوت سے امیر کے منہ پر دے مارا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امیر کی ناک کٹ گئی۔ امیر ہڑبڑا کر اٹھا تو دیکھا کہ ناک سے خون کا فوارہ پھوٹ رہا ہے۔ بندر کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور خنجر سے اسے مار ڈالا۔ اس کے بعد اس نے اپنی زخمی ناک کی مرہم پٹی کی اور آئندہ کے لیے محتاط ہو گیا۔

اخلاقی سبق: نادان کی دوستی خطرناک ہوتی ہے۔

16. ایسے کو تیسا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دیہاتی شہر میں سیر و تفریح کے لیے آیا۔ وہ کچھ دیر اِدھر اُدھر گھومتا رہا۔ اسی دوران اسے کچھ بھوک محسوس ہوئی۔ وہ ایک حلوائی کی دکان پر پہنچا اور اسے مٹھائی کا آرڈر دیا۔ حلوائی بڑا چالاک تھا۔ اس نے دیکھا کہ یہ ایک سادہ لوح دیہاتی ہے۔ اسے الو بنانا چاہیے۔ چنانچہ حلوائی نے مٹھائی تولتے وقت ڈنڈی ماری اور مٹھائی کا لفافہ دیہاتی کو پکڑا دیا۔

دیہاتی نے کہا کہ یہ مٹھائی مجھے وزن میں کم معلوم ہوتی ہے۔ حلوائی نے چالاکی سے جواب دیا کہ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے تمہیں زیادہ وزن نہیں اٹھانا پڑے گا۔ اب دیہاتی بھی اتنا بے وقوف نہ تھا کہ حلوائی کی باتوں میں آ جاتا۔ اس نے مٹھائی کے پیسے کم ادا کیے اور جب حلوائی نے اعتراض کیا کہ پیسے تھوڑے ہیں تو دیہاتی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا کہ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے تمہیں زیادہ پیسے گننے نہیں پڑیں گے۔ حلوائی بہت شرمندہ ہوا۔ اس نے دیہاتی کو پوری مٹھائی تول کر دی اور دیہاتی نے بھی پورے پیسے ادا کر دیے۔

اخلاقی سبق: جیسے کو تیسا۔

17. عادت کی خرابی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دریا کے کنارے ایک جنگل میں ایک بچھو اور کچھوا رہتے تھے۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ کچھوا تو دریا میں ڈبکیاں لگایا کرتا لیکن بچھو دریا کے کنارے ہی گھومتا رہتا تھا۔ اس کے دل میں دریا کی سیر کی بڑی حسرت تھی۔ آخر اس نے کچھوے سے کہا کہ یار! تم اکیلے ہی دریا کی سیر کرتے ہو، کبھی ہمیں بھی موقع دو۔ کچھوے نے کہا کہ بڑے شوق سے تم میری پیٹھ پر سوار ہو جاؤ اور اس طرح تم دل کھول کر دریا کی سیر کر لو گے۔ چنانچہ بچھو کچھوے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور کچھوا دریا میں تیرنے لگا۔ وہ دریا کی سیر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ جب کچھوا دریا کے وسط میں پہنچا تو اس نے کھٹ کھٹ کی آواز سنی۔ اس نے بچھو سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ بچھو نے کہا کہ میں ڈنک چلا رہا ہوں۔ کچھوے نے کہا کیوں؟ یہ کیا شرافت ہے کہ میں تمہارے ساتھ نیکی کر رہا ہوں اور تم میرے ساتھ برائی سے پیش آ رہے ہو۔ بچھو نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ڈنک مارنا میری عادت ہے اور میں عادت کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ کچھوا پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ اس نے سوچا کہ بچھو کو سبق سکھانا چاہیے۔

اس نے بچھو سے کہا کہ میری بھی ایک عادت ہے وہ یہ کہ میں دریا میں غوطہ لگایا کرتا ہوں۔ بچھو بہت چلایا کہ میں ڈوب جاؤں گا۔ لیکن کچھوے نے ایک نہ سنی اور دریا میں غوطہ لگا دیا۔ بچھو دریا میں بہہ گیا اور اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

اخلاقی سبق: ایسے کو تیسا (یا) جیسی کرنی ویسی بھرنی

18. انگور کھٹے ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک لومڑی رہتی تھی۔ جنگل زرخیز تھا۔ اس لیے کھانے پینے کو کثرت سے مل جاتا تھا۔ ایک سال بارش نہ ہونے کی بنا پر جنگل سوکھ گیا۔ تمام جانور بھوک سے مرنے لگے۔ جنگل میں رہتے ہوئے زندگی سے رشتہ استوار رکھنا مشکل ہو گیا۔ جنگل میں رہنے والے جانور خوراک کی تلاش میں مارے مارے پھرنے لگے۔

ایک لومڑی کو بھی بھوک نے ستایا تو وہ خوراک کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ چلتے چلتے وہ ایک باغ میں پہنچی۔ وہاں انگور کی بیلیں تھیں۔ جن پر انگوروں کے

لٹک رہے تھے۔ انگوروں کے گچھے دیکھ کر لومڑی کی بھوک چمک اٹھی اور اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ لیکن یہ دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی کیونکہ بیلوں کی اونچائی بہت زیادہ تھی۔ وہ انگوروں کے گچھوں کو حاصل کرنے کے لیے اچھلنے لگی۔ کئی بار اچھل کود کے باوجود لومڑی کی انگوروں تک رسائی نہ ہو سکی۔ مسلسل اچھل کود سے وہ تھک چکی تھی۔ بھوکی بھی تھی لیکن انگوروں کے گچھے اس کی پہنچ سے بہت دور تھے۔ آخر کار لومڑی یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل دی کہ یہ انگور کھٹے ہیں۔ میں انہیں نہیں کھانا چاہتی۔

اخلاقی سبق: جس کا ممکن نہیں حصول، وہ چیز ہے فضول۔

19. اتفاق کی برکت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شکاری اپنا جال لے کر جنگل میں پہنچا۔ ایک مناسب جگہ دیکھ کر دانے زمین پر بکھیرے اور جال بچھا کر خود دور جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ بھوکے کبوتروں کا ایک غول خوراک کی تلاش میں اڑتا ہوا ادھر آ نکلا۔ کبوتروں کو جیسے ہی زمین پر دانہ بکھرا نظر آیا تو وہ نیچے اترنے کی تیاری کرنے لگے۔ ایک بوڑھے اور عقلمند کبوتر نے انہیں روکا اور کہا کہ مجھے تو یہ کسی شکاری کی چال معلوم ہوتی ہے۔ اس دانے کے قریب ہی کہیں جال بچھا ہوگا۔ لیکن بھوکے کبوتروں نے اس کی بات نہ مانی اور زمین پر اتر آئے۔ بوڑھا کبوتر بھی ان کے ساتھ ہی زمین پر آیا۔ سب کبوتر جلدی جلدی دانے چگنے لگے۔ انہیں خبر نہ ہوئی اور تمام کے تمام کبوتر جال میں پھنس گئے۔

شکاری نے جب کبوتروں کو جال میں پھنسے دیکھا تو وہ بہت خوش ہوا اور اپنی کمین گاہ سے نکل کر جال کی طرف چل پڑا کہ کبوتروں کو پکڑ سکے۔ کبوتر شکاری کو دیکھ کر گھبرا گئے اور افراتفری میں اپنے اپنے طور پر اڑنے کی کوشش کرنے لگے لیکن جال وزنی ہونے کے باعث کوئی بھی جال سے نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تب اس بوڑھے کبوتر نے کہا کہ ”بھائیو! اس طرح ہم الگ الگ زور لگا کر کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتے اور بالآخر ہم شکاری کے ہتھے چڑھ جائیں گے۔ میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو یقیناً ہم اس مصیبت سے چھٹکارا پا لیں گے۔“

تمام کبوتروں نے غور سے اس کبوتر کی طرف دیکھا اور ترکیب پوچھنے لگے۔ عقلمند کبوتر نے کہا ”بھائیو! اگر ہم سب مل کر ایک دفعہ زور لگائیں تو اس جال کو اڑا کر لے جا سکتے ہیں۔“ اس دوران شکاری بھی قریب آ پہنچا۔ چنانچہ سب کبوتروں نے مل کر زور لگایا اور شکاری کے جال سمیت اڑ گئے اور ایک قریبی درخت پر اتر گئے۔ جال درخت کی شاخوں میں پھنس گیا اور کبوتر آزاد ہو گئے۔

اخلاقی سبق: اتفاق میں برکت ہے۔

20. دو بکریاں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگل میں ندی بہتی تھی۔ یہ ندی پل کے بغیر تھی۔ اس پر صرف لکڑی کی ایک لٹھ رکھی ہوئی تھی جس پر سے بمشکل ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ دو بکریاں آمنے سامنے سے اس ندی پر آ گئیں۔ انہیں ندی عبور کرنا تھی۔ ایک بکری اس کنارے پر کھڑی تھی اور دوسری اس کنارے پر دونوں ندی کو عبور کرنے کے لیے چل پڑیں۔ دونوں کا لٹھ کے درمیان میں ملاپ ہو گیا۔ اب اگر دونوں بے وقوفی کا مظاہرہ کرتیں اور زبردستی لڑ بھڑ کر گزرنے کی کوشش کرتیں تو دونوں ندی میں جا گرتیں اس کی بجائے انہوں نے عقل مندی اور صلح پسندی سے کام لیا۔ ایک بکری لٹھ پر بیٹھ گئی اور دوسری اس کے اوپر سے گزر گئی۔ اب پہلی بکری اٹھی اور آرام سے کنارے پر پہنچ گئی۔ اس طرح عقل مند بکریوں نے صلح پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنے لیے سلامتی کا راستہ نکال لیا۔

اخلاقی سبق: عقل مندی اور صلح پسندی بہترین حکمت عملی ہے۔

21. بے وقوف کچھوا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک تالاب تھا۔ وہاں ایک کچھوا اور دو مرغابیاں رہتی تھیں۔ ان تینوں کی آپس میں بڑی گہری دوستی تھی۔ وہ ہنسی خوشی زندگی کے دن بسر کر رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک پریشانی لاحق ہو گئی۔ وہ یہ کہ تالاب سوکھنے لگا تھا اور ظاہر ہے پانی کے بغیر ان کی زندگی بے معنی تھی۔ انہیں اب نئے تالاب کی فکر ہوئی۔ جب مرغابیاں وہاں سے الوداع ہونے لگیں تو کچھوا گھبرا گیا۔ وہ سوچنے لگا کہ یہاں اکیلا رہ کر کیا کروں گا۔ دوستوں اور ساتھیوں کے بغیر بھی کوئی زندگی ہے۔ چنانچہ اس نے مرغابیوں سے فرمائش کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔

مرغابیوں نے ایک ترکیب سوچی۔ انہوں نے ایک لکڑی لی اور اس کے دونوں سرے دونوں نے اپنی چونچوں میں دبائے۔ کچھوے نے لکڑی کو مضبوطی سے منہ میں پکڑ لیا اور بیچ میں لٹک گیا۔ جب وہ تینوں اڑے جا رہے تھے تو ایک عجیب سا منظر نظر آ رہا تھا۔ لوگ جب انہیں دیکھتے تو خوب ہنستے۔ اب کچھوے نے یہ بے وقوفی کی کہ اپنا منہ کھول دیا۔ اس کے منہ کھولنے کی دیر تھی کہ وہ دھڑام سے زمین پر آن گرا۔ اس طرح کچھوا اپنی بے وقوفی سے اپنا نقصان کر بیٹھا۔

اخلاقی سبق: بے وقوفی کا انجام برا ہوتا ہے۔

22. لالچ کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں تین دوست رہتے تھے۔ وہ تینوں بے روزگار تھے۔ ایک دن انہوں نے کسی اور شہر میں جا کر روزگار تلاش کرنے کا فیصلہ کیا اور ایک صبح گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے راستے میں ایک جنگل میں پہنچے۔ چونکہ چلتے چلتے وہ تھک چکے تھے اس لیے ایک سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرنے کی غرض سے رک گئے۔ انہیں درخت کے نیچے ایک اشرفیوں سے بھری تھیلی پڑی ملی۔ اشرفیوں سے بھری تھیلی انہوں نے پائی تو بہت خوش ہوئے اور ان اشرفیوں کو آپس میں بانٹنے کا فیصلہ کر لیا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں بھوک محسوس ہونے لگی اور انہوں نے ایک دوست کو شہر سے کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ شہر میں پہنچ کر اس کے دل میں لالچ آ گیا۔ اس نے کھانے میں زہر ملا دیا تاکہ دونوں کو ختم کر کے وہ ساری اشرفیاں ہضم کر سکے۔ خدا کی قدرت دیکھیے کہ دوسری طرف ان دونوں دوستوں کے ذہن میں بھی فتور آ گیا جو پیچھے جنگل میں کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔ جونہی ایک دوست شہر سے زہر ملا کھانا لے کر واپس آیا تو دونوں دوست اس پر ٹوٹ پڑے اور یہ بہانہ بنا کر اسے مار دیا کہ اس نے کھانا لانے میں بہت دیر کر دی ہے۔ ایک دوست سے جان چھڑا کر جب دونوں کھانا کھانے بیٹھے تو تھوڑی ہی دیر میں زہر نے اپنا اثر دکھا دیا اور وہ دونوں بھی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ تینوں دوستوں کو اپنے اپنے لالچ کی سزا مل گئی اور اشرفیوں کی تھیلی اسی درخت کے نیچے پڑی رہ گئی۔

اخلاقی سبق: لالچ بری بلا ہے۔

Scanned with CamScanner

مکالمہ جات

1۔ مریض اور ڈاکٹر

تمہیدی منظر نامہ: [حکیم صاحب اپنے مطب میں بیٹھے مریضوں کا انتظار کر رہا ہے۔ ایک آدمی نہایت افسردہ حالت میں لڑکھڑاتا ہوا مطب میں داخل ہوتا ہے اور حکیم صاحب کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ حکیم صاحب اور اُس کے درمیان گفتگو کا یوں آغاز ہوتا ہے۔]

مریض: السلام علیکم! حکیم صاحب۔

ڈاکٹر: وعلیکم السلام! تشریف رکھیے! کہیے کیسے مزاج ہیں؟

مریض: حکیم صاحب! تشریف رکھنا ہی تو مشکل ہے۔ طبیعت بہت خراب ہے۔ (چہرے پر افسردگی کے آثار لیے ہوئے)

ڈاکٹر: کیوں بھئی ایسی کیا تکلیف ہوگئی ہے؟ تفصیل تو بتایئے کہ مرض کا اندازہ ہو۔

مریض: تکلیف ہی تکلیف ہے۔ رات بھر پریشان رہا ہوں۔ گھڑی بھر سو نہیں سکا۔ (مریض شدت درد سے کراہنے لگتا ہے)۔

ڈاکٹر: تکلیف تو بھئی تکلیف ہی ہے۔ صحت ٹھیک نہ ہو تو چین نہیں آتا۔

مریض: کچھ دوا دیجیے مرا جا رہا ہوں۔

ڈاکٹر: بیماری بتاؤ تو دوا دوں گا۔ (تعجب کے انداز میں)۔

مریض: حکیم صاحب! پیٹ میں سخت درد ہے۔ بیٹھے چین آتا ہے نہ لیٹے۔

ڈاکٹر: یہ درد کب سے ہے؟

مریض: آج رات سے ہے۔

ڈاکٹر: رات کیا کھایا تھا؟

مریض: روٹی کا ایک ٹکڑا۔

ڈاکٹر: کیا آپ نے پہلے کبھی روٹی نہیں کھائی؟ رات کو روٹی میں کیا خاص بات تھی؟

مریض: رات کی روٹی میں خاص بات یہ تھی کہ وہ جلی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر: ارے! تم جلی ہوئی روٹی کھا گئے؟

مریض: صرف ایک ٹکڑا کھایا تھا۔

ڈاکٹر: اوہو! کیا تمہاری نظر کمزور ہے؟ لیٹ جاؤ تمہاری آنکھوں میں دارو ڈالتا ہوں۔

مریض: نظر ٹھیک ہے۔ پیٹ میں کچھ ڈالیے تاکہ درد سے جان بچے۔

ڈاکٹر: وعدہ کرو کہ آئندہ جلی ہوئی روٹی نہیں کھاؤ گے۔

مریض: سو بار وعدہ کرتا ہوں۔ (ہائے میرا پیٹ! ہائے میرا سر!)
(ڈاکٹر: مسہل کی ایک گولی مریض کو کھلاتا ہے)۔

مریض: حکیم صاحب! شکریہ درد کم ہو رہا ہے۔ میں جاتا ہوں۔

ڈاکٹر: ارے میاں! دوا کی قیمت تو دیتے جاؤ۔

مریض: دوا کی قیمت درد سے آرام ہی تو ہے۔

ڈاکٹر: دوا کی قیمت دام بھی ہیں جن سے دوائیں خریدی جاتی ہیں۔

مریض: (دوا کی قیمت ادا کرکے) حکیم صاحب! السلام علیکم!

ڈاکٹر: وعلیکم السلام! روٹی کھانے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ جلی ہوئی تو نہیں۔

اختتامی منظر نامہ: (شکریہ ادا کرنے کے بعد دوا اٹھا لینے کے لیے مریض نہایت تیزی سے چلا جاتا ہے۔)

2۔ دکاندار اور خریدار

تمہیدی منظر نامہ: (سردیوں کی ایک شام دکاندار دکان کے باہر نہایت شکستہ اور پریشان حالت میں خریداروں کا شدت سے انتظار کر رہا ہے۔ اتنے میں ایک خریدار لرزتے ہوئے دکان میں داخل ہوتا ہے اور دکاندار سے یوں ہم کلام ہوتا ہے۔)

خریدار: السلام علیکم!

دکاندار: وعلیکم السلام۔ آیئے تشریف لایئے۔

خریدار: آپ کی دکان میں رومال بھی ہوں گے؟

دکاندار: ہاں! رومال ہی نہیں جرابیں، بنیانیں، چھتریاں وغیرہ سبھی کچھ ہے۔

خریدار: رومال دکھایئے کوئی سستا سا سوتی ہو۔

دکاندار: یہ دیکھیے رومال، نہایت نفیس، نرم اور ملائم ہے۔

خریدار: آپ نے جرابوں کا ذکر کیا تھا۔ وہ بھی دکھایئے۔

دکاندار: رومال کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟ کتنے پیش کروں؟

خریدار: جرابیں دکھایئے، تو رومال کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔

دکاندار: یہ دیکھیے جرابیں، اونی ہیں اونی، کتنے جوڑے پیش کروں؟

خریدار: آپ مال دکھا رہے ہیں دام نہیں بتاتے۔ کیا آپ اپنی چیزیں بن داموں بیچتے ہیں؟

دکاندار: ہاں صاحب! بالکل مفت، قیمت برائے نام ہے۔ رومال پچاس روپے کا ہے اور جرابوں کا جوڑا سو روپے کا۔

خریدار: میاں دکاندار! یہ قیمت تو بہت زیادہ ہے۔ ویسے رومال نفیس ہے، جرابیں بھی اچھی ہیں۔

دکاندار: ہم اپنے مال کو چند پیسوں کے نفع پر بیچتے ہیں۔ کسی اور دکان سے دریافت کرلیں پھر آپ کو تسلی ہو جائے گی۔

خریدار: رومال اور جرابوں کی صحیح صحیح قیمت بتایئے، میں کچھ اور چیزیں بھی خریدوں گا۔

دکاندار: صاحب! ہماری دکان کا حساب "باٹا" جیسا سمجھیے۔ ایک زبان ایک دام۔

خریدار: اگر آپ سچ مچ درست کہتے ہیں تو مجھے آپ کی سچائی پر فخر ہے۔ اب میں سچی دکان چھوڑ کر جھوٹی دکانوں پر نہیں جاؤں گا۔

دکاندار: پھر حکم کیجیے۔ آپ کی قدر دانی کا شکریہ!

خریدار: آٹھ رومال، سات جوڑے جرابیں اور ایک چھتری بھی باندھ دیجیے مگر اچھی سی ہو۔

دکاندار: یہ لیجیے۔ آپ کی تشریف آوری کا شکریہ!

خریدار: رقم تو آپ نے نہ بتائی نہ وصول کی۔ شکریہ مفت میں دے مارا۔

دکاندار: یہ لیجیے بل! کل ایک ساڑھے پانچ سو روپے ہوئے۔

خریدار: یہ لیجیے چھ سو روپے اپنی رقم وصول کیجیے اور میرا بقایا دیجیے۔

دکاندار: یہ تو لینے کے دینے پڑ گئے اچھا آپ کی خوشی کے لئے یہ لیجیے پچاس روپے۔

اختتامی منظر نامہ: (خریدار مطلوبہ سامان اُٹھا کر گھر کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔)

downloaded from https://infohubhrms.blogspot.com

Scanned with CamScanner

3۔ دو ہم جماعت

تمہیدی منظر نامہ: (فاران اور تقدیس دوست ہیں۔ فاران سکول کی لائبریری سے مطالعہ کرنے کے بعد باہر نکلتا ہے۔ اس کا دوست تقدیس اس کے پاس آتا ہے اور یوں دونوں کے درمیان سلسلہ گفتگو شروع ہو جاتا ہے۔)

فاران: تقدیس میاں! کہاں جا رہے ہو؟

تقدیس: اچھا آپ ہیں! السلام علیکم۔

فاران: کیا ماجرا ہے؟ بے خودی میں بازار کو بھاگے جا رہے ہو۔

فاران: بھائی جان! سلام کا جواب تو دے دیا ہوتا۔

تقدیس: وعلیکم السلام! سچ مانو تو تمھیں دیکھ کر اس قدر خوشی ہوئی کی سلام کا جواب تک یاد نہ رہا۔

فاران: اور اب بھی بے خودی میں بھاگ رہے ہو۔

تقدیس: نہیں بے خودی کی کوئی بات نہیں۔ انگریزی کی کتاب کا ترجمہ خریدنے جا رہا ہوں۔ تم جانتے ہو میری انگریزی کمزور ہے۔

فاران: انگریزی اتنا مشکل مضمون نہیں جتنا تم سمجھتے ہو۔ اس کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

تقدیس: کیا مطلب؟ پریشان ہونے کی کیوں ضرورت نہیں؟

فاران: مطلب یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ انگریزی مجھے خوب آتی ہے۔ میں مدد کے لیے حاضر ہوں۔

تقدیس: شکریہ دوست! یہ بتاؤ کہ تم کہاں جا رہے ہو؟

فاران: جا کہاں رہا ہوں۔ یہی حساب کا خلاصہ خریدنے کا ارادہ ہے۔

تقدیس: حساب میں تمہاری مدد میں کر سکتا ہوں۔

فاران: شکریہ! مگر ہم دونوں ایک دوسرے کی مدد کیسے کریں گے؟

تقدیس: ہمارے گھر آ جایا کرو۔ میں حساب کی مشق کرا دوں گا۔

فاران: ٹھیک ہے۔ آئندہ ہم دونوں مل کر سکول کا کام کیا کریں گے اور ایک دوسرے کی مدد سے اپنی کمی پوری کر لیا کریں گے۔

اختتامی منظر نامہ: (دونوں دوست اپنی اپنی جماعت کی طرف چل پڑتے ہیں۔)

4۔ درزی خانے

تمہیدی منظر نامہ: (نئے کپڑوں کی خریداری کے بعد حسنین اور ذوہیب دونوں بھائی درزی کی دکان میں داخل ہوتے ہیں اور یوں سلسلہ گفتگو شروع ہو جاتا ہے۔)

حسنین: السّلام علیکم!

درزی: وعلیکم السّلام! کہیے کیسے آنا ہوا؟ کہیں بھول تو نہیں پڑے۔

حسنین: ہم ٹھیک ہیں، آپ کی طبیعت کیسی ہے ماسٹر جی!

درزی: اللہ کا شکر ہے، میں بھی ٹھیک ہوں۔

ذوہیب: ماسٹر جی! یہ کپڑا لیجیے، میرا سوٹ تیار کر دیجیے، احسن کے لیے دو شلواریں اور ایک قمیص تیار کیجیے۔

درزی: کس حساب سے خریدا ہے یہ کپڑا؟

حسنین: ساٹھ روپے فی میٹر۔

ذوہیب: میری قمیص کیلئے کتنا کپڑا درکار ہوگا؟

حسنین: اڑھائی میٹر۔ یہ کپڑا تین میٹر ہے۔ آدھ میٹر کی واسکٹ بنا دیجیے۔

درزی: جو حکم ہو، مگر زمانے کے فیشن کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے نا۔

ذوہیب: ہمارے کپڑے کب تک تیار ہو جائیں گے؟

درزی: صرف پندرہ دن تک۔ آج پیر ہے اگلا پیر چھوڑ کر آئندہ پیر کو آئیے۔ انشاء اللہ آپ کے کپڑے تیار ہوں گے۔

حسنین: ماسٹر جی! بات پکی کرنا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔

درزی: فکر نہ کریں۔ ہمیں اپنے وقت کی بھی قدر ہے کام آ رہا ہے اور ختم ہونے میں نہیں آتا کچی بات بھی کہتے ہیں اور لوگوں کو وعدوں پر بھی ٹرخاتے ہیں۔

ذوہیب: مگر ہمیں نہ ٹرخانا ورنہ ہماری دوستی بھی ٹرخ جائے گی۔

درزی: نہیں یہ صرف باتیں ہی ہیں۔ بھلا نرا وعدوں سے کام چلتا ہے کبھی۔

حسنین: شکریہ ماسٹر صاحب، اب ہم جاتے ہیں۔

درزی: دونوں جوانوں کی آمد کا شکریہ۔

اختتامی منظر نامہ: (دونوں بھائی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں)

5۔ تاریخ پاکستان

تمہیدی منظر نامہ: (کمرہ جماعت میں لڑکوں نے شور و غل سے آسمان سر پر اُٹھا رکھا ہے مگر استادِ محترم کے آتے ہی خاموشی چھا جاتی ہے۔ استاد اور طلبہ کے مابین سلسلۂ کلام کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے۔)

استاد: السلام علیکم عزیز طلبہ! تشریف رکھیے۔

ثاقب: وعلیکم السلام جناب! شکریہ

اُستاد: عزیز طلبا! آج ہم تاریخ پاکستان کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ عمیر! بتایئے پاکستان کب وجود میں آیا تھا؟

عمیر: پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا تھا۔

اُستاد: سب سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

عادل: محمد بن قاسم نے سب سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی اور بعد میں آنے والے فاتحین کے لیے سلطان محمود غزنوی اور محمد غوری نے راستہ صاف کیا تھا۔

اُستاد: شاباش! محمد بن قاسم نے کس سن میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا؟

انیقہ: 712ء میں حملہ کیا تھا۔ اس نوجوان فاتح نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دے کر سندھ میں اسلامی حکومت قائم کی۔

اُستاد: سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر کتنے حملے کیے اور اسلامی حکومت کو کس قدر وسعت دی؟

آصف: سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور پنجاب و سندھ کو اسلامی حکومت میں شامل کر لیا۔

اُستاد: سلطان محمد غوری نے دہلی کو فتح کیا اور اسلامی سلطنت کی حدود کو وسعت دی۔ اب بتایئے کہ مستقل اسلامی سلطنت کا بانی کون تھا؟

تقدیس: ہندوستان میں مستقل اسلامی سلطنت کا بانی سلطان قطب الدین ایبک تھا۔ اس کے بعد خلجی، تغلق اور لودھی خاندان حکمران رہے۔

اُستاد: مغلیہ خاندان کا بانی کون تھا اور اس دور کے مشہور حکمرانوں کے نام بتایئے۔

Scanned with CamScanner

ایمن: مغلیہ خاندان کا بانی ظہیر الدین بابر تھا۔ اس خاندان کے مشہور بادشاہ ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں، اورنگ زیب عالمگیر اور بہادر شاہ ظفر ہیں۔

اُستاد: ہندوستان پر ہزار سالہ اسلامی حکومت کا خاتمہ کس بادشاہ پر ہوا؟

عابد: ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ اسلامی حکومت بادشاہ بہادر شاہ ظفر پر ختم ہوئی۔

اُستاد: پاکستان کس طرح معرضِ وجود میں آیا؟

نوید: برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حالت نہایت ابتر ہوگئی تھی۔ انگریز اور ہندو دونوں مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہے تھے۔ علامہ محمد اقبالؒ نے قوم کو جھنجھوڑا اور پاکستان کا نظریہ پیش کیا جسے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد نے انگریز اور ہندو کو شکست دے کر قائل کر لیا کہ پاک و ہند کے وہ علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے پاکستان کے نام سے آزاد و آباد ہیں۔ چنانچہ ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا اور قائداعظمؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

اختتامی منظر نامہ: (گھنٹی بجتی ہے، طلبا استاد سے مصافحہ کرتے ہیں اور اپنے سکول بیگ اُٹھا کر گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔)

6۔ ہوٹل میں

تمہیدی منظر نامہ: (مسٹر حسنین اپنے بیٹے کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتے ہیں۔)

حسنین: السلام علیکم!

منیجر: وعلیکم السلام! خوش آمدید۔ بتائیے کیا حکم ہے؟

حسنین: مجھے دو بستر کا کمرہ چاہیے۔

منیجر: آج کل مہمانوں کی آمد زیادہ ہے۔ تیسری منزل پر صرف ایک کمرہ خالی ہے۔

حسنین: ہم نے فون پر کمرا دو دن کے لیے کرائے پر لیا تھا!

منیجر: کیا نام ہے آپ کا؟

حسنین: میرا نام حسنین ہے۔

منیجر: جی جناب، آپ کے نام پر ایک کمرا دو دن کے لیے بک ہے۔

حسنین: منیجر صاحب! کمرہ صاف ستھرا اور ہوادار ہونا چاہیے۔

منیجر: ہوٹل کا ہر کمرہ نہایت صاف ستھرا اور ہوادار ہے۔ آپ اوپر جا کر دیکھ لیں۔

حسنین: مجھے آپ کی بات پر یقین ہے۔

منیجر: ۸ نمبر کمرے کی چابی لیجیے۔ اُمید ہے آپ ہماری خدمت سے خوش ہوں گے۔ (دونوں باپ بیٹا مذکورہ کمرے میں چلے جاتے ہیں)

حسنین: شکریہ!

منیجر: جناب آپ کیا تناول فرمائیں گے؟

حسنین: فاران بیٹے! آپ کیا کھائیں گے (کھانوں کی فہرست دیکھتا ہے)

فاران: دہی پلاؤ اور شامی کباب۔

حسنین: بیرے! میرے لیے ایک بھنا ہوا مرغ اور بچے کے لیے ایک پلیٹ پلاؤ، ایک پلیٹ شامی کباب، دہی اور سلاد لاؤ۔

(بیرا سب کچھ حاضر کرتا ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر)

حسنین: بیرے! بل لاؤ۔

بیرا: یہ لیجیے حضور!

حسنین: سات سو پچاس روپے ہوئے سب، یہ لو پچاس روپے تمہارا انعام۔

بیرا: شکریہ جناب!

اختتامی منظر نامہ: (بیرا پیسے وصول کرتے ہی فرنٹ کاؤنٹر کی طرف پیسے جمع کروانے کے لیے چلا جاتا ہے۔)

مختصر سوالات کے جوابات

ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کفار کے ظلم وستم سے تنگ آ کر بحکم خداوندی تبلیغ دین کی خاطر مکہ سے مدینہ جانا، ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہلاتا ہے۔

(ب) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے تیرہویں سال ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب: حضرت امیرؓ سے مراد حضرت علیؓ کی شخصیت ہے۔

(د) رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا۔"

(ہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔

(و) قریش نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب: قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یا حضرت ابوبکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو اونٹ) انعام دیا جائے گا۔

(ز) سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب: سراقہ بن جعشم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر جب حملہ کرنے کی نیت سے گھوڑا آگے بڑھایا تو وہ ٹھوکر کھا کر گر گیا۔ دوسری دفعہ ایسا کرنے کی پاداش میں زمین میں دھنس گیا۔ جس کے باعث اس کی ہمت پست ہو گئی اور وہ تائب ہو گیا۔

(س) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جناب امیر حضرت علیؓ کو بلا کر کیا فرمایا تھا؟

جواب: رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا۔"

Scanned with CamScanner

(ش) سراقہ بن جعشم کو کس نے امن کی تحریر لکھ کر دی؟
جواب: حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سراقہ بن جعشم فرمانِ امن لکھ دیا۔

(ص) قریش نے کس کے لیے انعام کا اشتہار دیا تھا؟
جواب: قریش نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکرؓ کو گرفتار کرنے کا انعام سو اونٹ مقرر کیا تھا۔

مرزا غالب کے عادات و خصائل

(الف) مرزا غالب کیسے اخلاق کے مالک تھے؟
جواب: مرزا غالب بہت بلند اخلاق کے مالک تھے۔

(ب) دوستوں کو دیکھ کر غالب کی حالت کیا ہوتی تھی؟
جواب: دوستوں کو دیکھ کر غالب باغ باغ ہو جاتے تھے۔ جب دوستوں سے ملتے تو ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے۔ اس لیے ان کے ہر مذہب اور ہر ملت کے دوست تھے۔

(ج) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟
جواب: مرزا غالب کے دوست تمام ہندوستان میں تھے اور ہندوستان کے ہر کونے سے دوست آپ کو خطوط لکھتے تھے۔

(د) اکثر لوگ غالب کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟
جواب: اکثر لوگ غالب کو بیرنگ خط بھیجتے تھے۔

(ہ) سائلوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟
جواب: اگرچہ مرزا غالب کی آمدنی قلیل تھی مگر حوصلہ فراخ تھا۔ سائل ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتے تھے۔

(و) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟
جواب: مرزا غالب کا دوستوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے۔

(ز) مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟
جواب: مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی "ظرافت" تھی۔

(ح) مرزا غالب کو کون سا پھل پسند تھا؟
جواب: مرزا غالب کو آم بہت پسند تھا۔

(ط) سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کس کتاب سے لیا گیا ہے؟
جواب: سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" مولانا الطاف حسین حالی کی کتاب "یادگارِ غالب" سے لیا گیا ہے۔

(ی) سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف کون ہیں؟
جواب: سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

(ل) خواجہ الطاف حسین حالی کا تعلق کس معزز خاندان سے تھا؟
جواب: مولانا الطاف حسین حالی کا تعلق انصاریوں کے معزز خاندان سے تھا۔

کاہلی

(الف) دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینے کا مطلب کیا ہے؟
جواب: دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینے کا مطلب ذہنی صلاحیتوں سے کام نہ لینا اور کسی بات کی فکر اور کوشش نہ کرنا ہے۔

(ب) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟
جواب: انسان جب اپنے دلی قوی کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

(ج) کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟
جواب: کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا اس لئے لازم ہے تاکہ ہمیں اپنی ضروریات کے انجام دینے کی فکر اور مستعدی رہے۔

(د) قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟
جواب: قوم کی بہتری اسی وقت ممکن ہے جب ہم دلی قوی کو بے کار نہ رکھیں اور فکر و کوشش میں مصروف رہیں۔

شاعروں کے لطیفے

(الف) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: خواجہ باسط نے فرمایا کہ میر کا کلام "آہ" ہے اور مرزا کا کلام "واہ" ہے۔

(ب) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟
جواب: شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کہا: میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔

(ج) سید انشا کے اصرار پر جرأت نے کون سا مصرع پڑھا؟
جواب: سید انشا کے اصرار پر جرأت نے یہ مصرع پڑھا:
"اُس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی"۔

(د) خواجہ صاحب اپنے اس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے؟
جواب: حیدر علی آتش کے ایک شاگرد بے روزگاری سے تنگ آ کر کسی دوسرے شہر جانا چاہتے تھے، مگر آپ اسے کہتے تھے کہ کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل کے بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور خدا جو دیتا ہے اس پر صبر کرو۔

(ہ) صاحب عالم کی زبان سے اس وقت کیا نکلا جب حکیم احسن اللہ خاں نے جلدی سے ان کے آنے اور جانے پر اظہار تعجب کیا؟
جواب: صاحب عالم کی زبان سے اس وقت یہ نکلا کہ:
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی سے چلے

(و) سودا نے اشعار سن کر لڑکے کی تعریف میں کیا کہا؟
جواب: سودا نے اشعار سن کر لڑکے کی بہت تعریف کی اور کہا کہ میاں لڑکے! نوجوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت انہی دنوں میں لڑکا جل کر مر گیا۔

نصوح اور سلیم کی گفتگو

(الف) بیدار نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟
جواب: بیدار نے سلیم کو جگا کر پیغام دیا کہ بالا خانے میں میاں (ان کے والد) صاحب انہیں بلا رہے ہیں۔

(ب) سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے سے کیوں انکار کیا؟
جواب: سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے کے لیے اس وجہ سے انکار کر دیا کیونکہ وقت اس کی گود میں لڑکی سو رہی تھی۔

(ج) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟
جواب: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ اس لیے مدرسے نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کا بھائی امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں صبح سویرے اٹھ کر کسی دوست کے ہاں چلا جاتا تھا۔

Scanned with CamScanner

(د) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب: سلیم نے چار لڑکوں کی درج ذیل خوبیاں بیان کیں:

۱۔ راستے میں نظریں جھکا کر چلتے ہیں۔

۲۔ جو بھی اپنے سے بڑا مل جائے تو اسے سلام کرتے ہیں۔

۳۔ محلے کے بدتمیز لڑکوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔

۴۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔

(ہ) حضرت بی کون تھیں اور انہوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت بی چاروں شریف اور سلجھے ہوئے لڑکوں کی نانی تھی۔ اس نے سلیم کو نصیحت کی کہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے بڑوں کو سلام کریں۔

پنچایت

(الف) جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟

جواب: جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز بچپن میں ہوا تھا' جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمعراتی کے روبرو زانوئے ادب تہہ کرتے تھے۔

(ب) شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟

جواب: شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے سلوک بہت بدل گیا تھا۔ مگر بعد میں جمن کی اہلیہ بی فہمین نے رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے کم کر دی۔

(ج) الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟

جواب: الگو چودھری کے پنچ منتخب ہونے پر خوش اس لئے تھا' کیونکہ وہ اس کا بہترین دوست تھا اور اسے نظر آ رہا تھا کہ اب لازمی اس کے حق میں فیصلہ ہو جائے گا۔

(د) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: الگو چودھری نے یہ فیصلہ کیا کہ زیادتی شیخ جمن کی ہے۔ کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے۔ اس لیے جمن خالہ جی کے ماہوار گزارے کا بندوبست کرے ورنہ ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔

(ہ) الگو چودھری کا فیصلہ سُن کر جمن کا ردِ عمل کیا تھا؟

جواب: الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن سناٹے میں آ گیا اور سب دوستوں سے کہنے لگا۔ "بھئی! اس زمانے میں یہی دوستی ہے کہ جو اپنے اوپر بھروسا کرے اسی کی گردن پر چھری پھیری جائے" اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں اور جمن الگو سے انتقام لینے کا سوچنے لگا۔

(و) الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟

جواب: الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل اس لئے فروخت کیا کہ اس کا دوسرا بیل مر گیا تھا۔ کوئی اور جوڑی دار بیل اسے ملا نہیں۔ اس وجہ سے اس نے اپنا بیل سمجھو سیٹھ کو فروخت کر دیا۔

(ز) سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا۔ اس نے دن میں تین تین، چار چار چکر منڈی میں لگانے شروع کر دیے۔ نہ وقت پر چارا، نہ وقت پر پانی، اگر چارا ڈالا بھی تو وہ بھی سوکھا۔ وہ بے چارہ دم بھی نہ لینے پاتا کہ اسے پھر جوت دیتا تھا۔

(ح) الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے کون سا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا؟

جواب: الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو ایک مہینہ کے ادھار پر بیل دیا تھا۔ اس نے بیل سے بہت زیادہ کام لیا۔ وقت پر چارہ پانی نہیں دیا' جس وجہ سے بیل لاغر ہو گیا۔ ایک دن اس نے اس بے دردی سے مارا کہ وہ وہیں پر گر کر مر گیا۔ جب الگو اس سے اپنے پیسے لینے گیا تو میاں بیوی نے الٹا اسے ہی کوسنا شروع کر دیا۔ اس پر واویلا ہونے پر تو معاملہ پنچایت میں پہنچ گیا۔

(ط) شیخ جمن نے فیصلہ سُناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک نبھایا؟

جواب: شیخ جمن نے فیصلہ سنانے سے پہلے فریقین سے تمام حالات سنے۔ جرح ہوئی، شہادتیں لیں اور بڑے غور و خوض سے فیصلہ سنایا۔ جمن نے اپنی دشمنی اور پسند و ناپسند کو ایک طرف رکھ کر فیصلہ کیا۔ اس نے پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر حق اور انصاف کے ساتھ فیصلہ دیا۔

آرام و سکون

(الف) روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: اگر روزانہ تھوڑا وقت آرام و سکون کے لیے نہ نکالا جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور کام کاج کے قابل نہیں رہتا۔

(ب) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب: ڈاکٹر نے میاں کو آرام و سکون کا مشورہ دیا تھا' لیکن گھر میں ماحول ایسا تھا کہ سکون نام کی چیز وہاں نہ تھی۔ لہٰذا اس نے فیصلہ کیا کہ گھر میں رہنے کی بجائے دفتر چلا جائے۔

(ج) ""آرام و سکون" ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس ڈرامے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ صحت کے لیے روزانہ تھوڑا تھوڑا آرام کرنا ضروری ہے اور مریض کے آرام و سکون کا مکمل خیال رکھنا چاہیے۔

(د) شور کی آلودگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: شور کی آلودگی سے انسان اعصابی کھچاؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ قوت سماعت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ دل اور بلڈ پریشر کی بیماریاں بھی اس آلودگی سے جنم لیتی ہیں۔

(ہ) صحت مند رہنے کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: صحت مند رہنے کے لیے صاف ستھری ہوا اور بلا ناغہ سیر کا اہتمام کرنا چاہیے۔ مناسب غذا لینی چاہیے اور مناسب مقدار میں کام کرنا چاہیے۔ خاموشی اعصاب پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔ لہٰذا شور سے پاک فضا میں رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(و) شور کی آلودگی ختم کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: شور کی آلودگی اعصاب کو متاثر کر کے انہیں کمزور کر دیتی ہے جس سے آدمی ڈیپریشن جیسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ شور کو کم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں:

(الف) گاڑیوں کے ہارن بلا ضرورت نہیں بجانے چاہئیں۔

(ب) بچوں کو شور و غل مچانے سے منع کرنا چاہیے۔

(ج) ہمسایوں کے آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے۔

(د) رہائشی مکانات ریلوے ٹریک اور مین سڑکوں سے دور ہونے چاہئیں۔

(ر) گھر میں کم از کم ایک کمرہ ساؤنڈ پروف بنایا جائے تا کہ آرام و سکون یقینی طور پر میسر آ سکے۔

(ح) ہمسائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا؟

جواب: میاں کا ہمسایہ ہارمونیم بے سُرے انداز میں بجا رہا تھا' جس سے میاں اشفاق کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا۔

Scanned with CamScanner

لہو اور قالین

(الف) تجمل نے اختر کے بارے میں کس قسم کے خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: تجمل نے کہا کہ فنکار لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی سوچ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں سے الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں۔

(ب) اختر کا حلیہ بیان کیجیے۔

جواب: اختر ادھیڑ عمر کا شخص، سر کے بال بکھرے ہوئے، آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے سرخ، لباس پاجامہ اور قمیص آستینیں چڑھی ہوئیں اور آنکھوں کے گرد حلقے زیادہ نمایاں تھے۔

(ج) اختر کو کون تصویریں بنا کر دیتا تھا؟

جواب: اختر کا غریب مصور دوست نیازی اسے تصویریں بنا کر دیتا تھا۔

(د) نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کیں؟

جواب: نیازی بہت غریب مصور تھا۔ وہ غربت کی چکی میں پس رہا تھا۔ اس نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیں کہ اسے اتنے پیسے مل جائیں گے کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ عزت و آبرو کے ساتھ زندہ رہ سکے۔ اُن پیسوں سے اس نے بہن کی شادی کی اور مالک مکان کو کرایہ ادا کرتا تھا۔

(ہ) تصویریں اختر کی نہیں ہیں۔ اس انکشاف پر تجمل کا ردعمل کیا تھا؟

جواب: تجمل کو جب یہ علم ہوا کہ تصویریں اختر کی نہیں ہیں تو اس انکشاف پر اسے شدید دھچکا لگا۔ اُس نے غصے سے اختر سے کہا کہ تم مجھے اب تک دھوکا دیتے رہے ہو۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنی پست سطح پر اُتر چکے ہو۔

(و) سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا نام کیا تھا؟

جواب: سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا نام "النشاط" تھا۔

(ز) تجمل کی عمر کتنی تھی؟

جواب: تجمل حسین کی عمر چالیس اور پینتالیس سال کے درمیان تھی۔ اور صحت بھی نہایت اچھی تھی۔

(ح) تجمل نے اختر کو کون سی خوشخبری سنائی؟

جواب: تجمل نے اختر کو یہ خوش خبری سنائی کہ اس کی بنائی ہوئی تصویر کو نمائش گاہ کے ججوں نے اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔

(ط) اختر دو سال قبل کہاں رہتا تھا؟

جواب: اختر دو سال قبل بہت غریب اور قلاش تھا اور تنگ و تاریک گلی کے بھدے سے مکان میں رہتا تھا۔

(ی) اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟

جواب: اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل سردار تجمل حسین تھا۔ اس کے نزدیک تجمل انسانیت کی نظروں میں قاتل ہے، کیونکہ اس نے دو قتل کیے تھے۔ ایک مصور کے فن کو خریدا اور دوسرا مصور کی جان لی۔

(ر) میرزا ادیب نے اس ڈرامے میں کیا پیغام دیا ہے؟

جواب: میرزا ادیب نے یہ پیغام دیا ہے کہ ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ ریاکاری پائی جاتی ہے۔

امتحان

(الف) مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟

جواب: مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی اس لیے آتی ہے کہ لوگ امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں۔ آخر امتحان میں ایسا کیا ہوتا ہے کہ انسان گھبرا جائے۔ مضمون نگار کے نزدیک امتحان کے بعد نتیجے کی دو ہی صورتیں ہیں فیل یا پاس۔ اس سال کامیاب نہ ہوئے آئندہ سال سہی۔

(ب) جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا کیا حال ہوتا؟

جواب: مصنف کہتا ہے کہ میں اپنے دوستوں اور ہم جماعتوں کو دیکھتا تھا کہ جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے ان کے حواس، ان کا دماغ مختل اور ان کی صورت اتنی سی نکل آتی تھی۔

(ج) مضمون نگار نے کون سا امتحان دیا تھا؟

جواب: مضمون نگار نے "لا ءکلاس" کا امتحان دیا تھا۔

(د) مضمون نگار نے امتحان دیا تو کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: مضمون نگار نے امتحان دیا تو تمام مضامین میں بدرجہ اعلیٰ فیل ہوا۔

(ہ) مضمون نگار کے والد نے کس طرح اُسے تسلی دی؟

جواب: مضمون نگار کے والد نے انہیں تسلی دی کہ بیٹا! گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی۔ آخر کہاں تک بے ایمانی ہوگی۔

(و) مرزا فرحت اللہ بیگ کہاں پیدا ہوئے اور انہوں نے بی۔اے کہاں سے کیا؟

جواب: مرزا فرحت اللہ بیگ دہلی میں پیدا ہوئے اور اُنھوں نے سینٹ اسٹیفنز کالج سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔

ملکی پرندے اور دوسرے جانور

(الف) کوا گرامر میں ہمیشہ کیا استعمال ہوتا ہے؟

جواب: کوا گرامر میں ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔

(ب) پہاڑی کوا کتنا لمبا ہوتا ہے؟

جواب: پہاڑی کوا ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے اور روزنی ہوتا ہے۔

(ج) بندوق چلے تو کوے کیا کرتے ہیں؟

جواب: بندوق چلے تو کوے اسے اپنی توہین سمجھتے ہیں اور دفعتاً لاکھوں کی تعداد میں کہیں سے آ جاتے ہیں۔ اس قدر شور مچاتے ہیں کہ بندوق چلانے والا مہینوں پچھتاتا رہتا ہے۔

(د) ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ اس میں قصور کس کا ہے؟

جواب: ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں اس میں قصور ہمارا نہیں بلکہ ادب کا ہے۔ شاعروں نے نہ بلبل دیکھی نہ اسے سنا ہے لیکن پھر بھی انہوں نے اسے خوش گلو پرندہ قرار دیا۔

(ہ) بلبل کے گانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ماہرین کا خیال ہے کہ بلبل کے گانے کی وجہ اس کی غمگین خانگی زندگی ہے۔

(و) بلبل بہت سے موسیقاروں سے کیوں بہتر ہے؟

جواب: بلبل بہت سے موسیقاروں سے اس لیے بہتر کہ وہ گھنٹے بھر کا الاپ نہیں لیتی۔ بے سری ہو جائے تو بہانے نہیں کرتی کہ ساز والے نکمے ہیں۔ آج میرا گلا خراب ہے۔ پھر آپ تنگ آ جائیں تو اسے آسانی سے خاموش کرا سکتے ہیں۔

(ز) بھینس کا مشغلہ کیا ہے؟

جواب: بھینس کا مشغلہ جگالی کرنا اور تالاب میں لیٹے رہنا ہے۔

(ح) بھینس کس لحاظ سے انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے؟

جواب: مضمون نگار کے نزدیک بھینس کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اس لئے اسے کل کی

Scanned with CamScanner

بات یاد نہیں رہتی۔ اس لحاظ سے وہ انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے۔

(ط) اُلو کی کتنی قسمیں بتائی جاتی ہیں؟

جواب: مضمون نگار کے نزدیک اُلو کی بیس (20) قسمیں بتائی جاتی ہیں۔ مصنف کے خیال کے مطابق پانچ قسمیں ہی کافی تھیں۔

(ی) اُلو کو کون پسند کر سکتا ہے؟

جواب: اُلو کو وہی پسند کرتا ہے جو فطرت کا ضرورت سے زیادہ مداح ہو۔

(س) اُلو کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے دلچسپی کیوں نہیں؟

جواب: اُلو کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے کوئی دلچسپی نہیں وہ جانتا ہے کہ یہ سب بے سود ہے۔

(ص) بلی کتنے عرصے میں سدھائی جا سکتی ہے؟

جواب: بلی ایک سال میں سدھائی جا سکتی ہے مگر سال بھر کی مشقت کا نتیجہ صرف ایک سدھائی ہوئی بلی ہوگی۔

قدرِ ایاز

(الف) مصنف کو کس قسم کا بنگلا رہنے کو ملا؟

جواب: مصنف کو سی کلاس کا بنگلا رہنے کو ملا۔

(ب) سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟

جواب: سلیم میاں کا مشغلہ کھیل کود تھا اور دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح یا سارا دن ٹی۔وی دیکھتے رہنا۔

(ج) سلیم میاں علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟

جواب: سلیم میاں کی غیر موجودگی میں ان کا دوست امجد ملنے آیا۔ علی بخش نے اس کی خاطر خواہ خدمت نہ کی جس پر سلیم میاں علی بخش پر برہم ہوئے کہ امجد سمجھے گا کہ ہم دیہاتی ہیں اور ہمیں آداب نہیں آتے۔

(د) دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟

جواب: دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے پاؤں میں پوٹھوہاری جوتی، کرتہ اور تہمد پہن رکھا تھا۔

(ہ) ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟

جواب: ماسٹر جی کو شکار کرتے کرتے رات ہوگئی تو وہ چھوٹے چودھری کے گھر چلے گئے۔

(و) ماسٹر جی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟

جواب: اُن دنوں گاؤں میں چائے بنانے کا رواج نہ تھا۔ چائے صرف مریضوں کو دی جاتی تھی۔ کوئی چائے بنانا بھی نہیں جانتا تھا۔ اس لیے ماسٹر جی کو آدھی پکی، آدھی کچی چائے پیش کی گئی جو بہت بدمزہ تھی۔

(ز) دیہاتی لڑکے کی کہانی سُن کر سلیم میاں پر کیا اثر ہوا؟

جواب: سلیم میاں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک پیدا ہوگئی۔

(س) علی بخش کمرے میں کیسی صورت بنائے داخل ہوا؟

جواب: علی بخش خلافِ معمول رونی صورت بنائے کمرے میں داخل ہوا۔

حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں

i۔ آپ اپنے سکول میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنے سکول میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے درج ذیل اقدامات کر سکتے ہیں:

1. سکول کے اوقات کار میں کسی اجنبی شخص کو بغیر تحقیق سکول کی طرف نہ آنے دیں۔
2. سکول میں سی سی ٹی وی کیمرے لگائیں۔
3. گیٹ پر سیکورٹی گارڈ تعینات کرائیں۔
4. سکول کے گرد و نواح پر نظر رکھیں۔

ii۔ ایک دکاندار اپنے علاقے میں کس طرح دہشت گردی کی روک تھام میں معاونت کر سکتا ہے؟

جواب: ہر محلے اور قصبے کے دکاندار اپنی اپنی دکان کھولنے سے پہلے ارد گرد کا جائزہ لیں کہ کوئی مشکوک چیز مثلاً سائیکل، موٹر سائیکل یا گاڑی وغیرہ لاوارث تو نہیں کھڑی اگر ہے تو فوراً 15، 1122 یا 1717 پر اطلاع دیں۔

iii۔ لوگوں کو دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت کیا کرنا چاہیے؟

لوگوں کو اپنی مدد آپ کے تحت مندرجہ ذیل کام کرنے چاہئیں۔

جواب: 1۔ اپنے محلے یا قصبے کے سکولوں کی چار دیواریاں اونچا کرنے میں سکول انتظامیہ کی مدد کریں۔

2۔ ایمرجنسی کی صورت میں 15، 1122 یا 1717 پر اطلاع دیں۔

3۔ کرایہ دار اور گھریلو ملازم کو رکھنے سے پہلے متعلقہ تھانوں میں ان کے شناختی کارڈ کی جانچ پڑتال اور اندراج لازمی کروائیں۔

iv۔ دہشت گردی کو روکنے کے لیے کرایہ داروں کے لیے ضروری معیار مختصراً بیان کریں۔

جواب: کرایہ داروں کے شناختی کارڈوں کی پڑتال اور اندراج متعلقہ تھانے میں ہونی چاہیے۔

v۔ محلے میں دہشت گردی کے حوالے سے آگاہی سینٹر کے قیام کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟

جواب: محلے میں دہشت گردی کے حوالے سے آگاہی سنٹر کے مقاصد مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

1۔ آگاہی سنٹرز کے ذریعے ہر طرح کی ضروری معلومات دوسروں تک پہنچتی ہیں۔

2۔ آگاہی سنٹرز کے ذریعے ناگہانی حالات سے نمٹنے کے لیے ضروری تربیت حاصل کی جا سکتی ہے:

حصہ نظم

حمد

(الف) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

جواب: نافرمان بندہ حمد سرا ہے۔

(ب) کس کا حق سب سے مقدم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے مقدم ہے۔

(ج) محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے؟

جواب: محرم سے مراد ہے جو کسی چیز سے واقف ہو۔ جس کے بارے میں بندہ سب کچھ جانتا ہو۔ نامحرم کا مطلب ہے نہ جاننے والا۔ شاعر کے نزدیک محرم اور نامحرم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(د) اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے؟

جواب: اللہ کا گدا اپنی کملی میں مگن رہتا ہے۔

downloaded from https://infohubhmssissel.com/

Scanned with CamScanner

(ہ) بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟

جواب: بادِ صبا گھر گھر اللہ کا پیغام لیے پھرتی ہے۔

۲۔ اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی ہیں؟

جواب: اس نظم "حمد" میں خدائے تعالیٰ کی قبضہ قدرت کی بات کی گئی ہے۔ اللہ کے حق ادا کرنے کی بات کی گئی ہے۔ اللہ کا پیغام ہر جا پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو مکمل طور پر کوئی جان نہیں سکتا اور دنیا کی ہر چیز میں اللہ کی جھلک موجود ہے۔

نعت

(الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟ جواب: صبا مدینے سے آتی ہے۔

(ب) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

جواب: پھولوں میں مدینے کی خوشبو ہے۔

(ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟

جواب: شاعر کے دل میں یہ حسرت اور آرزو ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے در پر جیوں اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے در پر ہی مروں۔

(د) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احکامات اور طریقوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے۔

(ہ) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

جواب: طوطی و بلبل حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کرتے ہیں۔

برسات کی بہاریں

(الف) پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: پہلے بند میں باغات، قطرات، گھات اور برسات قافیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

(ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشان دہی کریں۔

جواب: تیسرے بند میں موجود ردیف "ہرے بچھونے" استعمال ہوا ہے۔

(ج) چوتھے بند میں کون سا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: چوتھے بند میں کوئی ردیف استعمال نہیں ہوئی ہے۔

(د) تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب: تیتر سبحان تیری قدرت کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

(ہ) گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے شاعر کی مراد ہے کہ بارش کی وجہ سے چمن و گلشن اور تمام سبزے نہا گئے ہیں ہر طرف پانی ہی پانی ہے ہر چیز پانی میں نہائی ہوئی ہے۔

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

(الف) اقبالؔ نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: اقبالؔ نے ڈالی سے مراد فرد اور شجر سے ملت یا قوم مراد لیا ہے۔

(ب) عہدِ خزاں کس کے واسطے لازوال ہے؟

جواب: ڈالی یا شاخ درخت سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے عہدِ خزاں لازوال ہے۔ عہدِ خزاں اس فرد کے واسطے لازوال ہے جو اپنی قوم سے الگ اور جدا ہو جاتا ہے۔

(ج) کس کے گلستان میں اصلِ خزاں کا دور ہے؟

جواب: ہندوستان کے مسلمان چونکہ غلامی کی زندگی گزار رہے تھے اس لیے انھیں مخاطب کیا گیا ہے کہ ان کے باغ میں خزاں کا دور دورہ ہے۔ برصغیر کے مسلمان مصیبت کے مارے ہوئے ہیں۔ زوال پذیر ہیں۔

(د) جیبِ گل کس چیز سے خالی ہے؟

جواب: جیبِ گل زر سے خالی ہے۔ بقول شاعر:

پھول کی جھولی اس خالص زردانے سے خالی ہے جس کی بدولت پھول میں بیج بنتا ہے اور اس کی نسل بڑھتی ہے۔

(ہ) خلوتِ اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟

جواب: خلوت اوراق میں نغمہ زن ہونے والوں سے شاعر کی مراد ہے کہ ملت اسلامیہ کے وہ مردِ مومن جنھوں نے مسلمانوں کے اندر محبت و یگانگت اور اتفاق و اتحاد کا جذبہ بیدار کیا ہے۔ ایک ایک کر کے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

(و) ہمیں کس چیز سے سبق اندوز ہونا چاہیے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ خزاں میں ٹوٹنے والی اس شاخ سے ہمیں یہ سبق حاصل کرنا چاہیے کہ فطرت کا قانون ہے کہ جو ڈالی یا شاخ درخت سے ٹوٹ کر الگ ہو جاتی ہے وہ کسی طرح ہری نہیں ہو سکتی۔ شاعر کہتے ہیں جب مسلمانوں میں اتحاد ختم ہو جائے تو وہ ترقی نہیں کر سکتے۔

(ز) امیدِ بہار کے لیے کس بات کی ضرورت ہے؟

جواب: امید بہار کے لیے شجر سے پیوستہ رہنے کی ضرورت ہے۔ شاعر کی اس سے مراد ہے کہ مسلمان کو اپنی ملت سے جڑے رہنا چاہیے۔

حصہ غزل

ہستی اپنی حباب کی سی ہے

(الف) اس غزل میں ردیف کون سے الفاظ ہیں؟

جواب: اس غزل میں ردیف "کی سی ہے" استعمال ہوئی ہے۔

(ب) اس غزل میں استعمال ہونے والے کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

جواب: حباب، سراب، گلاب، خواب، اضطراب، خراب، کباب۔

(ج) دوسرے شعر میں ہونٹوں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں شاعر نے ہونٹوں کو گلاب کی پنکھڑیوں سے تشبیہ دی ہے۔

(د) میرؔ نے "نیم باز آنکھوں کی مستی" کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: میرؔ نے نیم باز آنکھوں کی مستی کو شراب کی مستی قرار دیا ہے۔

(ہ) شاعر "اضطراب" کی حالت میں کیا کرتا ہے؟

جواب: شاعر اضطراب کی حالت میں اپنے محبوب کے در پر چلا جاتا ہے۔

رخ و زلف پر جان کھویا کیا

(الف) شاعر نے ہمیشہ کس کے وصف لکھے ہیں؟

جواب: شاعر نے ہمیشہ اپنے یار کے دانتوں کے وصف لکھے ہیں۔

(ب) شاعر کی عمر کیسے بسر ہوئی ہے؟

جواب: شاعر کی عمر ہمیشہ جاگ کر بسر ہوئی ہے۔

(ج) شاعر نے اپنی کشتِ سخن کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی کشتِ سخن کے بارے میں کہا کہ مجھے یہ ہنر خدا نے عطا کیا ہے۔ میں نے اس پر ذرا بھر کی بھی محنت نہیں کی پھر بھی قابل داد ہے۔

(د) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟ جواب: برہمن کو ہمیشہ اس بات کی حسرت رہی کہ کاش! اس کے بت بولیں تا کہ وہ ان سے باتیں کر سکے۔

(ہ) شاعر کا قلم کیا کام کرتا ہے؟ جواب: شاعر کا قلم ہمیشہ اس کے محبوب کے دانتوں کی تعریف لکھتے ہوئے موتی پروتا ہے۔

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

(الف) شاعر کو کس سے وفا کی اُمید ہے؟ جواب: شاعر کو ان سے وفا کی امید ہے جو نہیں جانتے کہ وفا کیا ہے۔

(ب) شاعر نے کسے ناداں کہا ہے؟ جواب: شاعر نے دل کو ناداں کہا ہے۔

(ج) کون مشتاق ہے اور کون بیزار؟ جواب: شاعر اپنے محبوب کی بات کر رہا ہے ہم مشتاق ہیں ملنے کو اور وہ بیزار ہیں۔

(د) درویش کے لب پر کیا صدا ہے؟ جواب: درویش کے لب پر یہ صدا ہے "بھلا کر تیرا بھلا ہوگا"۔

(ہ) غالب نے مقطعے میں محبوب کو اپنی کیا قیمت بتائی ہے؟ جواب: غالب کے مقطع میں محبوب کو کہا ہے میں بے قیمت ہوں۔

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

(الف) انسان کی عمرِ دراز کے چار دن کیسے کٹتے ہیں؟

جواب: انسان کی عمرِ دراز کے چار دنوں میں سے دو آرزو میں کٹ جاتے ہیں اور دو اس آرزو کے پورا ہونے کے انتظار میں کٹ جاتے ہیں۔

(ب) بلبل کو باغباں اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

جواب: بلبل کو باغباں اور صیاد سے کوئی شکوہ و شکایت نہیں ہے کیونکہ باغباں اس قابل ہی نہ تھے کہ وہ بلبل کی حفاظت کر پاتے۔

(ج) بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟

جواب: بلبل کی قسمت میں قید اور تنہائی لکھی تھی۔ بلبل کو بہار کے موسم میں ہی قید تنہائی سہنا پڑی۔

(د) شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حسرتوں کو مخاطب کر کے بڑے دلکش اور دلفریب انداز میں بیان کرتا ہے کہ میرے غمزدہ دل میں تمہارے واسطے کوئی مقام نہیں ہے۔ میرے دل داغدار میں ناکام حسرتوں کو اجاگر کرنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

حصہ گرامر

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے واحد جمع

واحد	جمع	بورڈ کا نام	واحد	جمع	بورڈ کا نام
معدن	معادن	LHR-II,18, BWP-I,17	خیمہ	خیام	FSD-II,14, SWL-II,15
قطب	اقطاب	SGD-II, 2013	خلق	اخلاق	SGD-I,16,BWP-I,17
موج	امواج	MLT-I, 2016	ملک	ممالک	DGK-I,16,MLT-I,19
باب	ابواب	LHR-II, 2015	زمانہ	ازمنہ	RWP-II,2013
شاعر	شعرا	BWP-II, 2017	حکم	احکام	SWL-II,2015
عندلیب	عنادل	SWL-I,13, MLT-I,16	مشغلہ	مشاغل	FSD-II,15,MLT-I,17
استاد	اساتذہ	SGD-I,2016	طالب	طلبہ	LHR-I, 2017
جزیرہ	جزائر	LHR-II,17,DGK-I,15	زائد	زوائد	LHR-I,14,SWL-II,19
سلطان	سلاطین	LHR-I,14, GUJ-II,18	عدد	اعداد	DGK-II, 2013

downloaded from https://infoformissed.com/
Scanned with CamScanner

شعر	اشعار	BWP-II,2017	کتاب	کُتب	RWP-I,18,BWP-I,13
ہدایت	ہدایات	FBD-I,13,LHR-II,17	نور	انوار	LHR-II, 2014
قافیہ	قوافی	FSD-II,2018	سنت	سنن	GUJ-I,2013
صوت	اصوات	RWP-II,2017	امام	آئمہ	RWP-I,2017
اُمت	اُمم	RWP-II,14, BWP-II,18	شر	شرور	DGK-II,13,MLT-II,17
ثقہ	ثقات	LHR-II,2018	محدث	محدثین	GUJ-II,2016
ملک	ملوک	MLT-I,13,LHR-II,2014	قلب	قلوب	GUJ-II,16,FSD-I,17
اقلیم	اقالیم	SWL-I,2015	فرقہ	فرق	BWP-II,2016
ادب	آداب	SGD-I,16,SGD-II,14,	تفسیر	تفاسیر	BWP-II,2015
مثال	امثال	DGK-I,16,LHR-I,14	حدیث	احادیث	MLT-II,2016
عظیم	عظام	SGD-I,16,BWP-I,17	صالح	صلحا	GUJ-I,14,FSD-I,15
وسوسہ	وساس	DGK-I,14, FSD-II,16	نصیحت	نصائح	BWP-II,2016
مشروب	مشروبات	MLT-II,15, GUJ-I,16	مد	مدات	SGD-II, 2019

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے مذکر مؤنث

مذکر	مؤنث	بورڈ کا نام	مذکر	مؤنث	بورڈ کا نام
سیٹھ	سیٹھانی	MLT-II,13, GUJ-I,14	ملازم	ملازمہ	FSD-II,14, SWL-II,18
بھینسا	بھینس	LHR-II,17, BWP-I,13	گرہست	گرہستن	FSD-II,15,MLT-I,16
گدھا	گدھی	SGD-I,2015	خان	خانم	LHR-II, 2017
سقا	سقن	SWL-I,13, MLT-I,17	ماموں	ممانی	GUJ-I,14,FSD-II,13
گوجر	گوجری	RWP-II,2017,2016	نندوئی	نند	DGK-II, 2019
مالک	مالکہ	SWL-II,2015	بادشاہ	ملکہ	RWP-II,2013
تنبولی	تنبولن	SGD-II,15,BWP-I,13	مہتر	مہترانی	LHR-II,17,DGK-I,15
نٹ	نٹنی	BWP-II,17, MLT-I,13	زوج	زوجہ	SWL-I, 2013
کنوارا	کنواری	SGD-I,2016-2017	سنار	سنارن	SWL-II,2016
سسر	ساس	LHR-I, 2013	گھسیارا	گھسیارن	DGK-I,14,MLT-II,19

Scanned with CamScanner

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے الفاظ متضاد

الفاظ	متضاد	بورڈ کا نام	الفاظ	متضاد	بورڈ کا نام
آغاز	انجام	LHR-II,14, BWP-I,15	رغبت	نفرت	SGD-I,2016
دیندار	بے دین	SWL-I,2016	فقیری	امیری	RWP-I,2014
خاص	عام	LHR-II,17,DGK-I,15	زبردست	زیردست	SWL-II, 2015
تقدیم	تاخیر	FSD-I,2017	امانت	خیانت	GUJ-I,14,FSD-II,13
لطیف	کثیف	LHR-II,17, MLT-I,13	مخالف	موافق	FSD-I,17,DGK-I,14
تاریک	روشن	RWP-II,2013	حاضر	غائب	DGK-II, 2017
باطن	ظاہر	FSD-II,14, SWL-II,16	مشکل	آسان	DGK-II,17,MLT-II,14
شک	یقین	SGD-I,2017	شام	صبح	FSD-II,15,MLT-I,19

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے الفاظ مترادف

الفاظ	مترادف	بورڈ کا نام	الفاظ	مترادف	بورڈ کا نام
مدح	تعریف، ستائش	LHR-II, 2018	محبت	الفت	GUJ-I,17,FSD-II,14
عاقل	دانا	LHR-I,13, BWP-I,18	توکل	بھروسہ	SWL-I-17
رغبت	خواہش، شوق	SWL-II, 2015	عروج	بلندی	GUJ-I, 2013
بھروسہ	اعتماد	DGK-I, 2013	سہل	آرام دہ	LHR-II,16,DGK-I,17
وسیع	کشادہ	RWP-I,15	مدح	ستائش	SGD-II,2019
مسرت	خوشی	MLT-II,15,FSD-II,17	عزت	آبرو	BWP-II,17, LHR-I,13

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے جملوں کی درستی و تکمیل

غلط جملے	درست جملے	بورڈ کا نام
میں نے بازار جانا ہے۔	مجھے بازار جانا ہے۔	FSD-II,15,MLT-I,13
کاغذی گھوڑے اُڑانا۔	کاغذی گھوڑے دوڑانا۔	SWL-I,15, MLT-I,13
مٹھی ٹھنڈی کرنا۔	مٹھی گرم کرنا۔	LHR-II, 2018
طارق نے اخبار کو خریدا۔	طارق نے اخبار خریدا۔	LHR-I,13, BWP-I,19
لہو لگا کر مجاہدوں میں شامل ہونا۔	لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا۔	SWL-II, 2015
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور چبانے کے اور۔	ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔	DGK-I, 2013
طویلے کی بلا چڑیا کے سر۔	طویلے کی بلا بندر کے سر۔	RWP-I,15

downloaded from https://informssissed.com/

Scanned with CamScanner

آخ تھو میٹھے ہیں۔	اَخ تھو کھٹے ہیں۔	MLT-II,15,FSD-II,17
ماروں گھٹنا پھوٹے کان۔	ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔	MLT-II,13, GUJ-I,19
ماروں گھٹنا پھوٹے ہاتھ۔	ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔	GUJ-I,17,FSD-II,14
قاضی کے چوہے بھی پرانے ہوتے ہیں۔	قاضی کے چوہے بھی سیانے ہوتے ہیں۔	SWL-I-17
یہ میز پرانا ہو چکا ہے۔	یہ میز پرانی ہو چکی ہے۔	GUJ-I, 2019
ڈوبتے کو آس کا سہارا بہت ہے۔	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے۔	LHR-II,16,DGK-I,17
اُسامہ نے بچہ کو اس کی ماں کو دیا۔	اُسامہ نے بچہ اس کی ماں کو دیا۔	SGD-II,2017
جتنی چادر دیکھیے اُتنے ہاتھ پھیلائیے۔	جتنی چادر دیکھیے اُتنے پاؤں پھیلائیے۔	BWP-II,17, LHR-I,13
میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔	میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔	FSD-II,14, SWL-II,17
نوسو چوہے کھا کے بلی دِلی چلی۔	نوسو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔	MLT-II,13, GUJ-I,19
بارہ برس کراچی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے۔	بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے۔	DGK-II, 2014
اسلم نے آج نئی گاڑی کو خریدا ہے۔	اسلم نے آج نئی گاڑی خریدی ہے۔	RWP-II,2013
سوت نہ کپاس جولاہے سے بنوایا۔	سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔	LHR-II,17,DGK-I,15
ہمت کو ہارنا اچھی بات نہیں۔	ہمت ہارنا اچھی بات نہیں۔	SWL-I, 2019
مرض بڑھتی گئی جُوں جُوں دُعا کی۔	مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔	SWL-II,2016
اسلم شام کے پانچ بجے اکرم کو ملا۔	اسلم شام پانچ بجے اکرم سے ملا۔	DGK-I,14,MLT-II,18
نسرین نے قرآن پاک کو پڑھا۔	نسرین نے قرآن پاک پڑھا۔	SWL-I,2019
لہو لگا کر نمازیوں میں داخل ہونا۔	لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا۔	LHR-II,17,DGK-I,15
سو برس دلی میں رہے بھاڑی جھونکا کیے۔	بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے۔	FSD-I,2017
نوکر نے کمرے میں جھاڑو دی۔	نوکر نے کمرے میں جھاڑو دیا۔	LHR-II,17, MLT-I,13
عورتوں نے کہا ہم آتی ہیں۔	عورتوں نے کہا ہم آتے ہیں۔	FSD-II,14, SWL-II,16
دل کو دل سے خون ملتا ہے۔	دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔	SGD-I,2017
اپنے حق میں پودے بونا۔	اپنے حق میں کانٹے بونا۔	MLT-II,15, GUJ-I,16
اگر ممکن ہو سکے تو میرا کام کر دیجیے۔	اگر ممکن ہو تو میرا کام کر دیجیے۔	SGD-I,2016
دِل نے چاہا تو لاہور جاؤں گا۔	دل چاہا تو لاہور جاؤں گا۔	RWP-I,2019
اُلٹے بانس دہلی کو۔	اُلٹے بانس بریلی کو۔	SWL-II, 2015
بلی کے بھاگوں مٹکا ٹوٹا۔	بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔	GUJ-I,14,FSD-II,13
آپ آئے بھاگ گئے۔	آپ آئے بھاگ آئے۔	FSD-I,17,DGK-I,14

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔	ڈاکٹر نے مریض کو دوا دی۔	DGK-II, 2019
میرے ابو دفتر سے واپس لوٹ آئے ہیں۔	میرے ابو دفتر سے لوٹ آئے ہیں۔	LHR-II,17, BWP-I,13
براہِ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا۔	مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا۔	DGK-II,17,MLT-II,14
کیا اُس کو شرم نہیں آتی؟	کیا اسے شرم نہیں آتی؟	SGD-I,2019
یہ منہ اور ماش کی دال۔	یہ منہ اور مسور کی دال۔	SWL-I,13, MLT-I,17
اُس نے مجھ کو لاجواب کر دیا۔	اس نے مجھے لاجواب کر دیا۔	RWP-II,2017,2016
ہم بھی چاروں سواروں میں۔	ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں۔	SGD-II,15,BWP-I,13
ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔	ڈاکٹر نے مریض کو دوا دی۔	SWL-II,2015
ڈوبتے کو کشتی کا سہارا بہت ہے۔	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے۔	BWP-II,17, MLT-I,19
اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالنا۔	اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔	LHR-I, 2013
غریب کی جورو ہم سب کی بھابی۔	غریب کی جورو سب کی بھابی۔	FSD-II,14, SWL-II,19
جس کی لاٹھی اس کا بیل۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔	FSD-II,15,MLT-I,16
اپنے حق میں پھول بونا۔	اپنے حق میں کانٹے بونا۔	LHR-II, 2017
آبرو مٹی میں ملانا۔	آبرو خاک میں ملانا۔	GUJ-I,14,FSD-II,13
بوڑھی گھوڑی سرخ لگام۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔	SGD-I,16,BWP-I,17
بد اچھا بدنام اچھا۔	بد اچھا بدنام برا۔	DGK-I,16,MLT-I,18
ہتھیلی پر مونگ جمانا۔	ہتھیلی پر سرسوں جمانا۔	RWP-II,2013
آب و دانہ ختم کرنا۔	آب و دانہ ختم ہونا۔	DGK-II,13,MLT-II,19
تارے جمانا۔	تارے گننا۔	RWP-I,2017
خون لال ہونا۔	خون سفید ہونا۔	GUJ-I,2013
آسمان سے کلام کرنا۔	آسمان سے باتیں کرنا۔	GUJ-II,16,FSD-I,17
شیخی اور پانچ کاتے۔	شیخی اور تین کانے۔	RWP-II,2019
پاک رہو صاف رہو۔	پاک رہو بے باک رہو۔	BWP-II,2016
ہاتھوں کے کوے اُڑنا۔	ہاتھوں کے طوطے اڑنا۔	MLT-II,2016
بد اچھا گمنام بُرا۔	بد اچھا بدنام برا۔	GUJ-I,14,FSD-I,15
الٹے بانس دلی کو۔	الٹے بانس بریلی کو۔	BWP-II,2015
عید کے پیچھے خوشی۔	عید کے پیچھے ٹر۔	SGD-II, 2017
آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔	آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔	MLT-II,15,FSD-II,17

Downloaded from https://

Scanned with CamScanner

غصے سے باہر ہونا۔	آپے سے باہر ہونا۔	BWP-II,2016
دروازہ کو بند کرو۔	دروازہ بند کرو۔	GUJ-I,17,FSD-II,14
میں نے ریڈیو کو خریدا۔	میں نے ریڈیو خریدا۔	SWL-I-17
آپ نے کہاں جانا ہے۔	آپ کو کہاں جانا ہے؟	GUJ-I, 2013
ماروں گھٹنا پھوٹے ناک۔	ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔	LHR-II,16,DGK-I,17
پاک رہو بے باق رہو۔	پاک رہو بے باک رہو۔	SGD-II,2017
میں نے فرحان دیکھا۔	میں نے فرحان کو دیکھا۔	SWL-II,2015
آپ کو یہ کس نے کہا تھا؟	آپ سے یہ کس نے کہا تھا؟	FSD-II,15,MLT-I,17
نوید چھت کے اوپر کھیل رہا ہے۔	نوید چھت پر کھیل رہا ہے۔	LHR-I, 2017
دوڑ دوڑ کر عابد کا سانس پھول گیا۔	دوڑتے دوڑتے عابد کا سانس پھول گیا۔	LHR-I,14,SWL-II,18
امجد، اسلم اور خرم آیا۔	امجد، اسلم اور خرم آئے۔	DGK-II, 2013
میری قلم کس کے پاس ہے؟	میرا قلم کس کے پاس ہے؟	LHR-II, 2014
مور کی داڑھی میں تنکا۔	چور کی داڑھی میں تنکا۔	RWP-I,18,BWP-I,19
خدمت میں برکت ہے۔	خدمت سے عظمت ہے۔	LHR-II,18, BWP-I,17
رات آئی بات آئی۔	رات گئی بات گئی۔	SGD-II, 2013
بلی کے چھینکا چھوٹا۔	بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔	MLT-I, 2016
شگوفہ مارنا۔	شگوفہ چھوڑنا۔	BWP-II, 2017
علی نے کمر ہمت کو باندھا۔	علی نے کمر ہمت باندھی	LHR-II, 2015
چار پھول لگ جانا۔	چار چاند لگ جانا۔	RWP-II,14, BWP-II,18
طویلے کی بلا شیر کے سر۔	طویلے کی بلا بندر کے سر۔	LHR-II,2018
کمخواب میں ریشم کا پیوند۔	کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند۔	MLT-I,13,LHR-II,2014
آدمی کا شیطان آدمی کا دشمن ہے۔	آدمی کا شیطان آدمی ہے۔	SWL-I,2015
امجد نے کراچی جانا ہے۔	امجد کو کراچی جانا ہے۔	SGD-I,16,SGD-II,14,
میں نے کتاب پڑھنا ہے۔	مجھے کتاب پڑھنا ہے۔	DGK-I,16,LHR-I,14
حسین نے کتاب کو پڑھا۔	حسین نے کتاب پڑھی۔	SGD-I,16,BWP-I,17
نو سو چوہے کھا کے بلی نماز کو چلی۔	نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔	DGK-I,14, FSD-II,19
طبیعت نے چاہا تو چلا جاؤں گا۔	طبیعت چاہی تو چلا جاؤں گا۔	MLT-II,15, GUJ-I,16
ایک گلاس، دس جگ اور پانچ پلیٹیں ٹوٹ گیا۔	ایک گلاس، دس جگ اور پانچ پلیٹیں ٹوٹ گئیں۔	FSD-II,14, SWL-II,15
ہتھیلی پر سرسوں کھانا۔	ہتھیلی پر سرسوں جمانا۔	SWL-I,13, MLT-I,16

Scanned with CamScanner

خون نیلا ہونا۔	خون سفید ہونا۔	SGD-I,2016
آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔	آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔	LHR-II,17.DGK-I,15
تم تو ناک پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتے۔	تم تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔	LHR-I,14. GUJ-II,18
وہ تو ہمیشہ بے پر کی سناتی ہے۔	وہ تو ہمیشہ بے پر کی اڑاتی ہے۔	BWP-II,2019
صاحب کا حکم سر ماتھے پر۔	صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔	FBD-I,13,LHR-II,17
نعیم نے یہ گلاس کیوں توڑا؟	نعیم نے گلاس کیوں توڑا؟	FSD-II,2018

ضرب الامثال

مختلف بورڈز میں پوچھے گئے محاورات

نامکمل محاورے	مکمل محاورے	بورڈ کا نام
............آدم ہی نرالا ہے۔	یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔	GUJ-I,14,FSD-I,15
............کھانے کے اور دکھانے کے اور۔	ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔	SGD-II, 2019
............کھا کے بلی حج کو چلی۔	نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔	MLT-II,15,FSD-II,17
............پھوٹے آنکھ۔	یاروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔	MLT-II,13, GUJ-I,14
............لادنے والا ساتھ دے۔	لا دو دے لدا دے لادنے والا ساتھ دے۔	GUJ-I,17,FSD-II,14
............تو زہر کیوں دو۔	گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو۔	SWL-I-17
............بار بار نہیں چڑھتی۔	کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔	GUJ-I, 2013
............گھر کے چوہے بھی سیانے۔	قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔	LHR-II,16,DGK-I,17
............صورت سوال ہے۔	فقیر کی صورت سوال ہے۔	SGD-II,2017
............سب کی بھابی۔	غریب کی جورو سب کی بھابی۔	SWL-II,2019
............پیچھے ٹر۔	عید پیچھے ٹر۔	FSD-II,15,MLT-I,17
............ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں۔	ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں، ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں۔	LHR-I, 2017
............بندر کے سر۔	طویلے کی بلا بندر کے سر۔	LHR-I,14,SWL-II,18
............بھاڑ سے نکل۔	صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل۔	DGK-II, 2013
............تین کانے۔	شیخی اور تین کانے۔	RWP-I,18,BWP-I,13

Scanned with CamScanner

............کو نقارہ خدا سمجھو۔	زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔	LHR-II, 2014
............بات گئی۔	رات گئی بات گئی۔	LHR-II,13, BWP-I,17
............کا سہارا بہت ہے۔	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے۔	SGD-II, 2019
............سے راہ ہوتی ہے۔	دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔	GUJ-I, 2013
خدمت سے............	خدمت سے عظمت ہے۔	LHR-II,16,DGK-I,17
حساب جو جو........	حساب جو جو بخشش سو سو۔	SGD-II,2017
چور کی داڑھی میں............	چور کی داڑھی میں تنکا۔	BWP-II,17, LHR-I,13
جس کی لاٹھی............	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔	FSD-II,14, SWL-II,17
جتنی چادر دیکھیے............	جتنی چادر دیکھیے اتنے پاؤں پھیلایے۔	MLT-II,13, GUJ-I,14
تخم تاثیر صحبت............	تخم تاثیر صحبت کا اثر۔	DGK-II, 2014
کم خواب میں ٹاٹ............	کم خواب میں ٹاٹ کا پیوند۔	RWP-II,2019
سوت نہ کپاس جولاہے سے............	سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔	DGK-II,17,MLT-II,14
آ بیل............	آ بیل مجھے مار۔	LHR-II,17, BWP-I,13
آپ آئے............	آپ آئے بھاگ آئے۔	SGD-I,2015
بات کھٹائی میں............	بات کھٹائی میں پڑ گئی۔	SGD-II,15,BWP-I,13

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

Scanned with CamScanner